

دلکش و دلپذیر طبی و صنعتی مضامین کے نہایت بلند پایہ ماہنامہ

آبِ حیات

کام دیو نمبر حصہ اول

جس میں مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کے اکثر سیلوں پر نہایت بصیرت افروز معلومات پیش کی گئی ہیں۔ اور اکثر مخصوص امراض مردانہ کے لئے نہایت لائق و ناجواب نسخہ جات درج کر دئے گئے ہیں۔ اسکا پہلا ایڈیشن خاص و عام دونوں طبقوں میں بے حد شہرت و مقبولیت حاصل کر چکا ہے اس لئے اب اسکا یہ دوسرا ایڈیشن ۵۶ صفحات کے بلند پایہ مضامین کے اضافہ اور باقی مضامین میں ضروری ترمیم کے بعد شائع کیا جا رہا ہے۔ جن صاحبان نے پہلا ایڈیشن پسند فرمایا تھا وہ اس دوسرے ضخیم تر اور مفید تر ایڈیشن کو اور بھی زیادہ پسند فرمائیں گے۔

مرتبہ برہم علی بابا پبلیشرز کنورٹ صاحب شرماء مصنف

نئی جوانی، اکسیری کشتہ جات، کمرشن، کام دیو، شاستر وغیرہ وغیرہ

شائع کردہ

دفتر انجیاء ٹوہانہ ایس پی سیوئے

پہلی نظر

کام دیونمبر حصہ اول کے اس دوسرے ایڈیشن کو شروع سے لے کر آخر تک بخور دیکھنے کے بعد اس بات کا فیصلہ کرنا کچھ دشوار نہ ہوگا کہ کاغذ، کتابت، طباعت، تصاویر مضامین، ضخامت اور سائز کے لحاظ سے ڈیڑھ روپیہ قیمت میں یہ کتاب کی طرح گراں نہیں ہے۔ ان ساتوں خصوصیات کو پیش نظر رکھ کر دیکھا جائے تو شاید اس وقت بازار میں اس پایہ کی دوسری کتاب ڈیڑھ روپیہ قیمت میں ہرگز نہ ملے گی۔

مگر باہیں ہم

آجیات کے مستقل خریداروں کو اس کتاب کا صرف بارہ آنہ میں دیا جاتا ہے
بے حد تعجب خیز امر ہے
لیکن صرف یہی نہیں

بلکہ آجیات کے مستقل خریداروں کو سال بھر میں کام دیونمبر جتنی بڑی اور بالتصویر ایک ایک ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ قیمت کی دو اور کتابیں بھی بالکل مفت ملتی ہیں۔ آجیات کا سالانہ چھ مہینہ سواروپیہ ہے جس میں خریداروں کو ایک ایک روپیہ قیمت کی دو نیم اور بالتصویر کتابوں کے علاوہ بڑے سائز کے ۴۸-۸۴ صفحات کے دس عام پرچے بھی ملتے ہیں اور اس کے ساتھ مزید رعایت یہ کہ دفتر آجیات کی طرف سے شائع ہونے والی کتابیں بھی نصف قیمت پر ملتی ہیں۔ خود دیکھ لیجئے کہ آجیات کی سواروپیہ سالانہ قیمت کوئی قیمت نہیں ہے!

آجیات کی ہر ایک اشاعت میں لاکھ لاکھ روپیہ قیمت کے پوشیدہ راز
بلا درینغ ظاہر کئے گئے ہیں

اس لئے آجیات خود بھی خریدیئے، اپنے دوستوں کو بھی اس کی خریداری کی ترغیب دیکئے۔ آجیات خود بھی ذوق و شوق سے پڑھیئے اور اپنے دوستوں کو بھی اسکے مطالعہ

ایک روپیہ قیمت کی ایک کتاب بالکل مفت لیجئے

بیوی کو غیر ضروری حمل سے بچائے

غیر ضروری حمل اجنبی اوقات عورت کے لئے جان لیوا ثابت ہوتا ہے لیکن مرد کے لئے ہر بھی یہ (منہب نفس) کی پابندی ہی نہیں لگائی جاسکتی۔ جوانی کے جذبات آفرجوانی کے جذبات میں۔ حمل کو روکنے کے لئے اگر جذبات کو دبایا گیا تو وہ اپنے لئے کوئی اور راستہ نکالیں گے۔ پھر یہاں بیوی اگر کسی طرح سو منہبیدی برہنہ کاری رہنا شروع بھی کر دیں۔ تو پوشیدہ تعلقات کی رومانیت، لطافت اور مسترت کم ہو جانے کی وجہ سے ان کی خانگی زندگی پھسکی اور بے لطف ہو جاتی ہے اس لئے میاں بیوی کی یہ خواہش بالکل جائز ہے کہ وہ گاہے گاہے مباشرت بھی کرتے رہیں اور حمل سے بھی محفوظ رہیں۔ لیکن اس مطلب کے لئے ضروری ہے کہ

حمل روکنے کے تمام ضروری طریقوں کے متعلق تفصیلات

ہم پوچھنا چاہیں۔ اور حوراء علم بھی بعض اوقات خطرہ جان ہو جاتا ہے۔ امریکہ، انگلستان، پیرس وغیرہ ملکوں میں غیر ضروری حمل کو روکنے کے لئے بیشتر تجربے اور تحقیقات کی گئی ہیں۔ حمل روکنے کی ہندوستانی اشتہاری دوائیں مفت خریدیں گے۔ ان میں سے اکثر سو منہبیدی دھوکا اور باقی اذیت نقصان دہ ہیں۔ آپ سالہ انجیات کا

ڈیڑھ سو صفحے کا برتھ کنٹرول نمبر مفت

حاصل کر کے اس کا غور سے مطالعہ کریں اس میں نہایت آسان زبان میں غیر ضروری حمل کو روکنے کے لئے ہر قسم کی واقفیت ہم پہنچائی گئی ہے۔ اتنی واقفیت کہ آپ کو پانچ سو روپیہ کی انگریزی کتاب خریدنے پر بھی ملنے لگی ہو۔ اردو زبان میں اس علم پر کوئی کتاب نہیں ہے۔ اور انگریزی کتابوں کی قیمت سیدہ زیادہ ہے۔ لیکن اب حیات کے برتھ کنٹرول نمبر نے اس کمی کو پورا کر دیا ہے کیونکہ ایک طرف تو اردو زبان میں یہ اپنی قسم کی پہلی اور مکمل ترین کتاب ہے اور دوسری طرف اس کی قیمت پانچ سو روپیہ کی بجائے بالکل ہی کچھ نہیں (بالکل مفت)

سواروپیہ سالانہ چندہ بھجوا کر اب حیات کی خریداری منظور فرمائیے

اور یہ پیش قیمت کتاب بالکل مفت لیجئے

منیجر آف حیات ٹوہانہ ایس پی، ریلوے

خاص رعایت: برہنہ کاری کے پانچ سو روپیہ قیمت کی یہ ضخیم کتاب بالکل مفت دی جاتی ہے۔

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ
۲	پہلی نظر	۱
	مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات سے متعلقہ طریقہ فکر کی ضرورت اور ان	۲
۱۱	تعلقات کی اہمیت وغیرہ کے متعلق چند اشارات	۱۱
۱۰۶	عورت — ایک دلفروز نظم جو پیکر "حسن و جمال" کی "الوسیت" کی منظر ہے	۳
	از جناب منشی محمود الحسن خاں صاحب بہار کوٹ	
۱۹	جانِ صباحت — کانِ ملاحت — عورت کے متعلق مشاعر عالم کا نقطہ نگاہ	۴
۲۲	از دو حاجی اخلاق — بیاں بیوی کا باہمی سلوک مشاعر عالم کے نقطہ نگاہ سے	۵
۲۰	عورت کا چہرہ مختلف آئینوں — زشت بھی، زیبا بھی	۶
	معلومات	
۲۳	کام دیونمبر کے اکثر عنوانات پر محققانہ معلومات — از مدیر آبجیات و حکیم غلام محمد صاحب ناظم راہوکی	۷
۲۴	کیا نوجوان مرد و عورت کو شادی سے پہلے پوشیدہ تعلقات کا علم نہ ہونا چاہیے؟	۸
۲۶	کیا مرد و عورت کی شہوانی زندگی انکی پارسائی کی زندگی سے علیحدہ چیز ہے؟	۹
۲۷	کیا عورت میں مرد و دس گنا زیادہ شہوت ہوتی ہے؟	۱۰
۲۹	کیا عورت کو انکی طرح انسانوں میں بھی جماع کیلئے کوئی معین موسم ہونا چاہیے؟	۱۱
۳۲	بھوک پیاس کی طرح کیا جماع بھی ایک ضروری چیز ہے؟	۱۲
۳۳	جماع میں مرد و عورت کو ایک دوسرے سے اس قدر لذت کیوں حاصل ہوتی ہے؟	۱۳
۳۴	کیا جماع کا ایک مقصد اکتساب لذت بھی ہے؟	۱۴
۳۵	کیا پوشیدہ تعلقات کے بغیر بھی مرد و عورت میں ایک پائیدار محبت پیدا ہو سکتی ہے؟	۱۵

صفحہ	صاحب مضمون	تہجہ
۱۶	حطرح ایک مرد دوسرے مرد سے خلاف فطرت طریقہ سے جماع کرتا ہے کیا	
۳۶	نظم اسی طرح عورتیں بھی عورتوں کے ساتھ جماع کر سکتی ہیں ؟	
۳۸	خاوند کو بیوی کیساتھ کتنی مدت کے بعد جماع کرنا چاہیے ؟	
۴۰	کیا عورت کو خوش کر نیلے لہو عضو کا دراز اور غریبہ ہونا ضروری ہے ؟	
۴۱	کیا دواؤں سے عضو کی فربہی اور درازی میں اضافہ ہو سکتا ہے ؟	
۴۲	اچھے کھاتے پیتے گھر دیگی عورتیں آوارہ غنڈوں کیسیا کیوں جھاگ جاتی ہیں ؟	
۲۱	وہ مرد جو دس سال تک بیس بیس مرتبہ روزانہ جماع کرتا رہا	
۴۳	اس کی حیرت انگیز قوت مردی کا راز کیا تھا ؟	
۲۲	دو گنی درازی اور فربہی بخشنے والا اسرار سی نسخہ ایک عجیب انکشاف - وہ راز	
۵۵	جو پہلی مرتبہ دنیا کے سامنے رکھا گیا ہے	
۲۳	وہ ملذذ نسخہ جوفرتی ثانی کو فزالت سے بیہوش کر دیتا ہے - ایک عیاش کے	
۵۵	سینہ کا راز پورے ایک لاکھ روپیہ کا نسخہ	
۲۴	ایک لذیذ سالن جو نامردوں کو مرد کامل بنا دیتا ہے - حیرت انگیز طور پر مقوی تحفہ	
۵۵	دوا کی دوا اور غذا کی غذا	
۲۵	دواؤں اور غذاؤں کے بغیر قوت باہ کو حرکت میں لانے کے پوشیدہ راز	
۵۶	نمائیں لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ گڑھے کا گورھا	ایڈیٹر
۵۶	باہ کو حرکت میں لانے کا ایک حیرت انگیز طریقہ	
۲۷	یوگیوں کا پوشیدہ عمل جس سے قوت باہ میں اضافہ ہونے کے ساتھ کئی	
۴۳	دیگر امراض جسمانی بھی دھڑھڑاتی ہیں -	
۲۸	باہ کے سوتے ہوئے جذبات کو بیدار کرنے کے لئے ایک عجیب و غریب عمل	
۲۹	سورج کی شعاعوں میں قوت مردی کے فزائے	
۶۶	ان سے کس طرح نایاب اٹھایا جاسکتا ہے	

نمبر شمار	مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۳۰	دانش کی میثاقی طاقتیں	ان روغوں کا ذکر جن کی ماش مقوی باہ	
	اثر رکھتی ہے	ایڈیٹر	۷۲
۳۱	خوشبوؤں کے مقوی محرک باہ اثرات	ان خوشبوؤں کا ذکر جو	
	خصوصیت سے مردانہ جذبات کو برنگیختہ کرتی ہیں	"	۷۴
۳۲	رنگین ملبوسات کی جذبات انگیز طاقت	"	۷۶
۳۳	رقص و سرود کی سحر کاریاں	رقص و سرود کے فردوس بنداں مناظر	
	نشاط پرور اور دمع افزا ہونے کے ساتھ ہی جذبات انگیز بھی ہیں	"	۷۸
۳۴	کھلی ہوا میں سیر و تفریح	حسن فطرت کے کیف انگیز مناظر کی	
	نشاط فیزیاں	"	۸۱
۳۵	ورزش کے کرشمے	ورزش کس قدر ضروری ہے۔ ورزش	
	کے متعلق چند ایک ضروری ہدایات	"	۸۲
۳۶	ایک اسرار پرور جبکہ کھانسی و عطویں حیرت انگیز درازی اور فریب آجاتی ہیں	"	۸۴
۳۷	عورت کے پوشیدہ اعضا میں وہ جگہ جہاں عورت فرط لذت سے		
	بہوش ہو جاتی ہے عورت کی تسخیر کا جتنی پرہیزوں جہاں والا زبردست طلسم		
	جس سے واقف ہو کر گزند سے کمزور خاوند بھی بیوی کو خوش رکھ سکے گا	ایڈیٹر	۸۴
۳۸	عورت کا مرکز شہوت	"	۸۵
۳۹	بظہر کی تشریح	"	۸۵
۴۰	عورت کے مرکز شہوت کے متعلق چند دلچسپ باتیں	"	۸۵
۴۱	عورتوں میں خلق کی مذموم رسم	"	۸۶
۴۲	خلوت کی رنگین جنگ میں عورت کو شکست دینے کا خفیہ راز	"	۸۷
۴۳	نوجوان عورتوں اور ادھیڑ عمر کی عورتوں کے مرکز شہوت میں فرق	"	۸۹
۴۴	عورت کی شہوانی زندگی و عورت میں شہوت کی لہریں کیسا بھتی ہیں	"	۱۰۳

نمبر شمار	مضمون	صاف
۴۵	مرد کی شہوانی زندگی۔ گھر میں پری جال بیویوں کو چھوڑ کر نصف شوہر بازاری عورتوں کی جوتیاں کیوں کھاتے پھرتے ہیں؟	۱۰۵ ایڈیٹر
۴۶	وہ ملک جہاں ایک عورت کے کئی کئی خاوند ہونا مخر کا باعث سمجھا جاتا ہو	۱۰۸ "
۴۷	ایک زمانہ میں مرد گھونگھٹ کا رٹھے اور بازاروں میں رنڈیاں بکر بیٹھتے تھے اور عورتیں اپنے جذبات کی سیری کا انہیں معاوضہ دیا کرتی تھیں، کیا اب پھر وہی زمانہ آنے والا ہے؟ بالکل نیا اور حیرت انگیز واقعات۔ وغیرہ وغیرہ	۱۱۳ ایڈیٹر
۴۸	فلسفہ جناب	۱۱۶ "
معالجات		
۴۹	صفحہ باہ۔ اسکی تشخیص اور علاج۔	
۵۰	ایک بلند پایہ مضمون۔ اسے ضرور دیکھ لیجئے	۱۲۳
۵۰	صفحہ باہ اور اس کے چھ مشہور اسباب مع علاج	
۵۱	اس مضمون کو بھی ضرور دیکھ لیجئے	۱۳۴
مجربات		
۵۱	طلار اکبر معروف بہ طلار کے فاسقوس	۱۴۹
۵۲	مجنون مقوی دل و دماغ و جملہ اعضائے رئیسہ	۱۵۱
۵۳	مجنون فروس۔ وہ حیرت انگیز مجنون جبکہ اندرونی طور پر استعمال کر لینے سے عضویں فرہی اور دماغی آجاتی ہے۔	۱۵۳
۵۴	روغن شابجمانی۔ جو عضو مخصوص کے جملہ نقائص کو دور کر کے فرہی بڑھاتی ہے۔	۱۵۴
۵۵	سختی اور تندی بخشنے کیلئے ایک خاص چیز ہے	۱۵۵
۵۵	مجنون کچلہ۔ بلغمی اور مریوط مزاج بوڑھوں کو از سر نو عالم شباب کی	

دُجوتہ بی کی کھا اور بی سنا

شراب و شباب کی تخلیوں سے جگماتے ہوئے مضامین۔ انسانی زندگی کے روشن اور تاریک پہلوؤں پر بصیرت افزا
مقالے۔ مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کی رومانیت آفریں داستانیں جریر و پریناں میں لپٹے ہوئے بھڑکتی
آگ کے شعلے

عشق کی بدستیاں — حُسن کی سحرکاریاں

پیروں اور پُندتوں؛ مہاشوں اور ملانوں کی رنگینی نیا کی رنگینی

شوخ بھی بخیدگی بھی مستی بھی متانت بھی
رندی بھی پرہیزگاری بھی نیکی بھی سیکاری بھی

مسجد اور مکتبہ دونوں پہلو پہلو

ایک بار دیکھ کر آپ ہزار بار دیکھنے کی خواہش کریں گے

۱۔ سے پڑھ کر آپ خفا ہو گئے۔ جھلائیں گے۔ ایڈیٹر کو نکالیاں دیں گے اس پر کفر کے فتوے لگائیں گے

مگر اس کا مطالعہ پھر بھی نہ چھوڑیں گے پرہیزگار نہ ہرہمی کے باوجود بھی رندی کی ان داستانوں کو آپ
ہزار بار پڑھیں گے اور ہزار بار ان میں اپنے لئے نئی کشش؛ نیا جذب اور نئی دلکشی پائیں گے
یہ وہ شراب ہے جو ایک بار منہ سے لگی پھر کبھی نہ چھوٹے گی

اردو پڑھے لکھے دس حکیموں؛ دیدوں اور ڈاکٹروں کے صحیح پتے بھو کر رہے نیکی دنیا

کا پہلا پرچہ بالکل مفت لیجئے۔ کوئی پتہ کسی اشتہاری حکیم کا نہ ہو۔ غلط نہ ہو ورنہ پرچہ مفت نہیں بھیجا
جائے گا۔

مئی ۱۹۷۱ سالہ نیکی دنیا۔ ٹوانہ۔ ایس۔ پی۔ ریلوے

حکیم محمد 03007444904

ایک تجربہ کار شخص بلا شک و شبہ ایک تجربہ کار سوزیاد آسانی
سے دنیا میں رہ سکتا ہو



تیرنا سیکھے بغیر

جو شخص دریا میں کود پڑے گا اُسکے ڈوب مرنے میں کسی کو بھی شبہ

نہیں ہو سکتا! ————— سانپ پکڑنے کے فن سے

آشنائی حاصل کئے بغیر جو نادان کسی کالی ناگن پر ہاتھ ڈالے گا اسے

وہ ناگن ڈسے بغیر نہ رہے گی۔

اسی طرح

عورت کی فطرت اور شادی کے فرائض سے پوری پوری واقفیت

حاصل نہ کرے بغیر جو شخص شادی کرے گا اسکی زندگی بھی خوشگوار نہ بن سکیگی! —

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کے متعلق صحیح واقفیت نہ

رکھنے کی وجہ سے ہزاروں اور لاکھوں نوجوانوں نے اس پس بھری زندگی

کو جو جنت کی مسرتوں کی سڑیہ دار بن سکتی تھی پس بھری زندگی بنالیا

ہے۔ ————— تلخ و ناگوار!

عورت مرد کے پوشیدہ تعلقات کا علم

دنیا بھر کے علوم فنون سے زیادہ عزت و وقعت کا مستحق ہر کیونکہ
ان ہی تعلقات کے سہارے دنیا کا نظام تمدن قائم ہے
مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کو نکال دیا جائے تو یہ رنگ و بو سے
شاداب دنیا یکسر بے رنگ ہو کر رہ جائیگی! لیکن

کیسے قدر حیرت و عبرت کا مقام ہے

کہ مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کو دنیا نے ابھی اس حد تک نہیں سمجھا
جس حد تک کہ انکا سہما جانا ضروری ہے۔ شادی کو صحیح معنوں میں
شادی بنانے کیلئے

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات سے متعلق علم و فن کو عام طور پر خلاف
تہذیب و اخلاق قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ دنیا کے نظام تہذیب و
اخلاق کی بنیاد ان ہی تعلقات پر ہے۔ اگر دنیا
میں یہ بے شرمی کی باتیں نہ ہوں تو شرم والے انسان پیدا ہی کہاں
سے ہوں!

جس عمل سے

ایک پھول اور ایک حیوان اسفل پیدا ہوتا ہے اس عمل کے متعلق
تو عالموں نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھ ماری ہیں مگر جس عمل سے ان
ضخیم کتابوں کے لکھنے والے عالی دماغ مصنف
جس عمل سے لاکھوں اور کروڑوں انسانوں پر حکومت کرنے والے
بادشاہ

جس عمل سے ظالم و قہار حکومتوں کے تختے الٹ دیئے والے
جان نثار محب وطن

اور جس عمل سے راہ راست سے بھولی بھٹکی دنیا کو شاہراہ
صدائت پر لانے والے مردانِ خدا پیدا ہوتے ہیں۔ اس عمل
اس عظیم الشان اور رفیع المنزلت عمل کو تہذیب و اخلاق
کے منافی سمجھا جاتا ہے!

ہے کوئی حد اس جہالت اور حماقت کی :

ایڈیٹر

حسن منزل پر

تم محض پندرہ منٹ میں پہنچ سکتے ہو اسکے لئے روانہ ہونے
 سے پیشتر اس کا راستہ دریافت کر لینا ضروری سمجھتے ہو۔ مگر زندگی کی
 جس شاہراہ پر تمہیں تمام عمر چلتے رہنا ہے سب سے اور جس
 پر تمہیں اپنے ساتھ کئی معصوم نادانوں کو بھی لے جانا ہے۔
 سب سے اس شاہراہ عظیم کے نشیب و فراز کے
 متعلق استفسار کرنا تم کچھ اس قدر ضروری نہیں سمجھتے
 تمہارا خیال ہے کہ آنکھیں بند کر کے اس شاہراہ پر چلتے رہنا
 تمہیں اس کے نشیب و فراز سے خود بخود واقف
 کر دے گا۔ مگر میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ تمہارا
 یہ خیال از سر تا پا غلط اور گمراہ کن ہے!

میں نے آنکھیں بند کر کے چلنے والوں کو اکثر قدم قدم پر ٹھوکریں
 کھائی اور راستہ کے نشیب و فراز سے شناسائی حاصل کئے بغیر سفر کرنا والوں
 کو قعر ہلاکت میں گر کر ہلاک ہوتے دیکھا ہے۔ بہت بری طرح ہلاکت
 ایڈیٹر



Indian Dancer

(By courtesy of Film Star Dancing Club, Delhi.)

عورت

از جناب منشی محمود الحسن خان صاحب سبب بہار کوٹ

رگ برگ گل میں شانِ جاذبیت دیکھنے والے دُشمن میں رنگِ منِ فطرت دیکھنے والے
اے شاداب غنچوں کی لطافت دیکھنے والے ادھر تو دیکھ اسرارِ حقیقت دیکھنے والے

یہ عورت ہاں یہ عورت منظرِ شانِ حقیقت ہے

اسی کے نازِ بینِ قدموں کے نیچے تیری جنت ہے

اسے قدرت نے اپنے دستِ رنگین سے سنوارا ہے یہ صنّاعِ ازل کے حسنِ صنّعت کا نظارہ ہے

بہشتِ عاشقی ہے عشق کی آنکھوں کا تار ہے سرِ اپا ناز ہے اسکا ہر اک اندازِ پیار ہے

جہاں رنگ و بو کا غنچہ شاداب ہے عورت

حریمِ حسن کا اک جلوہ سیّاب ہے عورت

لطافتِ کھلیتی ہے اس کے دامنِ بستم میں نزاکتِ موجزن ہے اس کے اندازِ حکم میں

ہزاروں نئے پوشیدہ ہیں اسکے ہر نرم میں بھری ہے کوٹ کر مغلوبیت اسکے حکم میں

یہ اک گلدستہ رنگین ہے دل آویز پھولوں کا

یہ عطرِ شامہ پرور ہے عنبرِ سبز پھولوں کا

جہیں نازِ بین میں نور کے چشمے ابھتے ہیں نگاہِ شریکوں میں سینکڑوں جلوے جلتے ہیں

ہزاروں نئے لبھائے ترنمِ زامیں پتے ہیں اسی کے نوستے اب تک چراغِ طور جلتے ہیں

غرض رنگینی و محبوبیت کی جان ہے عورت

حقیقی معنوں میں انسانیت کی جان ہے عورت

لطافتِ آفریں ہی پیکرِ ناز و نزاکت ہے بہشتِ رنگِ بو ہے جنتِ حسن و صباحت ہے

سرِ اپا عشق ہے لبریز صہبائے محبت ہے محبت پر یہ بیٹی ہے محبت اسکی فطرت ہے

یہ حامل ہو نہیں سکتی ہے تذلّیل محبت کی
 اسے ہر وقت دھن رہتی ہے تکمیل محبت کی
 یہ اپنے صن کی توصیف سمجھ رہی ہے یہ جابجیا تلاش سنتے پر محبور ہوتی ہے
 قلع ہے جہاں تک صن کا موزور ہوتی ہے نقص سے مگر والد کو سوں دور ہوتی ہے

عجب فطرت ہے اسکی یہ عجب دل لے کے آئی ہے
 جلو میں اپنے پردانوں کی محفل لے کے آئی ہے

لڑکی کی بجائے شرطیہ طور پر لڑکا لیجئے

اسے محض اتفاق یا تقدیر کا کرشمہ نہ سمجھئے بلکہ روز
 روشن میں اس کا ہم سے ثبوت لیجئے کہ یہ ”اعجاز کرشن“
 ایک حیرت انگیز کرشمہ ہے۔

تیس سال کے عرصہ میں ”اعجاز کرشن“ کا پوری پانچ سو عورتوں پر تجربہ ہو چکا ہے لیکن کسی ایک
 عورت کو بھی اسکے استعمال کے بعد لڑکی پیدا نہیں ہوئی۔ کیا ان پانچ پانچ چھ لڑکیاں جنی ہوئی
 عورتوں کو ”اعجاز کرشن“ دینے کے سال ہی محض اتفاق سے لڑکے پیدا ہو گئے اور پھر پوری پانچ لڑکیاں؟

یقین نہ ہو تو پہلے سے چہمہ
 جرمانہ مقرر کر لیجئے جو معاوضہ حسب حیثیت
 معاوضہ کا روپیہ کسی بنک
 میں رکھوا دیجئے۔ جو

اشتراک جھوٹا ہونے کی صورت میں پچیس روپے سے لے کر
 آپ ہم سے لے سکیں گے ایک ہزار روپیہ تک
 ہمیں صرف کامیابی کی صورت میں مل سکے گا

آپ ہم سے لے سکیں گے
 آٹنا کچھ ہونے کے باوجود بھی آپ کو ”اعجاز کرشن“ کی صداقت پر یقین نہ آئے تو پھر یقین کر لیجئے
 کہ آپ کے دھم کی دوا ابھی تک روئے زمین پر کہیں پیدا نہیں ہوئی!

ایڈیٹر ابجیات سے خط و کتابت کیجئے

جانِ صبا کا حشر

اے عورت تیرے تبسم میں فوارہ زندگی کا ترنم ہے بہر شئی ٹیگور
 عورت جھل کو بھی راجِ عل سے زیادہ خوبصورت بنا دیتی ہے رمان
 عورت خالقِ جمال کا سب سے بڑا جادو ہے آسکر چائل
 عورت فرشتوں اور انسانوں کے درمیان کی مخلوق ہے بالزاک
 عورت مرد کی نسبت جنت کے زیادہ قریب ہے چیوچن
 کانٹوں سے بھری ہوئی شاخ کو ایک پھول خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اور غریب
 سے غریب گھر کو نیک شعار عورت جنت بنا دیتی ہے گولڈسمتھ
 عورت ہر چیز کو خوبصورت، ہر کام کو دلچسپ اور ہر مقام کو گلزار بنا دیتی ہے
 بہر شئی ٹیگور
 عورت خود مبارک ہے اور جہاں جاتی ہے وہیں برکت بخشی ہے
 کوپر
 اے عورت اول کو خوش کرنے کے لئے خندہ مسرت اور محو کرنے کو لطیف
 بہارِ تجھ کو دیا گیا پارنل
 تمام دنیا کی بادشاہت مل جائے لیکن عورت نہ ہو تو مرد بھکاری سے بھی برا ہے
 اس سے تو وہ کنگال لاکھ درجہ خوش ہے۔ جو سارا دن محنت کرتا ہے اور شام کو عورت
 کا منہ دیکھ کر سارا دکھ بھول جاتا ہے کوپر
 جب تک آدم اکلیلا تھا۔ بہشت بھی اسکے لئے کانٹوں کا گھر تھا۔ فرشتوں کے
 گیت پرند دنگی چہچہاٹ، پھولوں کی سکر اسٹ، ہول کے جھونکے، سب کے سب اسکے
 لئے پھیکے تھے وہ اداس رہتا تھا، لیکن جب اسے حق المکئی تو اسکا سارا دکھ دور ہو گیا۔ اور
 جھل کے کانٹے بہشت کے پھولوں میں تبدیل ہو گئے کیپ بل

عورت کا چہرہ

مختلف آئینوں میں

ناحشہ ایک بازاری شراب ہے جو صرف دہوش کر سکتی ہے۔ اس سے کیف اعلیٰ کی توقع رکھنا فضول ہے۔

میں عورت کی عزت اس لئے نہیں کرتا کہ خدا نے اسے عین و عیال پیدا کیا ہے۔ نہ اس لئے اس سے محبت کرتا ہوں کہ وہ محبت کے لئے پیدا کی گئی ہے میں اسے صرف اس لئے متبرک سمجھتا ہوں کہ انسان کی انسانیت صرف اسی کے دم سے زندہ ہے۔

ریاکاری اور زمانہ سازی عورت کے لنوائی ہتھیار ہیں۔ جو اس کے لئے مذہب سے زیادہ موزوری ہیں۔

عورت کی زبان وہ تلوار ہے جو کبھی زنگ آلودہ نہیں ہوتی۔ عورت اپنے شوہر، اولاد اور اسمار دنیوی کی ملکہ ہے۔ جس کے روبرو دنیا اور زمانہ، تاج اور عصائے شاہی تسلیم خم کرتے ہیں۔

عورت محبت نہیں کرتی اور جب کرتی ہے تو بیع عداوت نہیں کرتی۔ عورت فطرت کا رنگین دھوکا ہے۔

عورت اور شراب سب کو احمق بنا دیتے ہیں۔ عورت کی آنکھوں میں خدا نے دو چراغ رکھ دیے ہیں۔ تاکہ دنیا کے بھولے بھٹکے لوگ ان کی روشنی میں اپنا کھویا ہوا راستہ پامسکیں۔

خدا نے جب مرد کو فزیب میں مبتلا کرنا چاہا تو اسے عورت کی محبت میں مبتلا کر دیا۔



عورت مرد کا نصف ایمان ہے۔

عورت کتنی ہی پاکیزہ کیوں نہ ہو، اس خیال سے خالی نہیں ہوتی کہ کوئی اس کی کافر ادائی کا شید ہو

اچھی بیوی سے بڑھ کر کوئی رحمت نہیں — بری بیوی سے بڑھ کر کوئی زحمت نہیں عورت کی آب و حرمت صرف اس کی نگاہوں اور اس کے ہاتھوں میں ہی باقی اور محفوظ رہ سکتی ہے۔ کوئی دوسرا ہاتھ اس کا ضامن اور کیصل نہیں ہو سکتا۔ بے پردہ نہ تعلیم تھی ہو کہ پرانی نسوانیت زن کا نگہبان ہو فقط مرد! عورت نگلھی چوٹی کا درد صرف اسی وقت مول لیتی ہے جب کوئی اس کے حسن کا سراپے والا ہو۔

عورت ایک گلاب کا غنچہ ہے۔ جس میں خود آرائی کا چھوٹا سا کانٹا لگا ہوا ہے۔

عورت صحت میں رفیق زندگی۔ علالت میں خوش سلیقہ دایہ اور موت کے بعد ہماری خوبصورت سوگوار ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ اپنی بیوی کو اپنے دل کی خاص بات نہ بتلانی چاہیے لیکن میرا خیال اس کے خلاف ہے، اگر عورت لائق ہو جیسا کہ مرد کے لئے بھی لائق ہونا ضروری ہے۔ تو سوائے اس کے اپنے دل کا بھید کسی کو نہ بتلانا چاہیے۔ کیونکہ خاوند کا دلی دوست بیوی سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوتا۔

مردوں پر اس قدر مصیبتیں اور کسی وجہ سے نازل نہیں ہوتیں جتنی عورتوں کی محبت کی وجہ سے لیکن ان احمقوں کے سر سے عورتوں کی محبت کا جنوں پھر بھی نہیں اترتا۔

مرد خدا کے درخت ہیں اور عورتیں خدا کے پھول!

عورت پالتو کتے سے زیادہ ملک حلال و کشتی کے پینے سے زیادہ بچہ اور محل کے ستون سے بڑھ کر مضبوط ہے۔

(ادھر ادھر سے)

ازدواجی اخلاق

عورت عمدہ سلوک پر اطاعت کرتی ہے۔ لیکن برے سلوک سے منحرف ہو جاتی ہے۔

شوہر کا بیوی کو پیٹنا آٹے کے بورے کو زد و کوب کرنا ہے کہ اچھا اچھا باہر نکل جاتا ہے اور خراب خراب رہ جاتا ہے۔

باپ بھائی شوہر اور دیور اگر اپنی بھلائی چاہیں۔ تو انہیں چاہیے کہ وہ اپنی بیٹی بہن بیوی اور بھادج کی کبھی بے عزتی نہ کریں۔

عورت کی توہین دنیا کی تباہی اور بربادی کا پیش خمیہ ہے۔

اگر تم پتھر تو پارس پتھر بنو، اگر درخت ہو تو لاجبنتی کا پودا بنو، اور اگر آدمی ہو تو عورت سے محبت کرو۔

جو دوسرے کی عورت کو باپ کی نظر سے دیکھتا ہے وہ پر ماتا کے قبر کو جگاتا ہے اور اپنے لئے نرک کا راستہ تیار کرتا ہے۔

کسی بھی عورت کی عصمت کو برباد کر لینے پہلے مر جانا ہی بہتر ہے کسی عورت کو بے کلام سے بچالینا سب سے بڑا تیرخص ہے۔

غم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی میری سے سب اچھا سلوک کرتا ہو۔

عورت نماز اور خوشبو ان تینوں چیزوں کی محبت میری روح میں گھر کر گئی ہے۔

ایڈیٹر

کا اڈیو نمبر کے اکثر عنوانات پر محققانہ معلومات

(از قلم ابوالحکمت جناب حکیم غلام محمد صاحب نانظم لاہور)

ملاحظہ

ناظرین آجیات اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہونگے کہ کام دیو نمبر کے اکثر عنوانات آج سے کئی ماہ پیشتر مقرر کردئے گئے تھے ان عنوانات میں سے اکثر عنوانات پر حکیم صاحب موصوف نے قلم آرائی کی ہے اور جس اعتراف کرنا چاہیے کہ آپ نے پیرائہ سالی کے ضعف و نقاہت کے باوجود آجیات کی قلمی اعانت کے سلسلہ میں بہت محنت اور کاوش سے کام لیا ہے۔ ایسے کہنہ مشوق قلمکار کے معلومات کی ناظرین آجیات کو خصوصیت سے قدر کرنی چاہیے۔ ایڈیٹر

نوازندہ بندہ جناب پٹن صاحب تسلیم۔ مزاج شریف :-

آج حسب الارشاد کام دیو نمبر کے لئے اپنا باڈل سالہ علم اور تجربہ سپرد قلم کر رہا ہوں یقین ہے کہ قارئین آجیات اس کے مطالعہ سے ضرور ہی بہرہ ور ہو کر اپنی بقا یا زندگی نہایت ہی خوش اسلوبی اور آرام سے گزاریں گے۔ علاوہ ازیں ناظرین آجیات میں سے ایک دو نہیں درجنوں بلکہ اس سے بھی زیادہ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں سے جوانی کی دولت ہرباد کرنے والے نوجوان اور پیرانہ مشنہاد سالہ میری گذارشات پر عمل کر کے لطف زندگی تاحیات مستعار اٹھائیں گے اور یقیناً سینکڑوں گھر آباد ہو جائیں گے۔

درحقیقت زمانہ حال میں ہر ایک جوان و پیر و غریب و امیر کو بھی یہی دھن لگی ہوئی ہے کہ کسی طرح جوانی کی دولت ضائع شدہ پھر ہاتھ آجائے۔ اور حقیقت یہ ہے۔

کہ کسی حد تک اس زائل شدہ طاقت کا دوبارہ ماتھے آجانا ممکن بھی ہے اور ناممکن بھی ممکن تو اس لئے ہے کہ پیش از وقت پیدا شدہ ضعف باہ خواہ اسکا سبب غلط کاریاں ہوں یا بے اعتدالیاں دور ہو کر برباد شدہ قوت مردی باقاعدہ صحیح علاج سے دوبارہ عود کرتی ہے یعنی پیدا شدہ شکایات (امراض) کا ازالہ ہو کر پوری صحت ہو جاتی ہے اور ناممکن اس لئے ہے کہ بڑھاپے کا علاج دنیا بھر میں کسی کے پاس نہیں ہاں دفع الوقتی کا پورا پورا سہارا بشیک ہو سکتا ہے۔ خریداران آجیات میں سے جس کا دل چاہے بغرض امتحان کام دیونمبر میں میری طرف سے شائع شدہ مغزوات اور مرکبات آزمائے اور فائدہ اٹھائے۔ اگر مفید ثابت نہ ہوں تو رسالہ موصوف کے ذریعہ مجھے ہزاروں میں قصباتے تاکہ مجھے خصوصاً اور دیگر معالجین ضعف باہ کو جن کے مضامین اور تجربات اب حیات کے کام دیونمبر میں شائع ہونگے۔ عموماً عبرت حاصل ہو۔

عنوان اول

کیا نوجوان مرد اور عورت کو شادی سے پہلے پوشیدہ تعلقات کا علم ہونا چاہیے؟
ناظرین آجیات اس قابل عمل عنوان پر جس قدر بھی اپنے اور دیگر متقدمین اطباء کرام کے معقول یا منقول خیالات قلمبند کئے جائیں۔ سب تشنہ تکمیل ہیں کیونکہ یہی عنوان کام دیونمبر کا لب لباب اور روح رواں ہے۔

واضح ہو کہ پوشیدہ تعلقات کا علم شادی سے پہلے ہر ایک نوجوان مرد اور عورت کا ہونا ضروری ہی نہیں بلکہ لازمی ہے۔ اسی کے متعلق فارسی کے مشہور عام ضرب المثل۔ گر کہ شمن بردز اول بابید۔ زبان زد خاص و عام ہے۔ پوشیدہ تعلقات کا علم صرف مرد ہی کو نہیں ہونا چاہیے بلکہ انس خاص و صنف سے عورت کو بھی متصف ہونا ضروری ہے۔ مرد کو تو اس لئے پوشیدہ تعلقات کا علم ہونا چاہیے کہ وہ وظیفہ زوجیت کے فضل کو باحسن طریق مجاہد کر اپنی قوت مردی کا سیکھ

فرقِ ثانی کے دل پر نقش کر دے۔ اور عورت کو اس مخفی راز سے اس لئے آگاہ ہونا ضروری ہے کہ شبِ زفاف کے خیالی خطرات سے متاثر ہو کر اپنے زوج کی نفرت اور حقارت کا باعث نہ بن جائے اور یہ پوشیدہ تعلقات کا علم زوجین لینے نئی دہن اور دوٹھاکو علم کی حد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ یعنی ازدواج سے پہلے عملی طور پر ہر ایک نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو اس سے بچنا ضروری ہی نہیں۔ بلکہ اخلاقاً مذہباً فرض ہے۔ دنیا بھر میں موجودہ مشرقی تہذیبِ عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ برخلاف اسکے مغرب کی حیا سوز تہذیب کی عربیانی اور زوجین میں قبل از شادی مخفی تعلقات قابلِ نفرت ہی نہیں بلکہ خاندان اور سوسائٹی کے لئے تباہ کن برقِ لامعہ ہیں۔

مخفی نہ رہے کہ پوشیدہ تعلقات کا علم قدرت کی طرف سے ہر ایک ذی روح کو پیدائش کے ساتھ ہی ودیعت ہوتا ہے اور یہ علم خاص اشرف المخلوقات حضرت انسان کے لئے مختص نہیں۔ کل حیوانات چرند۔ پرند اور حشرات الارض خواہ بکری ہوں یا بیری اس نعمت (پوشیدہ تعلقات) سے خلقاً طبعاً مالا مال ہوتے ہیں۔ چنانچہ جملہ حیوانات ملکہ موردِ مگس کی زندگی میرے اس قول کی شاہد ہے۔ اہل بصیرت کے واسطے کسی دلیل یا بُرہان کی ضرورت نہیں۔ کائنات کا منظر عام ہے۔ صرف بصیرت کے ساتھ بصارت کی ضرورت ضرور ہے۔

ہمارے ہندوستانی نوجوان مغربی تہذیب کے شیدائی عموماً اور تار مین
اجبیات خصوصاً سطور بالا کا بغور مطالعہ فرمائیں اور عمل پیرا ہوں ۵

نصیحت گوش کن نادان کہ از جاں دوست تتر دارند

جوانان سعادت مند پند سپردانا را

ورنہ وہ دن دور نہیں کہ مشرقی تہذیب ایسی بے بہا دولت کے ساتھ غیرت اور
حمیت کو بھی کھو بیٹھیں۔

عنوان دوم

کیا مرد اور عورت کی شہوانی زندگی انکی پارسائی کی زندگی سے بالکل علیحدہ چیز ہے؟
 اس کا جواب نہایت آسان ہے۔ یعنی شریف گرسہتی مرد اور عورت کی
 شہوانی زندگی انکی پارسائی کی زندگی سے علیحدہ نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک مرد و زن
 جو گرسہتی کی زندگی اپنے مذہبی اصول اور سوسائٹی کے قواعد کی پابندی سے بسر
 کر رہا ہے وہ ایسے راہب اور تارک الدنیا سے بدرجہا بہتر اور پاکیزہ زندگی کا مالک
 ہے جو اپنی طبعی کمزوریوں کے سبب سے طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا دیکھے
 جاتے ہیں۔ گرسہتی کی پاکیزہ زندگی مشیت ایزدی کے مطابق اور قدرت
 کے اصول پر مبنی ہے۔ راہبانہ زندگی سرس نظام فطرت کے خلاف اور ارادہ ایزدی
 کے منافی ہے۔ جو لوگ تارک الدنیا ہو کر جنگلوں اور دیوانوں میں زندگی بسر
 کرنی کو شش کرتے ہیں۔ یا اپنی زندگی کف تنہائی میں بسر کر رہے ہیں۔ قدرت کے
 بھاری گنہگار ہی نہیں بلکہ سوسائٹی کی نظروں میں حقیر ترین دیکھے جاتے
 ہیں۔ کیونکہ ہر ایک ذی روح میں فطرۃ اور پیدائش سے جس طرح قدرت نفسانی اور
 قوت حیوانی و سمیعت ہوتی ہے اسی طرح قوت شہوانی بھی قدرت کی عطا
 کردہ نعمتوں سے ایک نعمت ہے۔ چنانچہ اس قوت کے افعال اپنے مقررہ
 وقت پر خود بخود ظہور میں آجاتے ہیں۔ اور یہی قوت (اسرار خفی) ہستی ناپائیدار کے
 قیام کا باعث ثابت ہو چکی ہے۔ دنیا بھر کے کل مذاہب اس کی تصدیق کرتے
 ہیں۔ قدرت کی طرف سے اس شہوانی زندگی کے پردہ میں بقائے نسل کا
 اہتمام اور زرمادہ میں باہمی محبت کا انتظام روز آفرینش سے تا اس دم برابر قائم
 چلا آ رہا ہے۔ حیوانات ہی کو دیکھو مادہ سے نرمی اور نرم سے مادہ میں زیادہ باہمی
 محبت جو دیکھی جاتی ہے اسی شہوانی زندگی کی رہن منت ہے یہی شہوانی زندگی

ہر ایک ذی روح میں باہمی محبت اور یکجہانیت کا باعث ثابت ہو رہی ہے۔ قوت شہوانی کے فعل سے جلدت نر اور مادہ کو باہمی میل ملاپ سے حاصل ہوتی ہے۔ ان کی جنسی محبت کو اور بھی استوار کر دیتی ہے۔ اگر یہ لذت کسی سبب سے مفقود ہو جائے تو نر و مادہ میں بجائے محبت کے ایک دوسرے سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ ہر جگہ اور ہر صورت میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ ایک تندرست نر کو خواہ حیوان ہو یا انسان جب خفی کر دیا جاتا ہے۔ تب نہ اس کو مادہ سے رغبت ہوتی ہے۔ اور نہ مادہ ہی اس کو چاہتی ہے۔ جس طرح مرد کی شادمانی کا انحصار حسین، تندرست اور جوان عورت پر ہے۔ اسی طرح عورت کے گلشنِ حُسن کی شادابی جان اور تنومند مرد پر منحصر ہے اگر اسی صورت نہ ہو تو باہمی محبت اور یکجہانیت پر حال میں ناممکن ہے۔

شریف گھرانوں کی آسودہ حال نوجوان عورتیں جو قوت شہوانی کے اثر سے مغلوب ہو کر غریب اور آوارہ مزاج نوجوانوں کا دم بھرتی ہیں۔ اور گھر بار کو چھوڑ کر ننگ خاندان بن جاتی ہیں۔ ایسی عورتوں کی شہوانی زندگی اور گرسبستی عورت کی پارسائی کی زندگی میں زمین و آسمان کا فرق ضرور ہے۔ گرسبستی نوجوان عورت اپنی شہوانی زندگی کے زیر اثر رہ کر اپنے زوج سے سچی محبت اور وفاداری کے ساتھ اپنی پارسائی کی زندگی بسر کر سکتی ہے۔ چنانچہ ہر ایک شہر میں ایسے نیک اطوار کی عورتیں سینکڑوں ہیں۔ بلکہ ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کی شہوانی زندگی اس کی پارسائی کی زندگی سے علیحدہ نہیں ہے۔

عنوان سوم

✓ ۴

کیا عورت میں مرد سے دس گنا زیادہ شہوت ہوتی ہے؟

اس کا جواب عقلی اور نقلی طور پر یہی ہے کہ عورت میں نہیں بلکہ مرد میں عورت سے کئی گنا قوت شہوانی فطرۃً زیادہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک صحیفہ آسمانی میں مذہبی مقدس کتابوں میں خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے منسوب کیوں نہ ہوں کسی میں بھی یہ درج نہیں کہ ایک عورت کے متعدد خاوند ہونے چاہئیں۔ یہ قانون صرف اسی لئے مذہبی کتابوں میں درج نہیں کہ نظام عالم برقرار رہے۔ بلکہ اس لئے اور صرف اس لئے ایسا قانون کل دنیا کی مذہبی کتابوں میں درج نہیں کہ عورت میں مرد سے قوت شہوانی زیادہ نہیں چنانچہ عورت کو حمل قرار پانا جانے کے بعد خواہش جماع مطلق رہتی ہی نہیں۔ برخلاف اس کے ہر ایک مرد کو مذہب اجازت دیتا ہے کہ وہ گناہوں سے بچنے کے لئے کئی ایک عورتیں بیک وقت اپنے نکاح میں رکھ سکے۔ بشرطیکہ وہ اپنی منکوحہ کے نان و نفقہ کا قفل ہو سکے مثلاً زید جو ایک شریف اور پاکیزہ زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ اسکی عورت حاملہ ہے۔ اور کم از کم نو چھینے کی مدت حمل تک اس کو اپنی پاکیزہ زندگی گزارنی ہے۔ علاوہ ازیں بچہ کی پیم رضاعی میں بھی زید کو از روئے حکمت لازم ہے کہ وہ اپنی عورت سے علیحدہ رہے۔ پس اس قدر طویل عرصہ تک زید کو جو ایک تندرست اور نوجوان ہے۔ اپنی زندگی کے دن پر سیرگاری کے ساتھ بسر نہیں کر سکتا۔ ایسی حالت میں جملہ صحیفہ آسمانی میں جو فطرت کے عین مطابق اور مشیت ایزدی کے آئینہ بردار ہیں۔ یہی قانون درج ہے کہ زید کئی ایک ازواج کا ایک وقت مالک رہ سکتا ہے۔ ماسوا اس کے اگر طبی نقطہ کو پیش نظر رکھ کر دیکھا جائے۔ تو بدیہی دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عورت میں مرد سے قوت شہوانی زیادہ نہیں۔ بلکہ مرد میں فطرۃً طبعاً عورت سے کئی گنا قوت شہوانی زیادہ ہے۔

دلیل اول: جس آدمی کے خیمتین بڑے ہوتے ہیں۔ اس کو خواہش (قوت) جماع زیادہ ہوتی ہے اور جس آدمی کے خیمتین پیدائشی چھوٹے ہوتے ہیں یا خیمتین نکال دئے جاتے ہیں۔ ان سب کی قوت شہوانی کمزور ہوتی

ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان کے دل میں جماع کی خواہش پیدا ہوتی ہی نہیں اور عورت کے خصیتیں سر سے ہوتے ہی نہیں۔ پس عورت میں کسی صورت بھی مرد سے زیادہ قوت شہوانی نہیں ہوتی۔

دلیل دوم: جو آدمی قوی الحبثہ اور مضبوط اعضاء کا ہے وہ بہ نسبت نازک اندام نوجوان کے زیادہ شہوانی قوت کا مالک ہے۔ اور ہر ایک عورت خلقاً نازک اندام ہے پس کس طرح خیال کیا جاسکتا ہے کہ عورت میں مرد سے زیادہ شہوت ہے۔

دلیل سوم: جس آدمی کا ہاضمہ قوی اور بدن پر بال بکثرت ہیں وہ مریض جماع ہے پس ایک عورت جو نفیس مزاج ہو اور جس کے بدن پر بالوں کی کثرت بھی نہیں کسی طرح ممکن ہی نہیں کہ مرد سے زیادہ باہمی طاقت کی مالک ہو۔

دلیل چہارم: گرم مزاج نوجوان اور بوڑھے، سرد مزاج نوجوانوں سے باہمی طاقت میں غالب تر دیکھے ہیں۔ پس عورت جو طبعاً سرد مزاج ہے مرد سے باہمی طاقت میں کسی طرح بھی قوی نہیں ہو سکتی۔

دلیل پنجم: قوت شہوانی کا دار مدار منی کی زیادتی پر منحصر ہے۔ اور منی کی پیدائش خصیتین کے ذریعہ ہوتی ہے۔ کسی عورت کے نہ خصیتین ہیں۔ اور نہ منی کی بکثرت پیدائش۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت میں نہیں بلکہ مرد میں عورت سے قوت شہوانی کئی گنا زیادہ ہے۔

عنوان چہارم

کیا حیوانوں کی طرح انسانوں میں بھی جماع کیلئے کوئی معین موسم ہونا چاہیے؟ حضرت انسان اور دیگر حیلہ حیوانات از قنیم چرند و پرند کسی ایک کے لئے بھی جماع کا وقت مقرر نہیں۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ البتہ بچہ کشی کے لئے موسم

مختص ہیں۔ مثال کے طور پر ہندی کی مشہور ضرب المثل کا لکھنا کافی سمجھتا ہوں۔ فارسیں
آب حیات اس قانون قدرت کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور حتی المقدور اس
پر عمل پیرا ہوں (ہندی مثل) چڑیا چیت۔ بسیا کھکتیا۔ یہ ضرب المثل کسی حد تک
کل پر ڈاروں پر صادق آتی ہے۔ لیکن بعض جانور اس سے مستثنیٰ ہیں۔ مثلاً گوائے
کبوتر اور مرغ وغیرہ۔ ہندی مثل۔ چڑیا چیت کائنات کی طرف سے کل پر دار
جانوروں کے حق میں مفیدی نہیں بلکہ موزوں بھی ہے۔ کیونکہ موسم کی گرمی اور
سردی کے لحاظ سے چیت کا ہمینہ اعتدال پر ہوتا ہے۔ پرندوں کے چھوٹے بچے
جن کے ابھی پروال پیدا نہیں ہوتے موسم کی سردی کیس طرح برداشت کر سکتے
ہیں جبکہ ان کے والدین روزی کی تلاش میں علی الصباح گھونسلوں سے نکل کر
فضا میں ہر سواڑتے پھرتے ہیں۔ مچھلیاں جھیل کے ہینے میں اندھے دیتی
ہیں۔ تاکہ تمازت آفتاب سے چھوٹی چھوٹی مچھلیاں پیدا ہوں برخلاف اسکے
گائے، بیل، بکری، بکرا، گدھی، گدھا، گھوڑی، گھوڑا اور دیگر چارپایوں کے واسطے
بچہ کشی کا کوئی موسم مقرر نہیں۔ ان تمام چارپایوں کی مادیوں میں بچہ کشی کے زمانہ
کے بعد اپنے مقررہ وقت پر فطرۃً ایک جوش خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو
بالفاظ دیگر مستی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایسے وقت مادیان کو اپنے ہمجنس نر سے
جفتی (جماع) کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ہر ایک نر بھی اس جوش مستی سے
متاثر ہو کر اپنی ہمجنس مادہ سے جفتی کرتا ہے۔ اور یہ سلسلہ جفتی کا تب تک
برابر جاری رہتا ہے جب تک مادہ کے جسم میں حمل قرار نہیں پا جاتا۔ مشاہدہ
ہے کہ جب گائے، بکری، گدھی، گھوڑی، وغیرہ حاملہ ہو جاتی ہے۔ تب اس کو
اپنے ہم جنس نر سے ایک قسم کی بے رغبتی ہو جاتی ہے۔ اور نر بھی ایسی ہی جنس
مادہ کی طرف راغب نہیں ہوتا۔ جو قبل ازیں حاملہ ہو چکی ہو اور یہ باہمی عارضی نفرت
کا زمانہ اس وقت تک قائم رہتا ہے۔ جب تک بچہ پیدا ہو جانے کے بعد مادہ کے
بدن میں باروگر جوش مستی پیدا نہ ہو جائے۔ اس قانون قدرت کی پابندی تو حضرت

انسان پر بھی لازم نہیں بلکہ واجب ہے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرتا۔ یہ اونڈھی کھوپری والا عقل کا پتلا اس قدر قی نفل کو اپنے مشاغل عیش میں خیال کرتے ہوئے قدرت کے منشاء کے خلاف جو بقائے نسل پر مبنی ہے۔ لذت جماع سے مغلوب ہو کر وقت بے وقت اپنی حاملہ زوجہ سے جماع کرتا رہتا ہے جو سراسر قانون فطرت اور حکمت کے خلاف ہے۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا شعر اس محل پر بھی نہایت موزوں ثابت ہوتا ہے۔

خوردن برائے زلیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زلیستنت بہر خوردن است

کیونکہ قدرت کا منشاء جو بقائے نسل پر مبنی ہے۔ عورت کے حاملہ ہو جانے سے پورا ہو جاتا ہے اور ہر ایک حاملہ عورت کو جماع سے دلچسپی بھی نہیں ہوتی۔ اور اہل حکمت بھی بشد و مدہ حاملہ عورت سے جماع کرنے کے نفائض بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ اور اکثروں کا مشاہدہ بھی ہے کہ حاملہ عورت کو جماع سے سخت تکلیف ہو ا کرتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ لیکن اونڈھی کھوپری والا مجسم عقل۔ حریص جماع اس فعل شینع سے باز نہیں رہتا۔ حالانکہ اہل حکمت و دانش کے قول کے مطابق ہر ایک عورت کے اختیار میں ہے کہ جن اوصاف کا بچہ چاہے پیدا کر سکتی ہے۔ بلکہ بعض حکماء نے تو یہاں تک از روئے تجربہ ثابت کیا ہے کہ پیدا ہونے والے بچے کے خیالات اور اطوار تو ایک طرف رنگت میں بھی حاملہ کے خیالات سے تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔ پس از روئے تجربہ جب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہر ایک حاملہ کے خیالات کا اثر نیک یا اثر حنین پر ہمیشہ ہوا کرتا ہے تو اندازہ لگانا چاہیے کہ حریص جماع مرد اور عورت کے خیالات کا اثر حنین پر کہاں تک یقینی ہے۔ یہی وجہ خاص ہے کہ فی زمانہ ہر ایک قوم کے بچے طبعاً حریص جماع پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اس کا خاص سبب موجودہ سکولوں کی مروجہ نافض تعلیم، سنیما، ایسے مشاغل سے دلچسپی

اور مغربی نیشن پرستی ہے۔ اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ عاقل را
اشارہ کافی است۔ فطری

مانو نہ مانو صاحب من اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

عنوان پنجم

بھوک۔ پیاس کی طرح کیا جماع بھی ایک ضروری چیز ہے؟
اس کا جواب "ہاں" میں دیا جاسکتا ہے۔ یعنی ہر ایک جوان اور تندرست
مرد اور عورت کو قانون قدرت کے مطابق جماع کرنا ایک لازمی امر ہی نہیں۔
بلکہ فرض ہے یہ فعل جماع ہر ایک جوان اور تندرست مرد اور عورت کے واسطے
بھوک اور پیاس کی طرح صحت بدنی کے لئے بھی ضروری ہے تارک جماع
جوان اور تندرست آدمی مختلف امراض میں مبتلا دیکھے جاتے ہیں۔ مرقی
مالخولیا اور جنون وغیرہ کے عوارض تارکان جماع کو بیشتر ہوا کرتے ہیں۔
مشاہدہ ہے کہ جوان (بالغ) اور تندرست آدمی کے آلہ تناسل میں رات کو
جب وہ گہری نیند میں بے خبر سو رہا ہوں انتشار (الیتا دگی) پیدا ہو جاتا
ہے۔ جس کا نتیجہ بسا اوقات احتلام ہے۔ مٹی انسان کے جسم میں ایک
زائد فضلہ ہے۔ جس کا خارج ہونا اس کی صحت اور بقائے نسل پر ختم
ہوتا ہے۔

وقت فعل جماع اس وقت از خود پیدا ہو جاتی ہے۔ جب کہ عورت
کے سینہ پر کافی اجمار پیدا ہو جائے۔ یا بالفاظ دیگر حیفن کا زمانہ شروع ہو جائے
اور یہ وقت عورت کے شباب کا زمانہ ہے۔ اور مرد کے بالغ ہونے
کے نشان یہ ہیں:- ناف کے زیریں حصہ پر بال نکل آئیں۔ اور چہرہ پر ڈاڑھی

نکلتی شروع ہو جائے۔

تندرست اور جوان آدمی کے دل میں جب بغیر بوس و کنار کے خواہش جماع پیدا ہو جائے۔ یعنی آلہ تناسل میں انتشار و ایستادگی پیدا ہو جائے۔ اس وقت عورت سے ہم بستر ہونا از بس لازمی ہی نہیں۔ بلکہ فرض ہے ایسی حالت میں بدن میں شبکی اور طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے جماع سے باز رہنے میں مختلف عوارض جسمانی اور روحانی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے واسطے کسی دلیل کی ضرورت نہیں روزمرہ کا مشاہدہ کافی ہے۔

ملاحظہ

ہمیں افسوس ہے کہ ہم حکیم صامب کی اس رائے سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ ہر انسان کے جسم میں ایک زائد فضلہ ہے۔ ہمارے خیال میں منی جسم انسانی کا جوہر ہے جس پر محبت و شباب کی رنگینیوں کا تمام تر دار و مدار ہے۔ ایڈیٹر

چھٹا عنوان

جماع میں مرد اور عورت کو ایک دوسرے سے اس قدر لذت کیوں حاصل ہوتی ہے؟
مذکورہ بالا عنوان کسی تشریح اور توضیح کا محتاج نہیں جبکہ جوان اور تندرست ہر ایک عورت اور مرد کے لئے قانون قدرت کے ماتحت جماع ایک فعل لازمی قرار دیا گیا ہے اس فعل کی بجا آوری سے جانبین کو جو لذت محسوس ہوتی ہے اسی کے پردہ میں بقائے نسل کا راز پوشیدہ ہے۔ اور یہ لذت جانبین کے لئے خیالی ہی نہیں بلکہ حقیقی ہے جو عورت کو جوان اور تندرست مرد سے اور مرد کو جوان، حسین اور تندرست عورت سے حاصل ہوتی ہے یہی فعل قانون فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس فعل کی بجا آوری میں

آلہ تناسل کے علاوہ شانہ و جگر، دل اور دماغ کا تندرست ہونا ضروری ہے
 ورنہ بجائے لذت کے نفرت کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ یعنی یہ فعل جوان اور
 تندرست مرد اور عورت کو ہی بجالانا چاہیے۔ کمزور اور نحیف البدن مرد اور
 مرلغ عورت سے نہ اولاد پیدا ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اور نہ کمزور مرد ہی
 اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

ملاحظہ

لذت جماعی میں جسم اور روح دونوں برابر کا حصہ ہوتے ہیں۔ اس لئے
 حصول لذت کے لئے جسمانی ربط کے ساتھ روحانی ربط کا ہونا بھی
 ضروری ہے۔ جس قدر میاں بیوی میں روحانی محبت زیادہ ہوگی
 اسی قدر زیادہ وہ ایک دوسرے سے کیف اندوز ہو سکیں گے۔
 ایڈیٹر

ساتواں عنوان

کنیا جماع کا ایک مقصد اکتساب لذت بھی ہو؟

یہ عنوان حضرت انسان کی ایک اختراع ہے۔ ورنہ اصول فطرت
 کے ماتحت اور از روئے حکمت جماع کرنا صرف بقائے نسل کے لئے ہی
 ضروری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حصول صحت کو مد نظر رکھ کر صحیح المزاج
 جوان اور تندرست مرد اور عورت کو وقت بے وقت جماع کی اجازت
 ہے۔ اور یہ اجازت از روئے حکمت اور فطرت محدود ضرور ہے۔ خیالی
 لذت کو پیش نظر رکھ کر وقت بے وقت جماع کرنا صحیح الدماغ آدمی کا
 کام نہیں۔ کیونکہ اس کا نتیجہ فکر و آلام اور دیگر مصائب کا پیش خیمہ
 ہے۔

آٹھواں عنوان

کیا پوشیدہ تعلقات کے بغیر بھی مرد اور عورت میں ایک پائیدار محبت ہو سکتی ہے؟
ہاں ہو سکتی ہے۔ لیکن کسی حد تک۔ یعنی بیہوش بھائیوں میں۔ رشتہ دار

مردوں اور عورتوں میں۔ سوسائٹی کے پاکینہ خیال ممبروں میں جبکہ ان میں
مرد اور عورتیں شامل ہوں۔ باہمی محبت دیر پا ہو سکتی ہے لیکن یہ محبت کسی نہ
کسی مقصد کے ماتحت ہمیشہ ہوا کرتی ہے۔ جب مقصد پورا ہو جاتا ہے
تب محبت میں کمی پیدا ہو جاتی ہے پوشیدہ تعلقات عورت اور مرد میں دو
طریق سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ ایک طریق یہ ہے جسکی اجازت اس کا مذہب
اور سوسائٹی (جس سے ہر ایسے مرد اور عورت کا تعلق ہوتا ہے) دیتی ہے اس طریق کو
فی زمانہ شادی اور نکاح کہتے ہیں۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ مرد اور عورت میں سسٹمی
سے خضیبہ باہمی پوشیدہ تعلقات پیدا ہو جائیں۔ بالفاظ دیگر مذہب کے
قوانین اور سوسائٹی کے اصول کے پابند نہ رہ کر مرد اور عورت پوشیدہ تعلقات
پیدا کر لیں۔ ایسے مرد اور عورت کو زانی اور زانیہ کہتے ہیں۔ دونوں حالتوں میں
عورت اور مرد میں پوشیدہ تعلقات کے سبب پائیدار محبت دیکھی گئی ہے۔
لیکن یہ محبت بھی حقیقت میں پائیدار محبت نہیں۔ کیونکہ مرد جب تک وظیفہ
زوجیت بجا لاتا رہتا ہے محبت برقرار رہتی ہے۔ برخلاف اس کے جب
مرد فعل جماع پر بخوبی قادر نہیں رہتا تو عورت کے دل میں مرد کی محبت
کی بجائے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ خلاصہ مطلب یہ کہ مستثنیات کو نظر انداز
کرنے کے بعد بلا خوف تردید کہا جاسکتا ہے۔ کہ پوشیدہ تعلقات کی استواری
کے بغیر مرد اور عورت میں کسی پائیدار محبت کا پیدا ہونا یا قائم رہنا ممکن ہی نہیں
ہے (محبت ہر چند ایک روحانی جذبہ ہی ہے لیکن اس کی بنیاد مادیات ہی پر ہے تاہم)

نوائے عرواں

جس طرح ایک مرد دوسرے مرد سے خلاف فطرت طریقہ سے جماع کرتا ہے کیا ایسی طرح

عورتیں بھی عورتوں کی طرح جماع کر سکتی ہیں؟

علی اور طبی نکتہ نگاہ کو مد نظر رکھ کر اس عنوان پر چند سطریں سپرد قلم کرتا ہوں۔ کیا عجب جو اس کے مطالعہ سے کسی کو فائدہ پہنچے۔ واضح ہو کہ جس طرح مرد خلاف فطرت صحیح جماع کی خواہش ا غلام یا حلق سے پوری کرتے ہیں۔ اسی طرح عورتیں بھی عورتوں سے ناجائز طریق پر اپنی اپنی آتش شہوانی بجھانے کی کوشش کرتی ہیں۔ یہ نہایت ہی مذموم اور قبیح عادت اکثر جوان ناکتخدا لڑکیوں اور بیوہ عورتوں میں (جن کو نکاح ثانی کی اجازت مذہب یا ان کی سوسائٹی نہیں دیتی) دیکھی جاتی ہے۔ حلق یا ا غلام کا علاج تو کسی حیلہ اور تدبیر سے حکما کر سکتے ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا بد عادت میں گرفتار شدہ عورتوں کا علاج مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن کے برابر ہے۔ کیونکہ عورتیں جن دو مشہور طریق سے اپنی آتش شہوانی کو ٹھنڈا کرتی ہیں۔ اس کا نتیجہ عام طور پر یہی ہوتا ہے۔ کہ ایسی عورتیں ناقابل علاج قرار دی جاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں سے بعض عورتوں کی خواہش جماع کسی جوان اور تندرست آدمی سے بھی پوری نہیں ہوتی۔ اور اکثر کو تو مرض عقسر لاحق ہو جاتا ہے۔ اور یہ بالآخر پن کی بیماری کسی تدبیر اور حیلہ سے دور نہیں ہو سکتی عورتیں عورتوں کے ساتھ دو طریق پر جماع کرتی ہیں۔ بعض تو حسب پسند بوتلوں کے کاگ لے کر ایک ریشمی کپڑے کی بھتی میں بذریعہ سلائی بند کرتی ہیں اور اسکی طوالت کا زیادہ یا کم ہونا ان کی مرضی پر منحصر ہے۔ اس مصنوعی آلہ تناسل پر اکثر نفاست پسند عورتیں فریخ لیدر کا غلاف دونوں جانب

چڑھالیتی ہیں۔ اور دونوں عورتیں فاعلہ اور مفعولہ اس مصنوعی آلہ تناسل کو اپنے جسم میں داخل کر لیتی ہیں۔ فرق ان دونوں میں صرف اتنا ہوتا ہے کہ مصنوعی آلہ بذریعہ تسہ یا بند و خیرہ فاعلہ کی کمر سے بندھا ہوتا ہے۔ اور فاعلہ اپنی حرکات اور مصنوعی آلہ کی ضربات سے جس طرح مفعولہ کی خواہش جماع پوری کرتی ہے۔ اسی طرح ہنایت آسانی سے اپنی آتش شہوانی بھی بجھا لیتی ہے۔ یہ طریق جو ہنایت ہی مذموم اور قابل نفرت ہے۔ اس کو دونوں عورتیں بہ مجبوری پسند کرتی ہیں اور اس کی تکلیف برداشت کرتی ہیں۔

دوسرا طریق باہمی جماع کا جو عورتوں میں رائج ہے۔ مذموم تو ضرور ہے۔ لیکن اس کے بد نتائج طریق اولیٰ کی طرح زیادہ مضر نہیں ہیں۔ گو ایسی عورتوں کی بھی جماع سے سیری کسی تنومند اور نوجوان آدمی سے بھی کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس قبیح عادت کی مبتلا عورتیں بار آور ہوتی دیکھی گئی ہیں۔ کیونکہ ان کی بچہ دانی مصنوعی آلہ تناسل کے شدید ضربات سے محفوظ اور مامون رہتی ہیں۔ یہ ان کا ایجاد کردہ طریق جماع اس طرح پر ہے کہ دونوں عورتیں اپنے اندام نہانی کو باہم رگڑتی رہتی ہیں۔ تا وقتیکہ دونوں کی قوت شہوانی انزال ہونے کے بعد کم نہ ہو جائے۔ **فَاعْتَبِرُوا يَا اُولٰٓئِکَ لَعَلَّکُمْ تَعْلَمُونَ**

ملاحظہ

جس طرح نوجوان لڑکوں کو بد معاش لڑکوں کی صحبت سے بچانا ضروری ہے۔ اسی طرح نوجوان شریف عورتوں کو بھی بیوہ اور بد معاش عورتوں سے دور رکھنے کی ضرورت ہے۔ عورتوں کا عورتوں کے ساتھ جماع کرنا ایک حقیقت ہے اور اس راز درون پردہ کو صرف اسی غرض سے پبلک کے سامنے رکھا گیا ہے کہ خوش فہم شوہر کہیں اس غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں۔ کہ ان کی بیوی ماحبہ پردہ کے اند

کسی بدعاش عورت کے ساتھ دو گھڑی بیٹھنے کا معمول بنالیں گی تو کیا قیامت آجائے گی۔ یاد رکھئے کہ ایک غیر مرد کی مباشرت تو عورت کو مرف و تنقی طور پر ہی گمراہ کر سکتی ہے۔ مگر اپنی ہم جنس کے ساتھ مباشرت کرنے کی صحت اسے تمام عمر کے لئے گمراہ کر دے گی۔

دستوال عنوان

خاوند کو بیوی کے ساتھ کتنی مدت کے بعد جماع کرنا چاہیے؟

اس عنوان کا بغور مطالعہ قارئین آجیات کے حق میں قیام نسل اور حصول صحت کے لحاظ سے جس قدر مفید ہے اس سے بدرجہا بڑھ کر بہترین نتائج اس کی پابندی میں مضرب ہیں۔ ناظرین آجیات سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ میاں بیوی کا باہمی اجتماع بقائے نسل کے واسطے لازمی اور ضروری رہی نہیں بلکہ یہ اجتماع زنا ایسے مذموم فعل سے مراد اور عورت و دونوں کو باز رکھتا ہے۔ جملہ حیوانات کی مادیان میں تو ایک خاص وقت پر مستی پیدا ہوتی ہے۔ جس سے اس کا ہم جنس نہ متاثر ہو کر نخل جماع بجا لاتا ہے۔ حتیٰ کہ مادیان مذکور کے رحم میں نطفہ قرار پاتا ہے اور مادیان کی مستی بھی دور ہو جاتی ہے۔ برخلاف اس کے ہر ایک عورت ماہوار ہی ایام (ایام حیض) سے پاک و صاف ہو جانے کے بعد اس قابل ہو جاتی ہے کہ اس کا زوج اس سے ہم بستر ہو۔ یہ ایک اصول فطرت ہے۔ جس کی پابند قدرت کی طرف سے ہر ایک صحیح المزاج اور تندرست عورت ہوتی ہے۔ اس جگہ یہ سوال از خود پیدا ہوتا ہے کہ ایسی حالت میں نخل جماع کب اور کس طرح کیا جائے چنانچہ حکما و مستفیدین اور اطباء و اصفیاء مدت العمر کے مشاہدات و تجربات کے بعد جو مفصلہ کیا ہے۔ اور کل جمہور نے جب کو پسند کیا ہے وہ

یہ ہے کہ عورت حیض سے فارغ ہو کر موسم کے لحاظ سے گرم - معتدل یا تازہ پانی سے غسل کرے اور دونوں وقت نفیس اور لذیذ غذا جو زیادہ تر دودھ پر مشتمل ہو کھائے اور اپنے زوج کو بھی کھلائے - اپنی لبا ط کے مطابق دونوں بیاں بیوی لُجے (دھوئے ہوئے) کپڑے زیب تن کریں - موسمی پھولوں کے ہار پہنیں - حسب پسند عطر لگائیں - اور ایک دوسرے سے بخندہ پیشانی پیش آئیں - خانگی رنج و فکر دل سے دُور کریں - اور آدھی رات گزر جانے کے بعد بصد شوق اور خوشدلی ایک دوسرے کو پیار کریں - اور ہم بستر ہوں ایسی حالت میں جب حمل قرار پائیگا - تو اولاد خواہ لڑکا ہو یا لڑکی تندرست - خوش خلق اور عمر دالی پیدا ہوگی - اور یہ سلسلہ مقاربت اور مواصلت کا برابر ایک ہفتہ تک جاری رہے اور بعد ازاں مرد اور عورت ایک دوسرے سے جدا رہیں - یعنی مقاربت نہ کریں - حتیٰ کہ بارہ گر قانون قدرت کے مطابق عورت حائضہ ہو کر پاک و صاف ہو جائے - یعنی غسل طہارت کر لے - اس طریق اور اصول کی پابندی سے ہر ایک صحیح المزاج اور تندرست عورت جلد از جلد حاملہ ہو جاتی ہے - اور معین وقت کے بعد تومند اور صحت و اولاد پیدا ہوتی ہے - برخلاف اس کے ایام طہارت کے ایک ہفتہ بعد متواتر جماع کرتے رہنا - بے سود ہی نہیں (کیونکہ ان ایام میں لطفہ قبول کرنے کی صلاحیت ہتی نہیں) بلکہ سراسر جہالت اور نادانی ہے بالفاظ دیگر شہوت رانی پر مبنی ہو جو اصول طب اور قانون قدرت کے خلاف ہے - لیکن حضرات انسان کا باوا آدم ہی نہ لالہ ہے - اور یہ اونڈھی کھوپری والا اسرار قدرت اور راز حکمت کو سمجھتا ہی نہیں - ع بریں عقل و دانش بیاہ گریست -

نیا خون نئی طاقت انہی جوانی پیدا کرنے کے لئے تلواریں مار کہ
شربت فولادِ مہبت لہر کا استعمال کیجئے -

گیارہواں عنوان

کیا عورت کو خوش کرنے کیلئے عضو کا ضربہ اور دراز ہونا ضروری ہے؟

یہ عنوان قارئین آنجیات کے لئے باعث دلچسپی ہی نہیں بلکہ بغور مطالعہ کرنے والوں کے حق میں ناصح مشفق اور رہبر کامل ثابت ہو گا واضح ہو کہ عضو کا طویل ہونا ہر ایک عورت کے لئے باعث خوشنودی نہیں بلکہ اکثر جبکہ نفرت اور تکلیف کا باعث ثابت ہوا ہے چنانچہ میراجیم دید واقعہ یوں ہے کہ ایک قوی الجشتہ جوان آدمی کی عورت تاب مقاربت نہ لاسکتی تھی۔ یعنی جماعی حرکات سے اس کو سخت تکلیف ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ عورت سبک اعضا کی مالک اور نازک اندام تھی۔ اور وہ ایک معمولی ڈیل ڈول کے جوان کا ہر وقت دم بھرتی تھی۔ اور اپنے قوی اور حرلیص جماع غاوند سے ہمیشہ سیرا رہا کرتی تھی۔

عضو مخصوص کا زیادہ موٹا ہونا بھی چننا قابل تشریف نہیں اور نہ از روئے حکمت عورت کی خوشنودی کا باعث ثابت ہوا ہے۔ ہاں عضو خاص میں جس قدر بھی زیادہ سختی اور تندی ہو محوڑی ہے۔ فارسی کی مثل مشہور عام میرے اس قول کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔ ”زن۔ نحواہ تاج و تخت۔ اور اباید۔۔۔۔۔۔ سخت۔“ بقول اطباء عضو مخصوص کی طوالت چھ انگل سے لے کر نواٹنگل تک بنایت مناسب اور سوزن ہے۔ اس سے کم یا زیادہ لمبا ہونا باعث نفرت اور تکلیف وہ ہے۔ چنانچہ روز روشن کی طرح یہ سب پر واضح ہے۔ کہ قابلہ اپنی انگشت شہادت اور انگوٹھا سے پکڑ کر شیانہ یا کوئی اور دو عورت کے رحم تک پہنچا سکتی ہے۔ اور انگشت شہادت کی طوالت ایسی حالت میں انگلی کے دو پورے زیادہ نہیں ہوتی۔ اس سے ثابت

ہونا ہے کہ عضو کا لمبا اور موٹا ہونا عورت کی خوشنودی کا باعث نہیں۔
ہاں عضو مخصوص میں زیادہ تر سختی اور تندی کا ہونا از بس ضروری ہے۔

بارہواں عنوان

کیا دواؤں سے عضو کی فربہی اور درازی میں اضافہ ہو سکتا ہے؟
اس بات کا جواب اثبات میں دیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ سن نمو سے پہلے
اس طرف توجہ کی جائے۔ اور یہ عمل صرف ایسے آدمیوں کے حق میں مفید
ثابت ہوا ہے جن کا عضو خلقاً چھوٹا اور لاغر تھا۔ سن نمو کے بعد عضو میں
لمبائی کا پیدا ہونا محالات عقلی پر ہی مبنی نہیں بلکہ قانون قدرت کے برخلاف
ہے۔ ہاں سن نمو کے بعد فربہی پیدا ہو سکتی ہے جس کا باعث غلبہ خون
اور کثرت ریا ح ہے۔ اور یہ طریق علاج دو قاعدوں پر منقسم ہے یعنی داخلی
اور خارجی علاج سے یہ آرزو پوری ہو سکتی ہے۔ داخلی علاج میں خراطین،
خصیتین بزر، فقیب گاڈ یا بزر بطور غذا مشتمل ہے۔ اس سلسلہ میں ماہی روپیاں
اور مار ماہی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ مچھن خروس بھی اس مطلب کے
لئے مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس کا نسخہ اسی کتاب کے حصہ مہربات میں دیکھے
خارجی علاج میں روغن شاہجہانی سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ روغن شاہجہانی
عضو مخصوص کے جملہ نقائص کے ازالہ کے لئے ایک نہایت قابل قدر چیز
ہے۔ اس سے عضو کو مقامی طور پر بھی غذائیت پہنچتی ہے۔ اور رگوں پٹوں
میں اس سے خون کی آمد و رفت کی صلاحیت کے بڑھ جانے کی وجہ
سے بھی عضو کی پرورش ہوتی ہے جس سے عضو کا قد و قامت کچھ نہ کچھ ضرور بڑھتا
ہے بشرطیکہ سن نمو سے پہلے اس طرف توجہ کی جائے۔ روغن شاہجہانی کا نسخہ
کام دیو نمبر کے بہرہ مہربات میں دیکھے۔

تیرموہاں عنوان

لپچھ کھاتے پتی گھر کی عورتیں آوارہ غنڈوں کے ساتھ کیوں بھاگ جاتی ہیں؟
اس عنوان کا جواب اور صیح تدارک چنداں شکل نہیں کیونکہ جماع کا
اصل مقصد حصول اولاد سے شروع ہو کر اکتسابی لذت پر ختم ہو جاتا ہے اور یہ
دونوں مقصد تب ہی پورے ہو سکتے ہیں۔ جب مرد میں پوری قوت رجولیت
(عضو مخصوص میں مناسب سختی اور تندی) کے علاوہ طبعی اساک بھی ہو۔ اگر
کسی مرد میں یہ دونوں اوصاف یا ان میں سے ایک نہ ہو تو ایسے مرد کے ساتھ
کوئی بھی عورت خوشنود نہیں رہ سکتی۔ خواہ مرد دنیا دی جاہ و جلال میں بادشاہ
وقت ہی کیوں نہ ہو۔

واضح ہو کہ عورت طبعاً لبطی الانزال واقع ہوتی ہے۔ سرح الانزال
عورتیں بھی مردوں کی بہ نسبت لبطی الانزال ہیں۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک
ایسا مرد جس کے عضو میں تندی اور سختی بھی نہیں اور نہ ہی طبعی اساک کا مالک ہے
ایک لبطی الانزال عورت پر غالب آجائے۔

حکما و متقدمین نے مختلف قسم کے طلا اور روغن ایجاد کر رکھے ہیں۔
جن کا واحد مقصد یہ ہے کہ دورانِ خون بکثرت ہو کر عضو خاص کے سمت شدہ
پٹھے میں از سر نو طاقت پیدا ہو جائے۔ اور اساک پیدا کرنے والے سفوف
اور معجون کے نسخجات بھی قریباً دینوں میں درجنوں موجود ہیں اور آج کل بعض
اطبا و دق ضروریات کو مد نظر رکھ کر عنبر اشہب، کف ابابیل، پتھر کا جیوہ
کستوری کا تیل استعمال کرنے کی ہدایت فرما رہے ہیں۔ حالانکہ اپنی زندگی
میں حکیم صاحب نے ایک نظر عنبر اشہب دیکھا تک نہیں اور بے چارے
مرغن کو ارشاد ہو رہا ہے کہ تمہارا علاج مومیائی کافی اور روغن عنبر کے سوا

مگر اس تمام شادابی و تنازگی کے باوجود بائیس سال کی عمر میں جب
اس کی شادی ہوئی اور حسن و عشق کی آشتی بد امن جنگ کا وقت آیا
تو اس تر و تازہ ہٹے کٹے دبنے کی طرح پلے ہوئے نوجوان کو شکست
فاش نصیب ہوئی! ————— نوجوانی کا عالم تھا اس لئے آغوشِ حسن
نے اُس کے دل میں کسب اندوز می عشرت کے لئے دیوانہ خواہشیں اور
مستانہ آرزوئیں پیدا تو کر دیں۔ مگر ان دیوانہ خواہشوں اور مستانہ آرزوؤں کی
تکمیل کا سامان حسن پیدا نہ کر سکا۔ ————— بارود ہی گیلیا ہو چکا ہو
تو چیٹکاری کیا کر سکتی ہے؟

خاند کی کمزوری کار از عموماً بہت جلد فاش ہو جایا کرتا ہے۔ مگر اس
نوجوان کی بیوی نہ معلوم کس جنت کی دیوی تھی۔ کہ اس نے عین نوجوانی
کے عالم میں بھی اپنی جوانی کی پامالی گوارا کر لی مگر اپنے خاند کی کمزوری کے
راز کا کسی پر افشا کرنا گوارا نہ کیا۔ ————— سینا اور سادتریاں
کبھی اسی نفس پرست دنیا ہیں پیدا ہوتی ہیں!

مضبوط جسم میں ہمیشہ مضبوط دل نہیں ہوا کرتا۔ قابل رشک جسمانی طاقت رکھنے کے باوجود بھی یہ نوجوان لڑکا کنواری لڑکیوں کی طرح شرمیلی تھا۔ غیر ضروری طور پر شرمیلا۔ اس نے اپنی مردانہ کمزوری کا کسی سے ذکر تک بھی نہ کیا۔ گیلیا بارود چنگاری کی تلاش نہیں کیا کرتا!

علاجِ معالجہ کے سلسلہ میں اس نوجوان کی نگرانی لاپرواہی کی ایک وجہ شاید یہ بھی ہو کہ اس کی بیوی ——— کسی جنت کی دیوی ہے۔ ہمیشہ روز افزوں گرمجوشیوں سے اس کا خیر مقدم کرتی رہی جس نے

اسے مردانہ کمزوری کا کوئی تکلیف وہ احساس نہ ہونے دیا۔۔۔۔۔
یوں بھی بچپن سے وہ ایک محتاط اور پرہیزگار زندگی بسر کرتا آیا تھا۔ اسے
اس بات کا پتہ تک بھی نہ تھا کہ خلوت کے رشتگیں لمحوں کی لذت کیا چیز
ہوتی ہے۔ اس معاملہ میں اسے کبھی اپنے جذبات کی میری کی خواہش بھی
محسوس نہ ہوئی تھی۔ جس کی وجہ اس کی مردانہ کمزوری تھی۔ باقی رہا لبوس و کنار
اور محبت کا کیف روحانی تو وہ اسے باافراط حاصل تھا۔ بیوی کی دلاریاں
اس کے لئے جنت عشرت تھیں جس میں داخل ہو کر وہ اس دنیا اور اس
دنیا والوں کے ساتھ خود اپنے اور اپنی مردانہ نااہلیت کے تئیں بھی بھول
جاتا تھا۔

[illegible]

اب انشاء کے راز کا وقت آگیا تھا۔

چند روز کے رونے دھونے کے بعد والدین کو اپنے فرزند دلہند
کی دوسری شادی کی فکر ہوئی۔ سامانِ امارت کی چمک دمک نے بہت جلد
ایک حسین و جمیل لڑکی کے والدین کی نگاہوں کو خیر کر دیا۔ جس کے نتیجہ
کے طور پر انہوں نے اپنی نازوں کی پالی ہوئی بیٹی کو اس اندھے کنوئیں
میں دھکیل دیا۔ جس کی خوفناک گہرائیوں سے سوائے اس مرنے والی
کے اور کوئی واقف نہ تھا !

مرنے والی تو خدا سے غریقِ رحمت کرے انتہا درجہ کی شریف،
شہر پرست اور خودصنہ عورت تھی۔ اس سے جس طرح بھی ہو سکا اس

نامرد نوجوان کے ساتھ اپنے دن پورے کر گئی، مگر یہ نئی نوپلی دلہن
اک آفت کی پرکانہ تھی۔ جو اپنے میکے ہی سے وہ سبق پڑھ کر آئی تھی جسے
ہنرستان کی اکثر لڑکیاں شوہر کی آغوش میں اگر پڑھتی ہیں! سب وہ
اپنے حسن و شباب کی پامالی کو برداشت نہ کر سکی۔ اور نوجوان کا راز
افشا ہو گیا!

یہ نوجوان سب سے پہلی بیوی کی ولداری نے مردانہ نااہلیت
کا کبھی تکلیف دہ احساس تک بھی نہ ہونے دیا تھا۔ اس نئی نوپلی دلہن کے
آنے پر مونچھوں پر ناؤ دیتا ہوا پہلی رات کی رسم محبت ادا کرنے کے لئے
بے خوف و خطر جلد عروسی میں جا دھمکا۔ وہاں نئی دلہن سے راز و
نیاز کی باتیں ہوئیں۔ بوس و کنار، عریائیاں اور نیم عریائیاں غرضیکہ وہ سب
کچھ ہوا جس کی اجازت ایک شوہر اور بیوی کی خلوت کی ملاقات دے
سکتی ہے۔ مگر نہ ہوا تو صرف وہی کچھ نہ ہوا۔ جس کی اس "نئی دلہن" کو
تنامقی۔ نصف شب بوس و کنار ہی کے کھیلوں میں گزر گئی تو اس
آفت کی پرکانہ کی تیز نگاہوں نے بھانپ لیا کہ شوہر صاحب تو جس نام
ہی کے شوہر صاحب ہیں۔ مردانہ قوتوں سے قطعی
طور پر محروم!

نصف شب گزر گئی۔ مگر اس نوجوان کی دست درازیاں صرف بہت
درازیوں ہی تک محدود رہیں تو "نئی دلہن" کے تیز بگڑ گئے۔ اس نے
انتہائی نفرت و حقارت کے عالم میں ایسی "دولتیاں" چلائیں کہ شوہر صاحب
چارپائی سے نیچے آ رہے ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ دلہن صاحبہ
نے کڑک کر کہا "جیب میں تو جناب کے ایک پائی بھی نہیں اور برات
یہ کہ آئے ہیں" "دشملے خریدنے!"

نئی دلہن کی اس پہلی بات اور پہلی دھمکی نے غافل نوجوان کی

آنکھیں کھول دیں۔۔۔ اب علاج کا وقت آگیا تھا!
 وہن کی لامت نے نوجوان کے دل میں اس ذلت و رسوائی کا کرب
 آفریں احساس پیدا کر دیا جو ایک نامرد کو "بیوی کے حضور میں پیش آیا کرتی
 ہے۔ پورے چھ سال تک اس کا راز راز دردن پردہ ہی رہا تھا۔ مگر اب
 یہ طشت از بام ہونے کو تھا۔۔۔ اس جراحت ریز خیال کے آتے
 ہی نوجوان کی آنکھوں سے ٹپاٹپٹ آنسو گرنے لگے۔۔۔ وہ
 جلد عروسی سے اپنی "مردانگی" کی ذلت و رسوائی کا ایک نشتریں
 احساس دل میں لئے ہوئے واپس لوٹا!

جلد عروس سے باہر آکر نوجوان نے سوچا کہ اس ذلت و رسوائی
 کی زندگی سے تو موت ہزار درجہ بہتر ہے۔ خوف رسوائی کے خیال نے
 اس کے دماغ پر مستوی ہو کر اس کی قوتِ غور و فکر کو باطل کر دیا۔ اس
 نے علاجِ صالحہ کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے زندگی ہی کا خاتمہ کر
 دینے کی ٹھان لی۔ اب اُسے زہر کی فکر ہوئی۔ گھبراہٹ اور جلدی میں
 کہیں گھر سے صرف ایک رتی کے قریب سکھیا مل گیا۔ جسے پھانک
 کر وہ ایک الگ کمرے میں جا سویا۔ اور نہایت بے دلی سے موت
 کا انتظار کرنے لگا۔

آدھ گھنٹہ بعد طبیعت کچھ پریشان سی ہونے لگی۔ کچھ دیر تو اس
 نے ضبط کیا۔ مگر پھر اس سے رہانہ گیا۔ دل کی گھبراہٹ اور متنی کو کم کرنے
 کے لئے اس نے اپنی درزشی عادت کے مطابق گرم دودھ میں گھی ڈال
 کر پی لیا۔ جس سے چند منٹ تو کچھ تسکین رہی۔ مگر اس کے بعد پھر وہی
 بچپنی شروع ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی شدت سے نفوذ ہو گیا۔ اور سوئی
 ہوئی قوتِ مردمی انگڑیاں لے لیکر بیدار ہو گئی۔ اس نے بسترِ مرگ سے اٹھ
 کر پھر دودھ اور گھی پیا۔ طبیعت کی بے چینی تو کچھ کم ہوئی۔ مگر انتشار کی

تکلیف ناقابل برداشت ہو گئی۔ برق منط تیزی کے ساتھ اس کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ اب مرنے سے پہلے ذرا اس گستاخ دہن کو ثورات کی لات کا مزہ چکھا لوں۔ پھر دیکھا جاسکا۔ جو کچھ ہوگا۔ اس بدستی کے عالم میں وہ بیوی کے کمرے میں جا گھسا۔ اور وہاں اس کے ساتھ وہ سلوک کیا۔ جسے اس کی "تجربہ کاری" نے بھی کئی سال تک فراموش نہ کیا۔ سخت بے چینی اور گھبراہٹ ہونے پر اس نوجوان نے پھر ایک دفعہ دودھ اور گھی پیا۔ جو سارے کا سارا ہضم ہو گیا۔ اور اس طرح وہ مرتے مرتے بچ گیا۔ اس کے بعد اس کی قوت باہ کا یہ عالم رہا۔ کہ اس تجربہ کار اور منجھی سمجھائی بیوی نے اپنی رضا مندی سے اس کی ایک اور شادی کر دی۔ وہ نوجوان ابھی زندہ ہے۔ اور اس کی قوت باہ کا اب بھی یہ عالم ہے۔ کہ اسے ایک عورت بھی بغیر عورت کے رہنا مشکل ہے !

نژاتیں سیدہ پھول کی طرح کھلائے ہوئے چہرہ پر گلہا کی شاداب میوئوں کا رنگ بکھیر دینے والی اکسیر شباب

بہار تازہ جیٹو

اسکی محض چند ہی خوراکوں سے خون میں جوانی کی حرارت اور دل میں شباب کے دلوے پیدا ہوجاتے ہیں ایک ہی ماہ کے استعمال سے جسم میں سیروں تازہ خون پیدا کر کے چہرہ کا رنگ سرخ گلزار کر دیتی ہے۔ اسکے استعمال سے قوت باہ سے اس قدر ترقی کر جاتی ہے کہ بعض حالتوں میں تو بلا سہانہ سیروں دودھ اور چھٹیکوں مکھن باسانی ہضم ہونے لگتا ہے بلندی مزاج کے نوجوانوں اور بوڑھوں کے لئے اکسیر شباب خصوصیت سے مفید ہے زیادہ گرم مزاج نوجوانوں اور جریان و اختلام کے مریضوں کو اسکا استعمال نہ کرنا چاہیے قیمت بالکل معمولی ایک ماہ کی دوا کے لئے صرف تین روپے محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ: شبیر حیدر گپت اوشد ہالیہ ٹوہاتہ ایس پی ریلوے

تھیں۔ اور کچھ اس نوجوان کی (اب تو اسے نوجوان نہ کہنا چاہیے) شب و روز کی عیاشی نے ان کے دیدوں کا رہا سہا پانی بھی ڈھلکا دیا تھا۔ پھر دیہات کی کھلی اور آزاد فضا کی زندگی! — وہ کڑوے کر لیے اب نیم چٹے نہیں بلکہ نیم بھرے ہو گئے تھے۔ وہ تو اب عیاشی چاہتی تھیں۔ اور غائبشات نفسانی کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے خاوند کی جان کی لاگو ہو رہی تھیں!

اس شخص نے کہا سب دیر جی آج سے اس سال پیشتر سم الفار نے مجھے اک نئی زندگی بخشی تھی۔ نامور سے مرد بنا کر۔ مگر آج اسی سم الفار نے مجھے زندہ درگور کر دیا ہے۔ اچھے بھلے قابض رشک مرد کو نامور و کامل بنا کر!

میں نے کہا سب ذرا تفصیل سے کہئے میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔ اس نے کہا سب پڑت جی آپ سچ کہا کرتے تھے کہ انسان کا دل لذتوں سے کبھی سیر نہیں ہوتا ایک معمولی لذت کا حصول قلب انسانی کو ایک قوی تر لذت کے حصول کی ترغیب دیتا جو اور ایک قوی تر لذت کا چمکہ ایک قوی تر لذت کے حصول کا تقاضا کرتا ہے۔

میں نے کہا سب یہ سب سچ ہے۔ مگر اس سے آپ کا مطلب کیا ہے۔ میں وہ مطلب جاننا چاہتا ہوں۔

اُس نے کہا سب دیر جی جب سم الفار نے غیر العقول طریقے سے مجھے نامور سے مرد کامل بنا دیا اور اس قدر مرد کامل کہ ایک بیوی میرے شب و روز کے منہ بگامہ ہوس کی مزید نہ ہو سکی تو میں نے بیوی کے مشورہ سے ایک دوسری شادی کر لی۔ اور دن رات ہوس کا منہ بگامہ گرم رہنے لگا۔ میں انڈے گوشت گھئی۔ مکھن۔ ملائی۔ پھلی بکثرت استعمال کرتا تھا۔ اور شراب کی بوتل تو کبھی میرے منہ سے اگتی نہ ہوتی تھی۔ جوانی کی عمر تھی۔ ورزشی جسم تھا خوب گٹھا ہوا اور مضبوط۔ اعصاب میں قوت تھی رگوں میں گرم خون تھا۔ روپیہ پیسہ انیشور کا دیا ہوا بہت تھا۔ کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ کمانے کی تو فکری نہ تھی۔ صرف کھانے کا جنون تھا۔ جوانی، ورزشی جسم، گرم خون، بے فکری کے لوازم کے

ساتھ شراب و کباب اور دوہین بیویوں کی موجودگی نے بھے عیش و عشرت کا مورا بنا دیا۔ ایک نہ ایک بیوی کو ہمیشہ فضل میں لئے رہتا۔ عیاشی کے سوا اور کوئی کام ہی تھا میں نے کہا۔ اس دس سال کے عرصہ میں جماع کی اوسط کیا رہی؟
اس نے کہا۔ روزانہ بیس مرتبہ کی اوسط۔

میں نے کہا۔ یہ غلط ہے تم اپنی جوانی کی اکڑوں دکھانا چاہتے ہو۔ مجھ سے علاج کروانگے تو میرے سامنے بھوٹ بوسنے سے کام نہ چلیگا۔
اس نے کہا۔ سب دیکھ رہی آپ مجھے بالکل ہی نادان چھ سمجھتے ہیں۔ جوانی کی اکڑوں دکھا کر کینچ کروں گا۔ وہ جوانی تو اب آپ کے بس کی چیز ہے اسے واپس لا دیجئے تو یہ دو بیویاں جو اس جھوٹری میں لئے بیٹھا ہوں چاروں عیش کے گذار لینگے۔ ورنہ میں تو خود کشی پر تلا بیٹھا ہوں۔ انہیں عیاشی کی چاٹ میں نے لٹکا دی ہے وہ اس کے بغیر رہیں گی نہیں اور باپ دادا کی عزت کو کسی بازار میں بیٹھ کر چسپں گی۔ بھلا دیکھ جی ایسی حالت میں میں آپ سے جھوٹ کہہ سکتا ہوں۔ پھر میں نادان نہیں ہوں۔ تعلیم یافتہ ہوں۔ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ خوب سوچ سمجھ کر کہا ہے آپ اس پر اعتبار کیجئے۔

میں نے کہا۔ قدرت کے ڈھنگ گوزائے ہی ہیں۔ اس کے کارخانے میں ایک طرف تو ایسے ضعیف الہاء نوجوان دیکھنے میں آتے ہیں کہ پاکباز جوانی بسر کرنے کے باوجود بھی ”کوشنائیں“ کی گویوں کے بغیر مہینہ بھر میں دو مرتبہ جماع کرنے پر بھی قادر نہیں ہیں۔ دوسری طرف ایسے قوی الشہوت لوگ بھی دیکھے جاتے ہیں جنہیں دس دس بیس بیس مرتبہ روزانہ جماع کرنے پر بھی مقوی گولیوں کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر امریکی کے ڈاکٹر رامبسن نے ایک شخص کا حال لکھا ہے جو کسی مقوی محرک دوا کے استعمال کے بغیر چالیس سال کے عرصہ میں ساٹھ ہزار مرتبہ جماع کر چکا تھا۔ سب کئی سو لڑکیوں سے انڈا ب بھی اپنی قوت جماع میں کسی طرح کی کمی محسوس نہ کرتا تھا۔ اسی طرح امرارباہ میں

کڑھا ہوا رات کو چھی اندھے وغیرہ

میں نے کہا ۔۔۔ اور شراب ؟

اس نے کہا ۔۔۔ وہ اب میں نہیں پیتا ۔

میں نے کہا ۔۔۔ ورزش ؟

اس نے کہا ۔۔۔ روزانہ کرتا ہوں

وغیرہ وغیرہ

لیجئے جو عنوان تھا۔ وہ تو مکمل ہو چکا اب آگے وہ سوالات ہیں جو میں نے تشخیص و تجویز

کیلئے ضروری سمجھ کر دریافت کئے اور یہ ظاہر ہے کہ ان سے ناظرین کو کوئی سروکار نہیں ہو۔ لہذا بات ختم ہوئی ! سب مگر ہاں اس قدر اور بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس مضمون میں سم الفار کی غیر معمولی مقوی و محرک باہ تاثیر کا بیان دیکھ کر کوئی صاحب بے سوچے سمجھے سم الفار کا استعمال شروع نہ کر دیں۔ ورنہ سخت نقصان اٹھانے کی جہنیں بلا اندیشہ مزہم سم الفار کے مقوی و محرک باہ فوائد سے مستفید ہونے کی تمنا ہو وہ کام دیو نمبر حصہ دوم میں پہلے میرا وہ مضمون ضرور دیکھ لیں جو سم الفار جسمانی غلہ و اور شباب تازہ کے عنوان سے شائع ہو گا۔ یہ مضمون پچاس صفحات پر مشتمل ہو گا اور اس میں جو کچھ میں لکھوں گا۔ وہ میرے ذاتی تجربات کی بنا پر ہو گا۔ بلا مبالغہ اب تک سیروں سم الفار استعمال کر چکا ہوں۔ پچاس کے قریب سم الفار کے مرکبات اور دوسیر کے قریب خالص سم الفار اب بھی میری سمیات کی الماری میں موجود ہے۔ پھر سم الفار کے متعلق آپ کو مجھ سے زیادہ اور کون بتا سکیگا ؟ ۔۔۔۔۔ لاجول ولاقوۃ ! یہ کیا لکھ مارا میں ! اصل بات یوں تھی کہ اپنے نام کیساتھ جالینوس وقت، افلاطون دوران مسیحائے زمان، شفا الملک ابوالاکسیر وغیرہ کے دم پھلے لگانے والے حکم کی حکیم صاحبان کی طرح خود ستانی کا اکٹھا شہاذبہ میرے دل میں بھی پیدا ہو گیا تھا۔ ورنہ مجھ سے پیچیدگان کو اس قدر جرات کہاں ؟ ۔۔۔۔۔ اعتراف گناہ کے ان الفاظ کو پڑھ لینے کے بعد بھی ناظرین میں سے کوئی صاحب اگر خاکسار کو ٹیڑھی ترھی نظروں سے دیکھیں گے۔ تو اس سے چنانکہ صورت حالات پیدا ہوگی اس کے وہ خود مزہ وار ہوں گے ۔۔۔۔۔ بس بات ختم ۔۔۔۔۔ ایڈیٹر

پندرہواں عنوان

ایک عیاش جس نے کئی زڈیاں جان سے مار دیں
اس کی عیاشی کے خفیہ راز ————— دو گنی درازی
اور فریبی کھتے والا اسرار ہی نسخہ ————— ایک
عجیب انکشاف ————— وہ راز جو پہلی مرتبہ دنیا کے سامنے
رکھا گیا ہے۔

اس عنوان پر حد درجہ دلچسپ اور محیر العقول معلومات حاصل کرنے کے
لئے دیکھیے صفحہ نمبر ۱۹۹ ————— ایڈیٹر

سولہواں عنوان

وہ لذت نسخہ جو فریق ثانی کو فطر لذت سے بیہوش کر دیتا ہے
ایک عیاش کے سینہ کا راز

میرے قلم سے دو ہنایت ہی لاثانی لذت نسخہ جات آبجیات کی اسی اشاعت
کے بہرہ نسخہ جات میں شائع ہو رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۹۸ ————— غلام محمد ناظم
پورے ایک لاکھ روپیہ کا ملذوذ نسخہ ————— یہ نسخہ بھی بہرہ
نسخہ جات کے صفحہ ۱۶۱ پر دیکھیں ————— ایڈیٹر

سترہواں عنوان

ایک لذیذ سالن جو نامردوں کو مرد کامل بنا دیتا ہے
حیرت انگیز طور پر مقوی تحفہ ————— دوا کی دوا غذا کی غذا
آبجیات کی اسی اشاعت کے بہرہ نسخہ جات میں اس قسم کے کئی عجیب و غریب نسخہ
جات درج کئے گئے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۶۶ ————— ایڈیٹر

اٹھارہواں عنوان

دواؤں اور غذاؤں کے بغیر قوت باہ کو حرکت میں لانے کے پوشیدہ راز ~~نہ~~ نہ مائیں لگے اور نہ پھٹکڑی مگر رنگ گوڑے صے کا گوڑھا

باہ کو حرکت میں لانے کا ایک خیر انگیز طریقہ

از ایڈیٹر

حکایت ہو کہ ایک عیاش امیر نے جسے نوجوان عورتوں کی صحبت سے بہت تشغف تھا۔ متعلقات باہ کے ایک ماہر خصوصی سے دریافت کیا کہ کیوں حکیم صاحب دنیا میں کوئی ایسا نسخہ بھی ہے جس کے استعمال سے مرد سپیکر انسانیت کے گلشن کی زیادہ سے زیادہ خوشہ چینی کرتا ہو ابھی تا دم مرگ اپنی صلاحیت گل چینی کو برقرار رکھ سکے؟ اس کے جواب میں اپنے فن کے ماہر حکیم صحت چھاتی ٹونگ کر دعوے کیا۔ ”صاحب! ایک نسخے کی تو بات ہی کیا ہے۔ ایسے بیسیوں نسخے ہستہ سکتا ہوں جن کے استعمال سے مباشرت کی کثرت بھی مردانہ قوتوں میں کسی قسم کی کمزوری پیدا نہ کر سکے۔“

عیاش نے حکیم صاحب کا یہ دعوے سنا تو اس کا دل مقوی باہ نسخہ حاصل کرنے کے لئے اس طرح للچانے لگا جس طرح چاندی سونے کے ڈھیر کو سامنے دیکھ کر لالچی آدمی کے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ اس نے بعد مدت حکیم صاحب سے عرض کی: ”اگر جناب اس خاکسار کو بھی چند ایک ایسے حیرت انگیز مقوی باہ نسخوں سے واقف کر دیں۔ تو یہ خاکسار ساری عمر جناب کا احسان نہیں بھولے گا۔“ مگر حکیم صاحب کسی مصلحت کے پیش نظر عیاش کی بار بار

کی التجا کو بھی صبح دشام کر کے ٹالتے رہے۔ عیاش نے زیادہ ہی اصرار کیا تو حکیم صاحب نے ٹکا سا جواب دیدیا۔ کہ بھائی ایسے محرک باہ نسخے تو ضعف باہ کے مریضوں کی شرمناک تکالیف کو دور کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ عیاشی کا مصالح بنانے کے لئے نہیں۔“

عیاش امیر نے بھی اک دنیا دیکھی تھی۔ دنیا کے رنگ دیکھے تھے۔ وہ سمجھ گیا کہ یہاں طلائی سفارش کے بغیر کام نہ چلے گا۔ چنانچہ اگلے ہی دن اشرفیوں کی ایک ہتھیلی لے کر حکیم صاحب کے آستانِ حکمت پر جا کر دن جھکانی اشرفیوں کی ہتھیلی دیکھ کر حکیم صاحب بھی اپنے اصول پر قائم نہ رہ سکے۔ امیر کے ہاتھ سے اشرفیوں کا توڑا لیکر اندر زمانہ میں تشریف لے گئے اور آتے وقت ایک پیاز اور ایک استرا لیتے آئے اور نشتسگاہ میں بیٹھے ہوئے عیاش کے سامنے یہ دونوں چیزیں رکھ کر بولے۔ ”میاں یہ ہر قوت باہ کا دوا کسیری نسخہ جس پر سے لاکھوں اشرفیاں قربان کی جاسکتی ہیں۔ عیاش حیرت سے دونوں چیزوں کو تنگنے لگا۔ جس سے حکیم صاحب فوراً تڑ گئے کہ وہ ان کی رمز کو نہیں سمجھا۔ فرمانے لگے۔ ”میاں اسے حیرت سے کیا تک ہے ہو۔ یہ میری عمرِ مہر کی کمائی ہے۔ جو آج میں نے مہینے سوئپ دی۔ واللہ اس سے بہتر مقوی اور محرک باہ نسخہ اب تک میرے تجربے میں نہیں آیا۔ اگر سپیکر ان حسن کے ساغرِ غرور پر مزب کاری لگانا چاہتے ہو۔ تو پیاز کا کثرت سے استعمال کرو۔ اور استرے سے بلاناغہ پوشیدہ مقام کے بالوں کی صفائی کرتے رہو پھر دیکھو کہ چند ہی ماہ میں قوت باہ کا دریا کس طرح کٹھاٹھیں مارتے لگتا ہے۔“ مگر عیاش کو حکیم صاحب کی بات کا یقین نہ آیا اس نے سمجھا کہ حکیم صاحب نے اس کے ساتھ دھوکا کیا ہے وہیں برسیں ہو کر حقارتِ امیرِ لہجہ میں کہنے لگا۔

”واہ حکیم صاحب واہ کیا یہی تھا وہ اکسیری نسخہ جسکی تعریف میں آپ نے

و آسمان کے قلابے ملا رہے تھے۔ آپ نے انتہائی چالبازی سے کام لیا اور مجھ سے اشرفیوں کی بھیلی مفت میں اینٹھنی، مگر حکیم صاحب نے عیاش کو تسلی دی۔ کہ خفا ہونے کی بجائے پیلے اس نسخہ کو کچھ مدت تک استعمال کر کے دیکھو پھر اگر یہ نسخہ تجربے کی کسوٹی پر پورا نہ اترے تو اپنی اشرفیوں کی بھیلی واپس لیجانا عیاش کو اگرچہ نسخے کی صداقت پر بالکل یقین نہ تھا۔ مگر اس نے حکیم صاحب کے بار بار مجبور کرنے پر بادل ناخواستہ اس کا استعمال شروع کر ہی دیا۔ دو ماہ تک بلا ناغہ استرا اور پیاز استعمال کرتے رہنے نے فرسیموس ایسی حالت پیدا کر دی تو اس عیاش کو حکیم صاحب کی صداقت اور نسخے کی تاثیر پر محو ایمان لانا ہی پڑا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس عیاش نے تادم مرگ ان دونوں چیزوں کا استعمال کیا۔ اور خوب عیاشی کی۔ مگر پھر بھی مردانہ کمزوری اسکے نزدیک تک نہ پھٹکنے پائی۔

آج سے دو سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن میں دہلی کے ایک مشہور و معروف اور عظیم الشان دواخانہ کے دفتر میں بیٹھا ہوا چند دوستوں سے ادھر ادھر کی باتوں میں مشغول تھا۔ دوران گفتگو میں مذاہب کی بحث درمیان میں آ گئی۔ تو ایک مسلمان حکیم صاحب نے مذہب اسلام کے فضائل خصوصی پر تبصرہ کرتے ہوئے بڑے جوش سے فرمایا کہ اب تو سائنس کی آخری تحقیقات بھی اسلام کے احکام کی صداقت پر ہر توثیق ثبت کرنے لگی ہیں، میں نے کہا، اگر حکیم صاحب متبہ اپنے دعوئے کے ثبوت میں ایک آدھ مثال بھی پیش کر دیں تو شاید آپ کا دعوئے زیادہ پر زور ہو جائے، حکیم صاحب نے مسکرا کر میری طرف دیکھا۔ ان کو یقین ہو گیا تھا کہ ان کی ”مدلل“ تقریر کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ اس لئے انہوں نے مزید اثر ڈالنے کے لئے اپنی مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے مرحوب کت لہجہ میں کہیں۔ ”میاں ایک آدھ مثال کا تو ذکر ہی کیا ہے سمیکڑوں اور ہزاروں مثالیں

پیش کی جاسکتی ہیں۔ اس دعوے کی دلیل میں۔ چنانچہ انہوں نے نصف گھنٹہ تک ایک بے ربا مگر پر جوش تقریر کی۔ اپنے دعوے کی تائید میں انہوں نے جو مثالیں پیش کیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔

”ایک مشہور و معروف جرمن ڈاکٹر جو قبول آپ کے امراض مردانہ کا ایک بہت بڑا حالج تھا۔ مگر جس کا نام آپ کے ذہن سے کچھ ایسا اتر کہ ہزار کوشش کے باوجود بھی یاد نہ آسکا (بستر مرگ پر دراز تھا۔ اس کے یار و آشنا اعزاء و اقارب اس کے گرد جمع تھے۔ جب نزع کی حالت طاری ہونے لگی تو آپ نے لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے کہا کہ میری ساری عمر کی تحقیقات باہ کا پتھر ایک پرزہ کاغذ پر لکھا ہوا میرے پرائیویٹ کمیشن بکس میں رکھا ہوا ہے۔ جب میری روح قفس عنقریب سے پرواز کر جائے تو میرے مخلص مرید اس سے استفادہ کریں۔“

یہ آخری وصیت فرما کر ڈاکٹر صاحب نے آخری پمپنی لی اور عیشہ کیلے آنکھیں بند کر لیں۔ آپ کے کفن و دفن کے بعد مریدانِ مفاکیش نے آپ کا کمیشن بکس کھولا تو اس میں سے وہ سر مکتوب برآمد ہوا جو اسلام کے ہم انسانوں کے مستقل احکام میں سے ایک حکم ہے مگر جسے اس بلند پایہ ڈاکٹر نے ساری عمر تجربات و تحقیقات کے دار العمل میں مندرجی کر کے معلوم کیا تھا کچھ اسی قسم کی تقریر کرنے کے بعد حکیم صاحب یکایک خاموش ہو گئے اور میری آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ کر اس طرح دیکھنے لگے گویا مجھ پر سمر بزم کر رہے ہوں یا میری آنکھوں کی عمیق ترین گہرائیوں میں اپنی تقریر کا اثر تلاش کر رہے ہوں۔ ادھاسنٹ اسی طرح گذر گیا۔ آدھاسنٹ اور گذر گیا۔ مگر حکیم صاحب کی آنکھوں کو حشر ہوئی نہ زبان کو۔ آخر میں نے اس طلسم سکوت کو توڑتے ہوئے کہا: قبلہ وہ خفیہ راز تو ابھی تک آپ نے افشا ہی نہیں کیا جس کی تمہید میں آپ کو

اس قدر زبان فرسائی کرنی پڑی۔ یہ سننا تھا کہ حکیم صاحب نے ایک ساتھ میز پر زور سے ہاتھ مار کر کہا: "میاں! وہ خفیہ راز دہی اسلامی شرع کا حکم ہے کہ مرد ہر تیسرے روز استرا لیا کرے۔"

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مندرجہ بالا دونوں واقعات میں مبالغے کا عنصر مبالغے کی حد تک شامل ہے۔ پوشیدہ مقام پر استرے کے روزمرہ استعمال سے اس قدر حیرت انگیز محرک باہ اثرات کا مرتب ہونا جس قدر کہ ان دونوں "کہانیوں" سے ثابت ہوتا ہے صداقت سے بہت کچھ بعید ہے۔ لیکن اس حقیقت سے کبھی طرح انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ان واقعات اگر بہ واقعی "واقعات" ہوں، کی تہ میں مبالغہ کے ساتھ کچھ صداقت بھی پنہاں ہے اب میں اس صداقت کو تجربات کی روشنی میں دکھاتا ہوں۔

پہلی حکایت میں استرے کے ساتھ پیاز کے استعمال پر بھی زور دیا گیا ہے۔ بلاشبہ پیاز نہایت اعلیٰ درجہ کی محرک و مقوی باہ چیز ہے۔ پیاز کے مقوی و محرک خواص زمانہ قدیم سے تسلیم کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ بات صداقت سے بعید ہے کہ پیاز کا کثرت سے استعمال کرنا کثرت مباشرت کی خرابیوں کو روک سکتا ہے۔ مقوی و محرک باہ دوائیں کھا کر سپرکسائٹ کے گلے کا ہار بنے رہنا ایک ایسا جرم ہے جسے تعزیرات قدرت کی سخت گیر قانونی دفعات میں سے کوئی دفعہ بھی قابل معافی قرار نہیں دے سکتی اور اس کی پیدائش کو پیش نظر رکھ کر حد اعتدال کے اندر مجاہدت کرنے کی طاقت بھی جن لوگوں میں نہیں ہے ان کے لئے مقوی و محرک باہ چیزوں کا استعمال روا ہے۔ لیکن جو لوگ خواہش نفسانی کی پیٹی آنکھوں پر باندھ کر دن رات شہوت رانی ہی میں مصروف رہتے ہوں ان کے لئے محرک باہ چیزوں کا استعمال ایک کرلیہ دوسرے نیم چڑھا کے مصداق ثابت ہو کر رہتا ہے اور ان کی رفیقہ حیات دونوں کی جو انیوں بلکہ زندگانیوں تک کو تلخ بنا دیتا

میرا دوشانہ مشورہ ہے کہ کثرت مباشرت کے عادی غلط کار لوگ مقوی باہ چیریں دودھ لگھی، مکھن، ملائی، بادام، مصری، پستہ وغیرہ کثرت سے استعمال کریں۔ مگر باہ کو حرکت میں لانے والی چیزوں مثلاً شراب، انڈے، گوشت، گرم مصالحہ، لہسن، پیاز وغیرہ سے پرہیز رکھیں۔

پیاز کے استعمال کے سلسلہ میں ناظرین کو ایک اور خطرے سے آگاہ کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ خطرہ یہ ہے کہ پیاز کی کثرت دماغ اور حافظہ کو خراب کر دیتی ہے۔ اسلئے پیاز کے ساتھ اگر مریخ سیاہ اور دارچینی ملائی جائے تو نہ صرف یہ کہ پیاز کی مضعف دماغ خاصیت کی اصلاح ہو جاتی ہے بلکہ اسکی محرک باہ طاقت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک پوشیدہ لازم تھا جسے ناظرین کو صحیح معنوں میں اپنے تجربات سے مستفید کرنے کی غرض سے افشا کر دیا گیا ہے۔

استرے سے پوشیدہ مقام کے بالوں کی صفائی کرنا بلاشبہ باہ میں تحریک و سوجان پیدا کرتا ہے۔ جن لوگوں کو مجامعت کی پوری پوری خواہش ہونے پر بھی مکمل انتشار نہ ہوتا ہو۔ جن کے عضویں سستی اور ڈھیلا پن کی شکایت موجود ہو۔ وہ روزانہ بلا ناغہ استرے کا استعمال کریں۔ تو ایک دو ماہ ہی میں حیرت انگیز فوائد ظہور میں آئے لگیں گے۔ شادی شدہ مردوں کے لئے استرے سے بہتر اور کوئی محرک باہ چیسز نہیں ہے۔ بال اڑانے والے صابون اور پوٹورون کا استعمال مردوں کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے مردوں کو پوشیدہ مقام کے بال ہمیشہ استرے ہی سے صاف کرنے چاہئیں۔ پاؤ ڈروں اور صابونوں کا استعمال صرف عورتوں ہی کے لئے مفید و مناسب ہے۔

زمانہ قدیم میں یونانی حکماء مضعف باہ کے مریضوں کو استرے کے بلا ناغہ استعمال کی خاص طور پر تاکید کرتے تھے۔ تجربات بوعلی سینا میں لکھا ہے

کہ استرے کا بلاناغہ استعمال کرنا عضو کی لمبائی اور موٹائی میں اضافہ کرتا ہے۔ کوئی شبہ نہیں کہ بوعلی سینا کے الفاظ میں ایک ناقابل انکار صداقت پوشیدہ ہے۔ استرے کی رگڑ سے عضویں خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے۔ روزانہ صفائی کی وجہ سے عضو کے گرد و نواح کی جلد کے مسام کھلے رہتے ہیں۔ اور اس وجہ سے اعضائے تناسل کی طرف صاف اور صالح خون کثیر مقدار میں آتا ہے۔ اور عضویں حرکت و قوت پیدا کرنے کے علاوہ سبھری اور درازی میں بھی کسی قدر اضافہ کرتا ہے۔

جو لوگ پہلے ہی سے قوی الشہوت ہوں وہ استرے کے روزانہ استعمال سے پرہیز کریں۔ ورنہ باہ میں غیر معمولی تحریک پیدا ہوگی جس سے کثرت مباشرت کی طرف رغبت بڑھے گی۔ اور اس قسم کی بے اعتدالی کا نتیجہ یقیناً خراب ہوگا۔ لیکن جو لوگ مباشرت کے معاملے میں کمزور ہوں ان کے لئے استرے کا روزانہ استعمال نہایت مفید ثابت ہوگا۔

یہ بات ذہن نشین کر لینی بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ استرے کا استعمال باہ کو صرف حرکت میں لاتا ہے۔ قوت نہیں دیتا۔ جو لوگ خیال کرتے ہوں کہ استرے کے روزانہ استعمال سے چونکہ مہینہ دو مہینہ بعد باہ کا دریا ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔ اس لئے کثرت مباشرت مضرت ثابت نہ ہوگی۔ وہ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ اندرونی قوت کی فراوانی کے بغیر محرکات کے استعمال سے بڑھی ہوئی قوت باہ ہمیشہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اندرونی قوت کے زور سے باہ میں جو تحریک پیدا ہوتی ہے صرف وہی تحریک حقیقی معنوں میں مجاہدت کی حقدار ہوتی ہے۔ محرکات کے استعمال سے قوت باہ بڑھا کر کثرت مباشرت سے کام لینا دیدہ و دانستہ اپنے پاؤں پر ایسا زبردست کھلڑا مارنا ہے جس کا زخم کبھی مندمل نہیں ہوتا۔ جو نوجوان حد اعتدال کے اندر بھی مجاہدت کرنے کی

طاقت نہ رکھتے ہوں۔ انہیں یہ حق حاصل ہے کہ مقویات کے ساتھ محرکات کا استعمال بھی جاری رکھ سکیں۔ لیکن جو لوگ حدا اعتدال کے اندر مجامعت کرنے کی قوت رکھتے ہوئے بھی باہ کو تحریک دینے والے طریقوں کو عمل میں لائیں گے وہ کثرت مباشرت کے راستہ پر گامزن ہو کر اپنی ہلاکت اور تباہی کا سامان اپنے ہاتھوں بٹیا کریں گے۔ مباشرت کا مقصد اکتساب لذت یا ہوس کاری نہیں ہے۔ اس کا منشا آفرینش اولاد اور استحکام محبت ہے۔ کثرت مباشرت سے کام لینے والے مرد اور عورت جو محض لذت شہوانی کی خاطر ایک دوسرے کے گلے کا ہار بنتے ہیں۔ وہ تو این قدرت کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور اس پھولوں سے پٹے ہوئے راستے پر قدم فرماہیں جو بظاہر عیش و عشرت کی پہاڑیوں کو جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مگر دراصل ان کی نگاہوں کو فریب دیتا ہوا ان کو اپنے گرد و نواح کی رنگینوں کی بھول بھلیوں میں گمراہ کر کے ہلاکت و تباہی کے صحراؤں میں لے جاتا ہے کیا نہیں جانتے کہ پھولوں کی باہرہ نواز نیکیوں میں زہریلی ناگینیں بھی چھپی ہوئی ہوتی ہیں؟

یوگیوں کا ایک شہید راز

صبح کے وقت حاجات مزوریہ سے فارغ ہو کر غسل کریں اور کسی ہوادار جگہ پر بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیں آہستہ آہستہ اندر کا سانس ناک کے راستہ باہر نکالنا شروع کریں۔ ناف کو پیٹ کے اندر کی طرف سکیڑنے کی کوشش کریں۔ حتیٰ کہ سارا پیٹ اکٹھا ہو کر ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ لگ جائے۔ آدھا منٹ یا کم و بیش جتنی دیر روک سکیں سانس کو باہر ہا روکے رہیں۔ اور پیٹ کو خوب اچھی طرح سکیڑے رکھیں۔ پھر آہستہ آہستہ سانس اندر کھینچنا شروع کر دیں۔ اور پیٹ کو بھی ڈھیلا چھوڑتے جائیں حتیٰ کہ وہ اپنی اصلی حالت پر آجائے۔ اسی طریقے سے تین چار مرتبہ یہی عمل کریں

اس سے زیادہ مرتبہ یہ عمل کرنا عام لوگوں کے لئے منع ہے۔ یہ عمل صبح و شام دونوں
 خالی معدے کی حالت میں کرنا چاہیے۔ پیٹ خوراک سے بھرا ہوا تو یہ عمل
 کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پہلے چند روز تک پیٹ کو اکٹھا کر کے پیچھے سے لگانا
 محال بلکہ ناممکن معلوم ہوگا۔ مگر کچھ دنوں کی مشق سے یہی ناممکن ممکن بن جائیگا
 اور سب کام آسانی سے ہونے لگے گا۔ اس عمل سے مرکز تناسل میں تحریک
 پیدا ہوتی ہے۔ اور چند ہفتوں کے بعد قوت باہ میں یقیناً نمایاں فرق معلوم
 ہونے لگتا ہے۔ ثبوت کے وقت عضو تناسل میں پہلے سے زیادہ تیزی
 اور تندی آنے لگتی ہے۔ انتشار کی کمی کی تمام شکایتیں رفع ہونے لگتی ہیں۔
 یہ عمل روزمرہ کا معمول بنالینا چاہیے اور ایک قسم کی سرمد صحت ورزش سمجھکر
 نہایت شوق سے ہر روز صبح و شام دونوں وقت کرنا چاہیے۔ قوت باہ
 کو تحریک دینے کے علاوہ یہ طریقہ پیٹ کی تمام امراض کو دور کرنے کے لئے
 بھی نہایت کرشمہ کار فوائد کا حامل ہے۔ پیٹ کی اکثر امراض جو بڑی بڑی
 دواؤں سے اچھی نہ ہوتی ہوں اس عمل کی شفا فی قوت کے سامنے بیخ و
 بنیاد سے اکھڑ جاتی ہیں۔ تجربات مشاہد ہیں۔ کہ فاسد مواد پیٹ میں ناف کے
 ارد گرد اور پیڑ کے قریب جمع ہو کر دنیا جہاں بھر کی امراض کی پیدائش کا
 باعث بنتا ہے (مغرب کے مشہور و معروف ڈاکٹر لونی کہنی مصنف "نیا
 علم شفا بخشی" کے قدرتی طریق علاج کے تمام اصول اسی کلیہ پر مبنی ہیں)
 اس عمل کے کچھ عرصہ تک جاری رکھنے سے ناف کے ارد گرد اور پیڑ
 کے قریب جمع ہونے والا تمام فاسد مادہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے اور اکثر
 امراض مسمانی کے پیدا ہونے کا اندیشہ مٹ جاتا ہے۔ اس عمل سے بھوک
 خوب کھل کر لگتی ہے۔ دائمی قبض کی شکایت بھی اس طریقہ پر عمل کرنے سے
 آہستہ آہستہ دور ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور کچھ عرصہ میں بالکل ہی دور ہو جاتی
 ہے۔ غرضیکہ ایک غایت درجہ مفید و مجرب ہلکی سی ورزش ہے جس کی

ماومت سے علاوہ تقویت باہ کے تقویت جسم و شادابی صحت بھی حاصل ہوتی ہے۔

ایک عجیب و غریب عمل

قوت باہ میں حرکت و ہيجان پیدا کرنے کا یہ ایک نہایت ہی انوکھا طریقہ ہے۔ جسے قدیم زمانہ میں بہت کچھ اہمیت دی جاتی تھی۔ جالینوس ایسے بلند پایہ حکیم اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان میں۔ مگر اس زمانہ کے حالات اور نئی روشنی کی آغوش میں پہلے ہوئے نوجوانوں کی عادات و صفات کو پیش نظر رکھ کر یہی کہنا پڑے گا۔ کہ شاید اس مفید و مجرب عمل سے شاذ و نادر ہی کوئی صاحبِ صحت مستفید ہوں ورنہ عام ذہنیتیں تو اس کا استحضر کرنے سے بھی نہ چوکیں گی۔

اس عجیب و غریب عمل کا طریق کار یہ ہے کہ پہلے حسب خواہش ٹھٹھے یا گرم پانی سے غسل کریں۔ پھر اپنی رنیقہ حیات یا اور کسی خاص آدمی کے سپرد یہ خدمت کر دیں۔ کہ نہایت ملائم اور نرم چھڑی سے وہ آپ کی ”باقاعدہ تواضع“ کرنی شروع کر دے۔ اور وہ اس طرح کہ دونوں سر میں رانوں کے اندرونی جانب کے حصے اور کمر کا ناف کے مقابل کا حصہ چھڑی کی ضرب سے بالکل سرخ کر دے جائیں۔ چند روز کے عمل کے بعد اعصابے تناسل میں بیداری کے آثار نظر آنے لگیں گے۔ پھر کچھ دن چھڑیاں مارتے وقت ہی عضو میں سخت خیزش ہونے لگے گی۔ اور کچھ ہفتوں کے متواتر عمل سے بالکل نامرد بھی مرد کامل بن جائے گا۔ چھڑی مارنے سے رانوں کی اندرونی جانب اور سرینوں وغیرہ میں خون کثیر مقدار میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے چھڑی کے مارنے سے یہ جگہیں سرخ ہو جاتا کرتی ہیں۔ یہی خون جوان جگہوں میں اس طریقے

سے جمع ہوتا ہے۔ عفوئناس میں گردش کرنے لگتا ہے۔ جس کی وجہ سے فیزش ہونے لگتی ہے۔ اگر کوئی ازکار رفتہ صاحب اس قسم کی "خاطر قاضح" سے گھبراتے نہ ہوں۔ تو ضرور تجربہ کر دیکھیں۔ اس عمل کے کروانے میں بادی النظر میں جبکہ تکلیف نظر آتی ہے۔ دراصل پھر پڑی مارتے وقت اس قدر تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اگر جھڑی اندازے سے ماری جائے تو کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے برعکس ایک قسم کی میٹھی میٹھی لذت محسوس ہوتی ہے جیسی کہ کسی خارش والی جگہ کو کھجاتے وقت محسوس ہوا کرتی ہے۔

سورج کی شعاعوں میں برقی قوت کے خزانے

تازہ ترین تحقیقات سے یہ بات پابہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ سورج کی شعاعوں میں برقی قوت کے خزانے مستور ہیں۔ ہماری دنیا میں زندگی، حرارت اور طاقت کی جتنی مختلف شکلیں نظر آتی ہیں۔ ان کا منبع و مخزن دراصل سورج ہی ہے۔ اگر خدا نخواستہ کبھی سورج کی شعاعیں زمین پر پڑتی بند ہو جائیں تو فطرت ہی عرصے میں یہ تمام آباد و شاداب دنیا ایک وشت ہو بن جائے۔ زندگی کما کہیں نام و نشان بھی باقی نہ رہے۔ جانداروں کے لئے سورج کی روشنی قدرت کا ایک عام عطیہ ہے۔ لیکن کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ ہم اس "مال مفت" کو کھینچنا "دل بے رحم" دلا برتاؤ بھی نہیں کر سکتے بات دراصل یوں ہے کہ تہذیب و تمدن کی ترقی ہمیں قدرت کی آغوش سے بہت دور لے گئی ہے۔ اسی وجہ سے ہضم قدرت کے صحت بخش شغائی منبعوں سے مستفید ہونا بھول گئے ہیں۔ ہماری اس مجسمہ مانہ غلفت کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم آئے دن کسی نہ کسی ایسے مرض میں مبتلا رہتے ہیں۔ جس کا بہترین علاج یخزد پختی (قدرتی طریقہ علاج) کے ماہر سورج کی شعاعوں سے ضیق یاب ہونا تجویز کرتے ہیں۔ ولایت

مغرب سے کئی اس قسم کی مشینیں پیٹنٹ ہو کر آئی ہیں۔ جو سورج کی شعاعوں سے بعض خاص شعاعوں کو الگ کر دیتی ہیں۔ مریض کو ان شعاعوں میں رکھا جاتا ہے۔ اور وہ صحت حاصل کر لیتا ہے۔ اگر ہم سورج کی شعاعوں سے پہلے ہی سے اچھی طرح مستفید ہوتے ہیں۔ تو نہ ہم کو بیماریاں لاحق ہوں اور نہ سورج کی شعاعوں میں سے خاص قسم کی شعاعوں کو الگ کرنے کیلئے اس قدر بھجھٹ کرنے اور زیر بار ہونے کی ضرورت پیش آئے۔

سورج کی شعاعیں جسم کی عام صحت کے لئے جس قدر مفید ہیں۔ اس کا ذکر ایک طویل داستان ہے۔ جس کی تفصیل سے میں گریز کروں گا۔ اس جگہ مجھے صرف اس قدر بتانا ہے کہ سورج کی شعاعوں میں ننگے بدن ورزش کرنا قوت باہ کو بڑھانے کیلئے ایک نہایت ہی اعلیٰ درجے کا مفید عمل ہے۔ لیکن یہ واضح کر دینا بھی نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ سورج کی شعاعوں میں ننگے جسم ہو کر بیٹھنا، چلنا، پھرنا یا ورزش کرنا ایسا فوری اثر مقوی باہ نسخہ نہیں ہے کہ چند ہی دنوں یا چند ہی ہفتوں میں از کار رفتہ نامرد کو مرد کامل بنا دے۔ قدرت جو کچھ چاہی دیتی ہے وہ بہت آہستہ آہستہ دیتی ہے۔ مگر وہ اتنا ہی پائیدار بھی ہوتا ہے۔ سورج کی شعاعیں قوت مردی کو پائیدار مفعول پہنچاتی ہیں۔ مگر آہستہ آہستہ اتنا آہستہ کہ ظاہر طور پر معلوم بھی نہیں ہوتا کہ سورج کی شعاعوں سے باہ کو تقویت حاصل ہو رہی ہے۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہو کہ سورج کی شعاعیں قوت مردی کو بڑھانے کے لئے نہایت ہی مجرب اور یقینی فوائد کی حامل ہیں۔

یورپ کے کئی مشہور و معروف ڈاکٹروں نے اپنے تجربات کی روشنی میں یہاں تک شہادت دی ہے کہ "قوت مردی کو بڑھانے کے لئے سورج کی شعاعوں کا اثر اس قدر کارگر ثابت ہوا ہے کہ جن گھوڑوں کو دھوپ میں رکھا گیا ان کی قوت جماعی حیرت انگیز طور پر بڑھ گئی۔" مغرب میں سورج کی شعاعوں سے استفادہ کرنے کی تعلیم دینے والی بڑی بڑی سوسائٹیاں اور اس کے

علی مظاہروں کے لئے بہت سے کلب قائم کئے گئے ہیں۔ سورج کی شاعروں کے شطائی فوائد پر بڑی بڑی ضخیم کتابیں شائع ہو کر مقبولیت عام کا شرف قبول کر رہی ہیں۔ ہندوستان میں جو سورج منسکار و بیڑہ کی قسم کی مذہبی رسوم جاری ہیں وہ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ کہ قدیم زمانے میں بزرگوں نے یہ بات معلوم کر لی تھی۔ کہ سورج کی تیوریوں میں صحت بخش تاثیریں موجود ہیں۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ ایسے ملک میں پیدا ہو کر بھی ان شاعروں کے مسیحائی فوائد سے مستفید نہیں ہوتے۔

ملاحظہ کرو

سورج کی شاعریں کس قدر صحت بخش اور شباب آور ہیں یہ دیکھنے کے لئے ایک امریکن خاتون کے ذاتی تجربات و مشاہدات کی بنا پر لکھے ہوئے ایک معنون کا مندرجہ ذیل ترجمہ پڑھیے۔ جو اردو زبان کے کئی رسائل و جرائد میں پہلے بھی شائع ہو چکا ہے۔

میرا پہلا بچہ میری شادی کے گیارہ مہینے کے بعد پیدا ہوا تھا۔ دوسری نوجوان ماؤں کی طرح میں نے بھی ماں کے فرائض اور بچہ کی غور و پر داخت کے متعلق بہت سی کتابیں پڑھ رکھی تھیں۔ اور اس مطالعہ کے علاوہ اپنے ڈاکٹر سے بھی مشورہ لیا تھا۔ میرا ہر خیال اور ہر کام اسی بچہ کے متعلق ہوتا تھا۔ جو عنقریب پیدا ہونے والا تھا۔ لیکن بہت کم بچوں کو اپنی زندگی کی ابتدا میں ایسی دشواریاں پیش آئی ہوتی ہیں۔ جیسی میرے بچے کو پیش آئیں۔ جب وہ پیدا ہوا۔ تو بالکل تندرست خاصہ موٹا تازہ اور چار سیر ساڑھے پانچ چھٹانک وزنی تھا۔ ایک مہینہ میں وہ سو پانچ سیر ہو گیا۔ میرا بچہ ابھی ڈیڑھ مہینہ کا تھا۔ کہ میرے خاوند کے متعلق ڈاکٹروں نے یہ بتایا کہ اسے سیل کا مرض ہے۔ شادی کے زمانہ ہی

سے وہ کچھ بیمار سا رہا کرتا تھا۔ لیکن ہمارا خیال تھا کہ کچھ ایسی ہی معمولی سی بات ہے۔ لیکن اب یہ معلوم ہوا کہ میرے بچے کی پیدائش سے بہت پہلے ہی میرے خاوند کی بیماری بہت کافی ترقی کر چکی تھی۔

اس صدمہ کی وجہ سے میرا دودھ بالکل خشک ہو گیا۔ اور اب یہ مصیبت پیش آئی کہ بچہ کو کیا کھلایا جائے۔ گائے کے دودھ کو طرح طرح سے بنا کر اور اس میں مختلف چیزیں ملا کر آزمائش کی گئی۔ لیکن وہ کسی طرح موافق نہ آیا۔ اور حلق سے نیچے اترتے ہی جو چیز بھی اُسے دی جاتی وہ فوراً نکل جاتی۔ ڈاکٹر صاحب بھی پریشان ہو گئے۔ اور جواب دے بیٹے۔ چند ہی روز میں بچہ کی جلد خام نیلی سی ہو گئی۔ اور اس میں صرف ہڈیاں ہی بڑیاں رہ گئیں۔ میرے خاوند کو دق کے ہسپتال میں بھیج دیا گیا تھا۔ اس لئے مجھے اپنی ماں کے گھر آکر رہنا پڑا۔ کسی شخص کو امید نہ تھی کہ میرا بچہ بچ جائیگا۔ اور میری تورنج کے مارے عجیب حالت تھی۔ خاوند ادھر دق میں مبتلا پڑا تھا۔ اور وہ بچہ جس نے میری زندگی کو ایک نئی خوشی اور ایک عجیب لطافت سے بھر دیا تھا۔ وہ بھی میری گود خالی کرتا نظر آتا تھا۔

بچہ آگست کے چھ مہینے میں پیدا ہوا تھا۔ اور پہلے ہی جاڑوں کے موسم میں وہ کشاکش حیات میں مبتلا ہو گیا۔ سردی کی راتوں میں اکثر میری آنکھ کھلتی اور میں مامولی وجہ سے اسے خوب اچھی طرح اپنے بدن سے چٹا کر گیل اڑھالیتی۔ اور بعض اوقات مجھے یہاں تک شبہ ہوتا۔ کہ کہیں میں مرے ہوئے بچہ کو تو چھاتی سے نہیں لگائے ہوئے ہوں۔ میں محض اس خوف سے کہ کہیں میرا یہ شبہ صبح نہ ہو اُسے دیکھنی بھی تھی۔ کہ آیا وہ حقیقتاً زندہ ہے یا مر چکا۔

پھر بھی خدا جانے اس کی جان کہاں اٹک رہی تھی۔ کہ کل نہیں سکتی تھی۔ اگرچہ اس کی حالت بہ تھی۔ کہ جب ہٹانے کے لئے اس کے کپڑے

اتارتے تھے، تو ہم سے اس طرف دیکھا نہ جاتا تھا۔ میں سخت حیرت میں تھی کہ کچھ کھائے پئے بغیر وہ کس طرح زندہ ہے۔ لیکن مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ میری والدہ میری اور ڈاکٹر کی چوری سے اسے ذرا ذرا سا پتلا شوربا اور شربت عذاب اور پھینٹا ہوا انڈہ دیتی رہتی تھیں۔ اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ اگر میری والدہ نے ایسا نہ کیا ہوتا تو میرا بچہ کبھی کامرچکا ہوتا۔

ایک دن سہ پہر کو جب میں اسے ہوا کھلانے جا رہی تھی میری ایک پڑوسن نے مجھے ایک قسم کے بنے ہوئے دودھ کا نام بتایا۔ اور کہا کہ ان کے بچوں کو یہ بہت اچھی طرح مضم ہو جاتا ہے۔ ہارے کے ہتھیر کی طرح میں نے ایک ڈبہ اس کا بھی خرید لیا۔ اور مجھے سخت حیرت ہوئی۔ جب میں نے دیکھا کہ واقعی دودھ بچے کو مضم ہو گیا، خوشی کے مارے میرے آنسو نکل آئے۔ کیونکہ گذشتہ چار مہینے میں میرے حساب سے یہ پہلا دن تھا کہ جب بچے کو کوئی چیز مضم ہوئی ہو۔ مجھے اس وقت تک یہ معلوم نہیں تھا کہ میری والدہ اسے چمپا کر کچھ کھلا دیا کرتی ہیں (مئی کے مہینے میں میرا خاوند ہسپتال سے تندرست ہو کر واپس آیا اور ہم اپنے بچے کو لے کر جنوبی دلیا کو چلے گئے۔ میرا بچہ اب نو مہینے کا تھا۔ اور برآمدہ کے جنگلے کو پکڑ کر کھڑا ہونے لگا تھا۔ لیکن اس کی سوکھی ہوئی اور ٹیڑھی ٹانگیں دیکھ کر ڈر لگتا تھا۔ اس کے سینے کی درمیانی ہڈی بھی آگے کو نکل آئی تھی۔

نئے مکان میں آنے کے چند ہی روز بعد میں نے ایک ڈاکٹر کو اپنا بچہ دکھایا۔ جو سوکھے کی بیماری کے علاج کا ماہر خصوصی تھا۔ اس نے اچھی طرح دیکھ بھال کر مجھ سے کہا کہ اسے بالکل ننگا رکھو۔ ایک حقیقت یہ کہ اس کے جسم پر نہ ہو۔ اور اسے دھوپ میں کھیلنے کے لئے چھوڑ دو۔ بچے کو ننگا دیکھ کر لوگ تم پر ہنس گئے۔ لیکن تمہیں پروا نہ کرنی چاہیے۔ پڑوسیوں

کی رائے سے زیادہ ہمتیں اپنے بچے کی تندرستی کا خیال ہونا چاہیے۔ دھوپ میں رکھنے کے علاوہ اسے ایسی چیزیں کھانے کو دو جن میں فاسفورس زیادہ ہو۔ جیسے کچا پالک کا ساگ اور گاجریں وغیرہ۔

میں نے اسی دن سے اسے دھوپ میں غسل دینا شروع کر دیا۔ پہلے پانچ منٹ سے شروع کیا۔ پھر بڑھا کر روزانہ ایک گھنٹہ اسے دھوپ میں رکھنے لگی۔ شروع شروع میں وہ احاطہ کے اندر ہی کھیلتا کرتا تھا، لیکن بعد میں وہ اسی طرح ننگا باہر نکل جاتا اور خوب کھیلتا پھرتا۔ پڑوسیوں نے بہت طعنہ دئے۔ مگر میں نے قطعاً اس کی پروا نہ کی گریوں بھر وہ اسی طرح ننگا پھرتا رہا۔ حتیٰ کہ اکثر اسی طرح زمین پر لیٹ کر دھوپ میں سو بھی جاتا۔

کھیلنے کے لئے ایک گیند اسے دے دی گئی تھی۔ اسی کو وہ ہر وقت لڑھکتا پھرتا تھا اور خوب خوش رہتا تھا۔ اسی طرح اس کی ورزش بھی کافی ہو جاتی تھی۔ اور بالآخر وہ ہی مردہ اور ہڈیوں کی مالا بچہ موٹا اور مضبوط ہونا شروع ہو گیا۔ دن میں چار پانچ مرتبہ میں اسکی دہلی تیلی ٹانگوں کی مالش کر دیا کرتی تھی۔ اور وہ برابر دھوپ میں ننگا پھرتا رہتا تھا۔ آج وہی ٹانگیں بالکل سیدھی ہیں۔ اور ایسی مضبوط ہیں۔ کہ ہر شخص ان کی تعریف کرتا ہے۔ میں اسے ہمیشہ پیٹ کے بل سلا یا کرتی تھی۔ اور جب تک وہ کمزور تھا۔ تو ہاتھوں کے بل آگے کو سرکنا اس کی ابتدائی ورزش تھی۔ اور اسی ورزش نے اس کے کندھے بھی مضبوط کر دیے اور اس کے سینہ کو بھی کشادہ کر دیا۔ اس کی خوراک میں اب بھی اسی قسم کی چیسزیں شامل ہیں۔ اور اب بھی وہ روزانہ دھوپ کا غسل کیا کرتا ہے۔ مجھے غم ہے۔ کہ قرب وجوار میں اس کی عمر کا کوئی بچہ اتنا مضبوط اور تندرست نہیں ہے کہ جیسا وہ ہے۔ اور یہ وہی بچہ ہے جسے میں لوتوں پہلے مردہ سمجھ چکی تھی۔

مالش کی مسجائی طاقتیں

قوت باہ کے سوتے ہوئے جذبات کو بیدار کرنے کے لئے مالش بنایت ہی حیرت انگیز اثر رکھتی ہے۔ مالش سے جسم میں خون کی گردش تیز ہو جاتی ہے، اور بدن کو سیزدہ لعل یعنی حجریات کو ایک نئی زندگی حاصل ہوتی ہے، جلد میں خون کی روانی کی وجہ سے ایک قسم کی رنگینی، تازگی اور بشت آ جاتی ہے۔ کچھ اسی قسم کا اثر اعضائے تناسل پر بھی ہوتا ہے۔ جسم کی مالش سے عضو مخصوص میں بھی خون کی گردش تیز ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس میں ایک تہیم کی تازگی اور بیداری کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ رانوں کے اندرونی جانب ناف کی پچھلی طرف کا کمر کا حصہ، اور سر کی گدی (پچھلا حصہ) یہ تینوں حصے خصوصیت سے اعضائے تناسل کے ساتھ گہرا رشتہ رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کی مالش خوب زور سے کی جائے۔ تو زیادہ فائدہ کی امید ہو سکتی ہے۔ کانوں کے اوپر کی طرف کا حصہ بھی مرکز تناسل سے تعلق رکھنے والے اعصاب کی زد میں ہے۔ اس لئے اس حصہ کو دن میں دو چار دفعہ آہستہ آہستہ ملنا باہ میں بیداری پیدا کرنے کے لئے مفید اثر رکھتا ہے، سہان لوگ دھوکے وقت اس جگہ پانی لگایا کرتے ہیں۔ ایک مغربی سائنسدان نے بتایا تھا کہ مسلمانوں کا یہ عمل باہ کے لئے بہت ہی نیچہ خیز اور محرک اثر رکھتا ہے۔ اگر کان کے اوپر والے حصے کی رگیں کاٹ دی جائیں تو انسان قطعی طور پر نامرد ہو جاتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کان کے پاس دلی رگوں کو براہ راست عضو مخصوص کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اسی طرح کف پا پر گرم تیلوں کی مالش کرنا مفید باہ اثر رکھتا ہے۔ رات کو سوتے وقت گرم پانی سے پاؤں دھونا پرانے

وقت کے دیہاتی لوگوں کا شیوہ تھا۔ مگر نئی تہذیب نے ایسی سفید باتوں کو بھلا دیا ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ پاؤں کا گرم رکھنا نہ صرف صحت کے لئے بلکہ باہ کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔ اسی اصول کے ماتحت صبح کے وقت ننگے پاؤں اوس پٹری گھاس پر دوڑیں تو تحریک کم ہو جانے کی وجہ سے اختلام کی شکایت میں بہت کچھ کمی واقع ہو جاتی ہے پاؤں کے تلوے کو براہ راست دماغ سے تعلق ہے یہی وجہ ہے کہ پاؤں کا تلوہ گدا دینے سے آدمی بے اختیار اچھل پڑتا ہے جن لوگوں کی جلد میں قوت احساس کم ہوتی ہے۔ ان کو یہ گرد گدا بہت زیادہ محسوس نہیں ہو سکتی مگر جن کی جلد زیادہ حساس ہو وہ واقعی ذرا سا گدا دینے سے بھی اچھل پڑتے ہیں۔ اس لئے ان باتوں کے پیش نظر تلوے میں اگر کسی گرم تیل کی مالش کی جائے تو اس کا اثر بہت جلد دماغ کے اعصاب تک پہنچ کر ان کو تقویت دینے کا باعث بن جاتا ہے۔ شحم حنظل یا لعاب گھسیکار کی پاؤں کے تلوے میں دس پندرہ منٹ تک مالش کی جائے تو منہ کا ذائقہ کرہ داہو جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ تلوے میں کسی چیز کی مالش کا اثر کتنی جلدی جسم کے بالائی حصوں میں پہنچ جاتا ہے۔ روغن بادام یا روغن قسط کی پاؤں کے تلوے میں مالش کرنا گردے اور باہ کو طاقت دیتا ہے۔ روغن بان۔ روغن بنولہ کی پشت ناف اور پشت سر پر مالش کرنا ان حصوں کی مقامی تقویت کے علاوہ باہ کو بہت تقویت دیتا ہے۔ خوشبو دار تیلوں کی تمام جسم پر مالش کرنا بھی باہ کو طاقت دینے میں مفید اثر رکھتا ہے۔ سر میں خوشبو دار اور مقوی دماغ تیل ڈالنا بھی باہ کو تقویت دینے کے لئے ایک مسلمہ چیز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برہمچاریوں، بیوہ عورتوں کو سر میں تیل ڈالنے سے ہندو شاستروں نے منع کیا ہے۔

خوشبوؤں کی مقوی باہ تاثیریں

خوشبو اور صنفی معاملات میں بنایت ہی گہرا تعلق ہے۔ نئی دواہن کو اسی خیال کے زیر اثر معطر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور نوجوان عورتیں اسی خیال کے زیر اثر خوشبوؤں اور عطروں کا استعمال کرتی ہیں۔ شادی شدہ لوگوں میں خوشبویات کا استعمال دراصل قدیم ایام سے ان مقوی باہ اثرات ہی کی روشنی میں شروع ہوا تھا۔ جواب زیادہ دیر تک جاری رہنے کی وجہ سے ایک رسم اور عین بن گیا ہے۔

گلے میں پھولوں کی مالا پہنا دل و دماغ کی تقویت و تفریح کے علاوہ شہوانی جذبات کی تحریک و ہیجان کے لئے بھی ایک مسلمہ چیز ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گلاب کے پھولوں کی سیج پر سونے کی مداومت کرنا مرد کی قوت باہ کو کمزور کر دیتا ہے۔ اسکی تائید میں اگرچہ مجھے کوئی دلیل نہیں مل سکی لیکن کئی بلند پایہ طبیب اس نظریہ کی صداقت کے قائل ہیں۔ یہ بات چونکہ میرے تجربے میں نہیں آئی اسلئے میں اس کی صحت یا عدم صحت کے متعلق کوئی ذاتی رائے نہیں رکھتا۔ یہ بات ابھی تک میری سمجھ سے باہر ہی ہے۔ کہ جب گلاب کا عطر اور گلاب کی خوشبو مغز قلب اور مقوی دماغ تسلیم کئے جانے کے علاوہ مقوی باہ بھی تسلیم کیجاتی ہے۔ تو گلاب کے پھولوں کی سیج پر سونا کیونکہ مصنف باہ ہو سکتا ہے۔

بہر کیف خوشبو دار پھولوں کے ماحول میں بود و باش رکھنا اور عام طور پر عطریات کا استعمال کرتے رہنا متفقہ طور پر مقوی باہ تسلیم کیا جاتا ہے اور تجربہ بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

مشک کی خوشبو ضرورت سے ہیجان خیز اور جذبات انگیز سمجھی جاتی

ہے۔ مشک کا اندرونی طور پر استعمال بھی مقوی باد اثر رکھتا ہے۔

خوشبو اور باہ میں اس قدر گہرا تعلق ہے کہ مرد اور عورت کی خلوت رنگین کی عیش آگین ساعتوں کو خوشبوؤں کے ماحول سے محروم تصور کرنا بھی ناگوار معلوم ہوتا ہے اسی خیال کے زیر اثر سنجیدہ مزاج بزرگ نوجوان مردوں اور عورتوں میں خوشبویات کے استعمال کو بُرا سمجھتے ہیں۔ اور دیہات میں تو کسی عورت یا مرد کا خوشبو لگا کر کلنا انگشت نمائی کا باعث بن جاتا ہے۔ وہاں کے بڑے بڑے خوشبویات کے استعمال کرنے والے کی شرافت و پاکبازی پر بھی شبہ کرنے لگتے ہیں۔ ہندو شاہستروں میں برہمچاری مردوں اور دھوا عورتوں کو خوشبو کا استعمال کرنے کی مذہبی طور پر ممانعت کی گئی ہے۔ خوشبو کا استعمال مرد یا عورت کو ایک قسم کا مقناطیسی صُن بخش دیتا ہے۔ خوشبوؤں سے ہلکتی ہوئی نوجوان دلہن سے لپٹ جانے کو کس کا دل نہیں چاہتا۔ خوشبوؤں سے سبریز لباس میں بھی ایک قسم کی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ جب کوئی مست شباب حسینہ عطر میں ڈوبا جا لباس پہن لیتی ہے تو اس کا ایک زاہد صد سالہ کے پاس سے گزرنا بھی زہد و اتقا کے لئے خطرناک چیز بن جاتا ہے۔ اسی طرح مرد کا دل بھی عطر و خوشبو اور پھولوں کی شامہ نوازیوں کے زیر اثر نئی انگلیوں اور نئے دلوں سے سرشار ہو جاتا ہے۔ کسی ایک آدمہ مردہ دل پر خوشبویات کا اثر نہ ہو تو وہ ایک استثنائی صورت سمجھی جائے گی۔ جس میں دیگر مخالف حالات کو خوشبوؤں کی ہیجان انگیزی سے بھی کچھ زیادہ دخل ہو گا۔ ورنہ خوشبویات کی جذبات انگیزی سے تو ہر وہ شخص جو دماغ سلیم سے بیگانہ نہ ہو کسی طرح انکار نہیں کر سکتا۔

نیا خون، نئی طاقت اور نئی جوانی پیدا کرنے کیلئے
تلوار مار کہ شربتِ فولا دہشتہ کا استعمال کیجئے

بالا خانے پر گزاری تو میری چھاتی پر سانپ سا لوٹ جاتا ہے
میں نے اپنی قام عمر میں مواصلت میں اس قدر لذت محسوس نہ
کی تھی جس قدر مجھے اس بالا خانے والی حسین ناگن سے بیٹ
کر حاصل ہوئی۔ اس گلابدن کے لباس کی ملائمت اس حکیم صاحب
کچھ نہ پوچھے۔ دل بھی چاہتا تھا کہ اس مجسمہ حسن و لطافت کو اپنے
جسم کے اندر جذب کر لوں۔

کوئی شبہ نہیں کہ اس غلط کار شخص کے الفاظ میں ایک نفسیاتی صداقت
پوشیدہ ہے جس سے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں انکار نہیں کیا جاسکتا
جس ماحول کا اس نے ذکر کیا ہے۔ وہ واقعی جذبات کی دنیا میں پلج پیدا کر دینے
کے لئے کافی ہے۔ قیمتی اور رنگین ملبوسات جو خصوصیت سے ملائم بھی
ہوں مرد کے جذبات کو برا نگہداشتہ کرنے کے لئے بجلی کا اثر رکھتے ہیں
ایک مغربی ڈاکٹر کا قول ہے کہ جس عورت نے سموریا ریشیم پہنا ہو اس کے
جسم سے ایسی مقناطیسی شعاعیں نکلتی ہیں جو آہنی سیرت کے مردوں کا سر
بھی اس کے آستانِ حسن پر جھکا دیتی ہیں۔ پاکیزہ کار اور روحانی خیالات کے
بزرگ مردوں اور عورتوں میں زیادہ شوخ و خوبصورت اور رنگین ملبوسات کی استعمال
کے شاید اسی وجہ سے خلاف ہیں کہ اس قسم کے لباس شہوانی جذبات کو برا نگہداشتہ
کرنے میں نمایاں حصہ لیتے ہیں۔

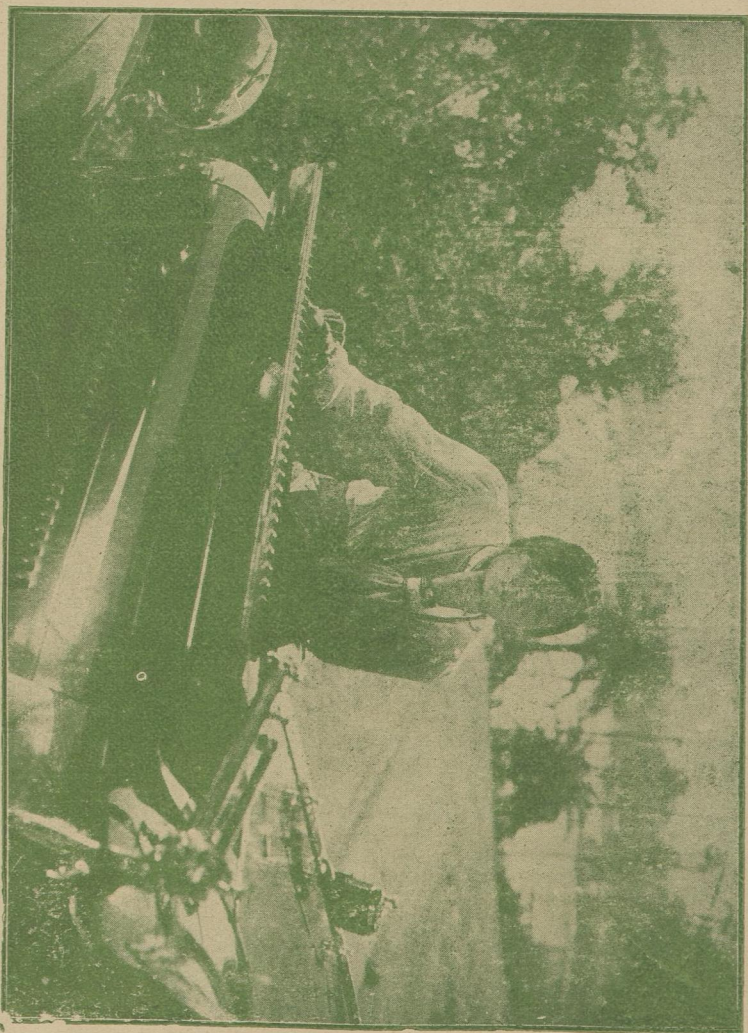
جو مرد قیمتی اور ملائم لباس پہنتے ہیں ان کے شہوانی خیالات پر اس لباس
کا بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر صنفِ باہ کے مریضوں کو
میں یہ رائے دوں گا کہ لباس ہمیشہ سے اوج بہترین، شاندار و صاف ستھرا
اور نظر فریب پہننے کی کوشش کیجئے۔ یہ خیال نہ فرمائیے کہ اس قسم کے لباس
سے دوسرے لوگ ہی متاثر ہوتے ہوئے اور ہم پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا۔
ایسا خیال صداقت سے بعید ہے۔ خوبصورت اور شاندار لباس پہننے والے

کے خیالات سب سے پہلے متاثر ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھیے کہ خوبصورت اور شاندار لباس پہننا اشتہاری دوا فروشوں کی اکثر بیش قیمت "اکسیروں" سے بھی زیادہ مفوی و محرک اثر رکھتا ہے۔

رقص و سرود کی سحرکایاں

خوش گلو عورتوں کی زبان سے صن و عشق کے ترانے سننا جذبات متھوانیہ کو براکتختہ کرنے میں بچی کا اثر رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صن و عشق کی رنگین کہانیوں کو ہمیشہ سے موسیقی کے ساتھ بہت گہرا تعلق رہا ہے۔ عیاش بادشاہ ہمیشہ رقص و سرود کی محفلیں گرم کرواتے رہے ہیں۔ تاکہ ان کے جذبات میں حرارت اور تیزی پیدا ہوتی رہے، جب ایک نوجوان رقصہ اپنی قیامت خیز محو کروں سے مجلس کو اپنی جولا نگاہ ناز بناتی ہے تو بڑے بڑے صابر دل لوٹ جاتے ہیں۔ ستار کی سرلی جھنکار و خوش گلو غمینہ اور موسم بہار کا اجتماع مجلس کو شراب خانہ بنا دیتا ہے، جس میں داخل ہو کر ایک ابد صدام بھی بدست ہوئے جنسیر نہیں رہ سکتا۔ برسات میں نوجوان عورتوں کا جھوٹے جھولنا اور رس بھری تائیں اڑانا جوانی کے رنگین جذبات کی بہترین ترجمانی ہے اس جنت نگاہ و گوش کی مسرتوں سے لطف اندوز ہونے کی حسرت میں تو بادل بھی آنسو برسانے لگتے ہیں۔ انسان کا دل تو پھر انسان کا دل ہے۔ نوجوان عورتوں کی رفاقت، رقص و سرود کی محفلیں میں شرکت و پھولوں کی خوشبوؤں کی جذبات انگیزی اور رنگین مہوسات کی نشاط خیزی یہ سب ایسی شباب اور اکسیروں میں جو مرد کی جوانی کو بڑھا پے میں تبدیل ہونے سے باز رکھتی ہیں۔

بیوی کے ساتھ ضرورت سے زیادہ مباشرت کرنے والے عیاش



Durga Khote in 'Life is a Stage'

طبع نوجوانوں کو چاہیے کہ مذکورہ بالا قسم کی تمام جذبات خیز اور شہوت انگیز
 رنگینیوں سے دور رہنے کی کوشش کریں۔ مگر جن کے جذبات پر ایام
 شباب کی بہاروں میں بھی اندر دگی طاری ہو چلی ہو اور جن کا دل دنیا کی عیش و
 عشرت سے بے وجہ بیزار ہو گیا ہو ان کو میں اس کے برعکس یہ مشورہ دوں گا
 کہ اگر وہ ایام شباب کی بدستیوں کو از سر نو دعوت دینا چاہتے ہیں تو اپنے
 گرد و پیش عیش و عشرت کی ایک ایسی جنت تعمیر کریں جس میں موسیقی، عطریات
 رنگین ملبوسات اور حسن و جمال کے عناصر کو زیادہ سے زیادہ دخل ہو۔ اسی
 ذیل میں سنیا کو بھی ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ سنیا کے رنگین نظارے
 بھی کچھ کم جذبات انگیز نہیں ہیں۔ ان میں موسیقی، بہار، بھول، نوجوان عورتیں
 اور وہ سب کچھ ہوتا ہے۔ جس کے ماحول میں رہ کر جذبات میں تڑپ اور حرارت
 پیدا ہوتی ہے۔ حسن و عشق کے واقعات سے تعلق رکھنے والی وہ فلم صبح انجام
 وصل دائمی ہوا در جس کی تشکیل کے دوران میں بوس و کنار اور دلہانہ عشق کے
 نظارے پیش کئے گئے ہوں بہت کچھ محرک ہوتی ہے۔ اس کی دید سے
 مردہ تنوں میں بھی حیات تازہ کے آثار عود کر آتے ہیں۔ بعض لوگ تو ایسے
 نظاروں سے اس قدر متاثر ہوتے ہیں کہ ان کے بدن کا رواں رواں کھڑا ہو جاتا
 ہے۔ نامردوں اور عورت کی صحبت سے متغیر لوگوں کو رقص و سرود کی محفلوں
 کی رونق اور عکاسخانوں (سینا گھروں) کی آمدنی بڑھانے میں خصوصیت سے
 حصہ لینا چاہیے۔ پاکیزہ کار اور سنجیدہ مزاج بزرگ اپنی جگہ پر خود مختار ہیں ان کا
 دل حسن و بہار اور رنگ و نور کی دنیا کی طرف آنے کو چاہے تو عشق کی
 بدستیوں اور حسن کی سحر کاریوں کا گاہے گاہے کسی نہ کسی رنگ میں نظارہ کر
 لیا کریں۔ لیکن خدا نے چاہا تو وہ دن بھی جلد ہی آجائے گا۔ کہ ان کا سارا زہد و اتقا
 طاق پر دھرا رہ جائے گا، لیکن اگر دنیا کے ظلم رنگ و بوسے آزاد ہو کر
 خدا کی طرف جانے کا ارادہ ہو تو اس طرف کبھی بھول کر بھی قدم نہ رکھیں۔

ملاحظہ

سنیما محرک جذبات ہے۔ طبی نقطہ نگاہ سے جن کے جذبات پر افسردگی طاری ہو چکی ہو ان کے لئے اس سے لطف اندوز ہونا مفید ہوگا۔ مگر جن کے جذبات پہلے ہی شدید ہیں اور جن کے دل و دماغ صاف ہیں انہیں سنیما کے محرک نظاروں سے سوائے بربادی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ سنیما اور اسی قسم کے دیگر محرک جذبات نظاروں نے سینکڑوں اور ہزاروں معصوم نوجوان لڑکیوں کو فاحشہ اور سنگڑوں اور ہزاروں پاکیزہ کار لڑکوں کو سیاہ کار بنا دیا ہے۔ حسن و عشق کے سچان انگیز مناظر سے نشاط اندوز ہونے کا ادنیٰ نتیجہ احتمالاً، جریان، اور سرعت انزال وغیرہ ہیں۔ تندرست نوجوان مردوں اور عورتوں کو ہر قسم کے محرک نظاروں، محرک ملبوسات اور محرک غذاؤں سے اجتناب رکھنا چاہیے۔

کھلی ہوا میں سیر و تفريح

کھلی ہوا میں صبح و شام سیر و تفريح کرنا اور فطرت کے حسین و جمیل مناظر سے
کیف اندوز ہونا نہ صرف صحت و شباب میں تازہ رنگینوں اور شادابیوں کی روح
چھونک دیتا ہے۔ بلکہ مردانہ قوتوں میں بھی ایک برقی رودور ڈالتا ہر وہ لوگ جو
بند کمروں میں اور گنجان آبادی میں رہتے ہیں اپنی صحت و شباب کی رنگینی اور اپنے
مردانہ جذبات کی طعنائی کو بہت کچھ نقصان پہنچاتے ہیں۔ صبح و شام کی سحر فروش
رنگینوں، باغ و بہار کی کیف انگیزیوں، اور نسیم مشکبار کی فرحت بخششوں میں
روح و دل کو سرور بخشنے کی ایک خاص تاثیر پائی جاتی ہے۔ اور روح و دل کا
سرور صنفی تعلقات میں کس قدر نشاط خیزیوں کا باعث ہو سکتا ہے اسکی تشریح
کی ضرورت نہیں کیونکہ ہر صاحب نظر اس سے بخوبی واقف ہے۔

حسن و عشق کے تعلقات کے ساتھ باغ و بہار کا ایک نہایت گہرا رشتہ
ہے۔ جب بہار کا موسم دنیا کے ذرہ ذرہ کو سبز اور رنگین پوشاک پہنا کر نئی دلہن
کی طرح آراستہ کر دیتا ہے۔ تو انسانی جذبات میں بھی ایک قسم کی سستی اور ذہنی
آجائی ہر شاعروں اور آرٹسٹوں سے پوچھے کہ اس وقت دل کے محسوسات
میں کیسی کیسی تمنائیں چھلنے لگتی ہیں۔ برکھارت کی بہار آفرینیاں ہندی شاعری
میں ایک ناقابل تردید حقیقت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ برستی ہوئی رات کے
بیجان خیز مناظر سے متاثر ہو کر ایک بھور کی زبان سے جو درد بھرے الفاظ
نکلے ہیں وہ انسانی فطرت کے صحیح معنوں میں آئینہ دار ہیں۔

اس بن منید کو ترسیں مین

کالی اور برستی رین

جسکے ساتھ گیا سکھ چین

آگ لگے اس من میں آگ

اس کی یاد کہے اب جاگ

خلاصہ مطلب یہ کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسانی دل کے جذبہ عشرت اور فطرت کے حسین مناظر میں ایک گہرا اور ناقابل انکار رشتہ موجود ہے باغ و باغ کے فردوس بد اماں تھارے ، وادی و کوہسار کی فرحت افزائیم ، بہار و برنگال کے کیف آفریں مناظر ، ہر صبح مذاق مرد و عورت کے لئے خانہ بر انداز دل و باغ ثابت ہوتے ہیں۔ فطرت کے حسن و جمال کا بکھرا ہوا نگہستان جہاں اپنی دیدہ و انسان کی نگاہوں میں سرور پیدا کرتا ہے۔ وہاں اپنی نشاط پرور قوت سے اسکے دل میں بھی ایک سرور و کیف کی دنیا آباد کر دیتا ہے۔ جہاں اس کے جسم کو شادابی و صحت بخشتا ہے۔ وہاں اس کے جذبات میں بھی زندگی اور جوانی کی حرارت پیدا کرتا ہے۔ ان مشاہدات کی روشنی میں وادی و کوہسار کی خوشگوار ہواؤں کے صحت بخش اور مقوی و محرک باہ اثرات قطعی طور پر قابل تسلیم حیثیت اختیار کر لیتے ہیں زندگی کی کشاکش اور روزگار کی جدوجہد سے چٹکارا حاصل کر کے صبح و شام شاہد فطرت کے عریاں حسن و جمال سے لطف اندوز ہونا۔ افسردہ زندگی اور جوانی میں ایک روح نشاط بھونک دیتا ہے۔

ورزش کے کرشمے

حد اعتدال کے اندر ورزش حد و رعبہ مقوی باہ ہے۔ اس کی وجہ روز روشن کی طرح آشکارا ہے۔ جسمانی صحت اور طاقت میں ورزش سے حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوتا ہے۔ کھایا پیا خوب جزو بدن بنتا ہے خون صالح با افراط پیدا ہوتا ہے۔ جس سے مادہ مغویہ بنتا ہے۔ ورزش خون سے فاسد مواد کو خارج کر دیتی ہے۔ اس لئے نیا ویرج نہایت اعلیٰ درجہ کا صاف اور طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ جس سے قوت باہ میں اضافہ ہونا یقینی ہے۔ ورزش سے پٹھوں میں طاقت آتی ہے۔ جس پر قوت مردی کا تمام تر دار و مدار ہے۔ ورزش سے



خون میں خوشگوار حرارت پیدا ہوتی ہے جس سے باہ میں تحریک پیدا ہوتی ایک
 مزدوری امر ہے۔ ورزش سے قوت جسمانی میں بے حد اضافہ ہوتا ہے اور صحت
 میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ صحت جسمانی اور قوت بدنی ہی پر
 قوت باہ کا سارا دارومدار ہے۔ جب صحت جسمانی اور قوت بدنی قابل رشک
 بن جائے گی۔ تو قوت باہ بھی لازمی طور پر بڑھ جائے گی۔ اس لئے قوت مردی
 کی کمزوری کو دور کرنے اور پہلی قوت میں اضافہ کرنے کے لئے ورزش نہایت
 ضروری شے ہے۔ ورزش ہمیشہ اعتدال سے کرنی چاہیے۔ اتنی ورزش کرنا
 جس سے حد سے زیادہ پسینہ بدن سے خارج ہو جائے بجائے فائدہ کے
 نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ کمزور لوگوں کے لئے صبح و شام کی سیر ہی نہایت
 عمدہ ورزش ہے۔ صاف اور عمدہ پانی میں تیرنا صحت بخش اور مقوی باہ اثر
 رکھتا ہے۔ ڈنڈ بٹیک کی ورزش میں زیادہ بیٹھکیں نکالنا قوت مردی کے لئے
 نقصان دہ ہے۔ ایسی ورزش جس سے گردن مضبوط ہو قوت مردی کے لئے
 خصوصیت سے زیادہ مفید ہے۔ ورژنا بھی اچھی ورزش ہے۔ باقی ورزشوں
 میں سے وہ سب ورزشیں حد درجہ مفید ہیں جو حد سے زیادہ تکان پیدا نہ کریں یا
 جن کے دوران میں حد سے زیادہ پسینہ نہ آئے۔ مختلف آدمیوں کے لئے
 مختلف ورزشیں مفید ہوتی ہیں۔ جیسی طاقت ہو جیسی ہی سخت یا نرم ورزش کرنی
 چاہیے۔ طاقتور جسم کے لئے زیادہ سخت ورزش کی ضرورت ہوتی ہے
 لیکن کمزور جسم کے لئے سخت ورزش بجائے فائدہ کے نقصان دہ ہو۔ ورزش
 کرنے والوں کو گرم خشک چیزوں، مصالحوں، چٹنیوں، اچار اور سرکہ وغیرہ سے
 پرہیز کرنا چاہیے۔ یہ بھی خیال رہے کہ کبھی قبض کی شکایت نہ ہونے پائے۔
 کیونکہ قبض، جسمانی، ذہنی اور باہی قوتوں کی دشمن ہے۔ جب قوت مضہم
 دودھ لگی ضرور استعمال کرنا چاہیے۔ لیکن جلدی طاقت بڑھانے کے شوق میں
 زیادہ مقوی غذا میں کھا کر قوت ہاضمہ اور صحت کا ستیاناس کر لینا بھی بغیر انشہاد

اقدام ہوگا۔ اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ کچھ کھایا جائے وہ باسانی
مہتمم ہو جائے۔ جن کی قوت ہاضمہ تو بہت اچھی ہو مگر جو دیگر وجوہات سے ورزش
کے دوران میں مقوی غذائی نہ کھا سکتے ہوں وہ زیادہ سخت ورزش نہ کریں
ورزش ہمیشہ کھلی ہوا میں کرنی چاہیے۔ شام کی نسبت صبح کو ورزش کرنا زیادہ
مفید ہے۔ ورزش کرنے کے بعد خوب اچھی طرح سے پسینہ خشک ہونے
پر غسل کریں۔

انسوائں عنوان

ایک اسراری دوا جسکے کھانسیے عضوں میں حیرت انگیز درازی آجاتی
ہے

چند ایک مفرد ادویہ جو اندرونی استعمال سے عضوں میں فزہی
اور درازی پیدا کرتی ہیں عنوان نمبر بارہ میں بیان کر دی گئی ہیں
مرکب نسخہ جات میں سے معجون خسروس ایک اچھی چیز
ہے۔ اس کا نسخہ اسی کتاب کے بہرہ نسخہ جات میں دیکھئے۔ کتاب کے آخر
میں "ایک عیاش جس نے کئی زندگیوں جاننا سے مار دیں" والا مضمون بھی دیکھ لیجئے۔

میسوائں عنوان

×

عورت کے پوشیدہ عضوں میں وہ نقطہ جہاں مرد کا عضو چھو جانے سے عورت
فرط لذت سے بے ہوش ہو جاتی ہے۔ عورت کی تسخیر کا مقصد
پرسروں جانے والا زبردست ملسم جس سے واقف ہو کر
مکڑور سے مکڑور خاوند بھی بیوی کو خوش رکھ سکے گا۔

عورت کا مرکز شہوت

عورت کے پوشیدہ اعضا میں سب سے زیادہ دلچسپ اور حیرت انگیز وہ عضو ہے جسے طبی اصطلاح میں بطر کہتے ہیں۔ بہت کم مشاوری شدہ مرد اس عضو کے متعلق کوئی قابل قدر واقفیت رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس عضو کے متعلق واقفیت حاصل کر لیا اس سحر سامی کا حاصل کر لینا ہے۔ جس کے اثر سے سرکش سے سرکش بیوی بھی سہاشرت کے معاملے میں شوہر کی غلام بن سکتی ہے۔ بطر وہ بجلی کا بٹن ہے جس کو صحیح طریقہ پر دبا دینے سے عورت کے شہوانی جذبات میں ایک بجلی کی رو دوڑ جاتی ہے۔ اور مرد کی صورت سے بھی بیزاری کا اظہار کر نیوالی ست شباب اس کے گلے کا ہار بن جاتی ہے۔

بطر کی تشہیح

پوشیدہ اعضائے نسوانی کے دونوں بیرونی لبوں کے جائے اتصال پر اوپر کی جانب ایک چنے ایسا ابھار ہوتا ہے جسے چنے کی مناسبت سے پچانی زبان میں سسکتے ہیں۔ انگریزی میں اسے *Clitoris* کہا جاتا ہے۔ اور طبی اصطلاح میں اس ابھار کا نام بطر ہے۔

عورت کے مرکز شہوت کے متعلق دلچسپ باتیں

تمام پوشیدہ اعضائے نسوانی میں بطر سب سے زیادہ سرسبز اور دلچسپ عضو ہے۔ جس طرح مرد کے عضو تناسل کا خشفہ تھوڑی سی رگڑ سے احساس لذت سے بیدار و سرشار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عورت کا بطر بھی تھوڑی سی رگڑ کھانے سے عورت

کے جذبات شہوانیہ میں بیداری و سرشاری پیدا کر دیتا ہے۔ لہٰذا کی شکل مرد کے عضو تناسل سے ہو بوجہ ملتی جلتی ہے۔ اس کے اوپر دے جتے پر مرد کے عضو تناسل کے سرے کی مانند چھوٹا سا حشفہ اور اس حشفہ کے اوپر کا پردہ بھی ہوتا ہے۔ جس طرح شہوانی خیالات سے متاثر ہو کر مرد کے عضو تناسل میں خیزش اور انتشار پیدا ہوتا ہے اسی طرح سے جب ایک مست شباب عورت نفسانی جذبات کے زیر اثر ہوتی ہے۔ تو اس کے لہر میں بھی خیزش اور انتشار کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔

عورتوں میں خلق کا رواج

جس طرح نوجوان لڑکوں میں خلق کی خانہ برباد اور قبیح عادت روز بروز ترقی پرچہ اسی طرح نوجوان لڑکیوں کی بہت بڑی تعداد بھی شہوت کے زیر اثر اپنے حسن اور جوانی کو برباد کر رہی ہے۔ مقام مسرت ہے کہ ہندوستان کی نوجوان دوشیزائیں خیالات کی پابندی۔ مباشرت کی پیچیدگی اور شرم و حیا کی قدردانی کی وجہ سے دیگر "ہندیب یافتہ" ممالک کی آزاد خیال، آزاد مباشرت اور شوخ و شنگ پرکالہ آتش لڑکیوں سے اس رسم و راہ نفس پرستی میں جس کی بادِ سموم حسن و جوانی کے پھلنے پھولنے والے گلستان کو نذر خزاں کر دیتی ہے۔ بہت پیچھے ہیں۔ خلق کے دیگر شرمناک طریقوں کے علاوہ نوجوان لڑکیاں اکتساب لذت کے لئے اکثر لہری کو اپنی انگلیوں سے چھیڑتی اور ملتی دلتی ہیں۔ کیونکہ اندام نہانی کے سوراخ کے اندر کوئی چیز گھسیڑنے سے وہ لذت حاصل نہیں ہو سکتی جو شہوانی جذبات کے اس مرکز کی ذرا سی رگڑ سے حاصل ہوتی ہے۔ اس قسم کی خلق سے جو عظیم الشان نقصانات پیدا ہوتے ہیں ان کی تشریح "کام دیوشاستر" میں کر دی گئی ہے۔

خلوت کی رنگین جنگ میں عورت کو شکست دینے کا خفیہ راز

مباشرت کے بیان میں (کام دیونمبر حصہ دوم میں) عورت کو مست و مجذوب کر دینے کا جو حیرت انگیز طور پر موثر و کامیاب طریقہ لکھا جا چکا اس کے تمام پہلوؤں میں سب سے زیادہ زبردست اور کرشمہ کار بھی یہ ہے کہ پوشیدہ اعضائے نسوانی میں سے اس عضو (ظفر) کو چھیڑنے اور شہوت میں لانے کی کوشش کی جائے جس کی نسبت امریکہ کے مشہور و معروف ڈاکٹر اسٹین نے لکھا ہے

The Clitoris is a veritable electric bell-button which, being pressed or irritated, rings up the whole nervous system of the woman.

”ظفر بجلی کی گھنٹی کا وہ بٹن ہے جسے دبائے یا متحرک کرنے سے عورت کے نظام عصبی کے تمام تار جھنجھٹا اٹھتے ہیں“ حسن و عشق کی جنگ کے وقت ظفر جنگ پر پہلی چوٹ مارنے سے پیشتر ایسا وہ عضو سے عورت کے اہم اور شہوت کو چند منٹ تک رگڑتے رہیں۔ عورت کی نگاہوں سے آن واد میں ہستی برسنے لگتی ہے اس مقام پر مرد کی انگلی کا ناخن یا مرد کے عضو کے سرے کی رگڑ لگنے سے عورت کے شہوانی جذبات میں ایک بجلی سی کوئد جاتی ہے۔ اور وہ بے اختیار ہو کر مرد کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کی طرف کھینچنے لگتی ہے۔ بس یہی اور صرف یہی وقت ہے جب کہ سارا بدن مرد کے مضرب عشق کے لئے عین تیار ہو چکا ہوتا ہے اس وقت اگر مرد پورے جوش و خروش سے ساز حسن کو اپنے مضرب عشق سے چھیڑے تو عیش و عشرت اور لذت و انبساط کے وہ روح پرور نغمے پیدا ہوتے ہیں کہ ایسا معلوم ہونے لگتا ہے کہ گویا مرد و عورت دونوں لذت و عشرت کے کسی فردوس زار میں پہنچ گئے ہیں۔ اندام بنانی کے اندرونی پردوں پر ایسی

حالت میں جب کہ نظر پیدار ہو چکا ہو مرد کے عضو کی ایک معمولی چوٹ بھی وہ اثر پیدا کرتی ہے کہ بایں و شاید عین مباشرت کے وقت بھی یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ مرد کے عضو تناسل کی زبردست رگڑ عورت کے اسی مرکز شہوت پر پڑنی چاہیے جس کا ذرا سا چھڑ دینا بھی اسے دفور لذت سے سرشار کر دیتا ہو۔ کام دیونمبر حصہ دوم کے مباشرت کے بیان میں جن دیگر کیف انگیز طریقوں کا ذکر کیا جائیگا مثلاً لیٹان کو چھینا، نیرین لب کو چھینا، رازوں پر ہاتھ پھرنا وغیرہ ان سے کام لینے کے علاوہ اگر نظر پر زبردست رگڑ پیچنے کا خیال رکھا جائے تو ایک کمزور سی کمزور مشوہ بھی ایک سرکش سے سرکش بیوی کو آن واحد میں مباشرت کے میدان میں چاروں شانے چت کر سکتا ہے۔ وہ نوجوان جن کے عضویں کامل انتشار ہوتا ہو اور جو دو چار منٹ کی قوت امساک رکھتے ہوں اگر اپنی نوجوان بیویوں سے اس لئے خوفزدہ ہوں کہ وہ ان کی خواہش نفسانی کو پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو یقین کر لیجئے کہ انہیں مباشرت کے ان خفیہ رازوں سے واقفیت حاصل نہیں ہے۔ جن سے بیوی کو تسخیر کیا جاتا ہے۔ اگر مرد اس پر شیدہ بگھے سے واقف ہو کہ عورت کی شہوت کو کس طرح سے بیدار کیا جاتا ہے تو وہ چند ہی منٹ کے اندر طاقتور سے طاقتور اور سرکش سے سرکش عورت سے بھی "بس۔ بس" کہلا سکتا ہے۔

نوٹ (۱) عورت کی شہوت کو بیدار کرنے کے طریقوں سے پوری واقفیت حاصل کرنے کے لئے انجیات کے کام دیونمبر حصہ دوم کا مطالعہ کیجئے گا۔ یہاں قلت گنجائش کی وجہ سے ان کا ذکر نہیں کیا جا سکا۔ کام دیونمبر حصہ دوم غالباً جنوری ۱۹۳۸ء میں شائع ہو جائے گا۔

(ب) کام دیونمبر ایک ضخیم منفی کتاب ہے جو ابھی لکھی جا رہی ہوگی تو انجیات میں اس کا اعلان چھپ جائیگا جب تک اس کے تعلق کوئی اعلان انجیات میں نہیں شائع ہوتا اس وقت تک آپ یہی سمجھتے رہیے کہ یہ کتاب ابھی تک لکھی جا رہی ہے۔

ایڈیٹر

نوجوان عورتوں اور ادھر دھرم کی عورتوں کے مرکز شہو میں فرق

یوں تو سب شہری اپنے دل میں یہ تنا رکھتے ہیں۔ کہ کسی ایسے طریقے سے مباشرت کریں کہ بیوی کے ہر بطن نم سے "بس بس" کی صدا نہ اٹھنے لگے۔ اور وہ اپنی قوت مردی پر پھولے نہ سما جائیں اگر عورت مہنسی مذاق میں بھی کبھی یہ کہہ دے "اجی بس رہنے ہی دو۔ چھڑنا ہی آتا ہے۔" یا کچھ اور کرنے کی ہمت بھی ہے؟ تو مرد شرم کے مارے پانی پانی ہو جاتا ہے بلکہ یوں کہے کہ اُسے ڈوب مرنے کو کہیں جگہ نہیں ملتی۔ مگر اس کے باوجود کتنے مرد ہیں جو عورت کے پیچیدہ نظام شہوانی سے پوری پوری واقفیت رکھتے ہوں یا کتنے ہیں جو ان اسرار و رموز سے واقف ہیں۔ جن کی واقفیت رکھنے والے مرد۔ عورت کو اپنا پرستار بناتے ہیں؟ ادھر دھرم کی بازاری کتابیں اور کوک شاستر پڑھ کر نوجوان اٹلے پلٹے آسمانوں سے، اماں کی گولیوں سے اور لذت کی دواؤں سے بیوی کا دل مٹھی میں لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر نہیں جانتے کہ ان غیر قدرتی طریقوں سے عورت بجائے مرد کی گردیدہ ہونے کے اس سے مستغفر ہو جاتی ہے۔ عورت کی تسخیر کے دو ہی طریقے ہیں۔ صحیح طریقہ کی مباشرت اور صحیح طریقے کا سلوک! مگر صحیح طریقے کے سلوک سے تو کون واقف ہو گا جبکہ اس عیش و عشرت کے زمانے میں بھی جب کہ عورت سے بدستی کے کھیل کھیلتے رہنے ہی کو مرد اپنی "مردانگی" کا سب سے بڑا ثبوت اور اپنی محبت کی سب سے بڑی دلیل سمجھنے میں مبتکل دو فی صدی مرد بھی مباشرت کے صحیح طریقے سے واقف نہیں ہیں۔ اس معاملے میں دیکھ بے شمار باتوں کو نظر انداز کر دیجئے۔ صرف ایک چھوٹی سی بات کی طرف اپنی توجہ منطوف فرمائیے۔ جو ان دیگر تمام راز کی باتوں کے مقابلے میں جوئی نے کام دیو شاستر میں لکھی ہیں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ آپ نے اب تک سینکڑوں مرتبہ جہار کیا ہو گا اور اس نفس پرستی کے زمانے میں

آپ کی عصمت پر بھی میں پورا بھروسہ کرنے کو تیار نہیں رہا ہندو متش : برہمنچاری اور پاکیزہ کار لوگ مجھے صاف فرمائیں، شاید آپ نے کئی مختلف عمر کی عورتوں کے ساتھ مباشرت کر کے اپنی شرافت اور پاکیزہ کاری کی پیشانی پر سیاہ کاری کا داغ بھی لگایا ہو۔ بہر کیف مجھے اس وقت آپ کو ہندو موعظت نہیں کرنا ہے۔ مجھے تو آپ کا وہ تجربہ دیکھنا ہے جس کی بنا پر آپ کو صحیح مباشرت کر سکتے ہیں یا نہ ہے۔ ہاں تو آپ نے بازاری کتابیں اور کوک مشائخ بھی پڑھے ہونگے کیا آپ اپنے تجربات کی روشنی میں مجھے بتا سکتے ہیں کہ ہندو سولہ سال کی نوجوان اور نو آموزہ اٹھ کو بیس اور ایک پچیس بیس سال کی ہندو عورت کے مقام شہوت میں بھی کوئی فرق ہوتا ہے یا نہیں ؟ اگر ایک پچیس تیس سال کی عمر کی عورت سے بھی اسی طریقے سے جماع کیا جائے جس طریقے سے ایک ہندو سولہ سال کی عمر کی عورت سے کیا جاتا ہے تو کیا وہ اتنی ہی لذت محسوس کر سکے گی جتنی کہ ایک نوجوان عورت محسوس کرتی ہے ؟ مشاہدات کی روشنی میں مجھے پورا علم ہے کہ آپ ان باتوں سے قطعی طور پر ناواقف ہیں اس لئے اب ان دونوں سوالوں کا میں خود جواب دیتا ہوں۔

مباشرت کا مقصد اعلیٰ تو آفریش اولاد ہی ہے۔ مگر خداوند کریم نے اس فعل خاص میں لذت و عشرت کے بے انتہا خزانے بھی پوشیدہ کر دئے ہیں اور مرد و عورت کی صحت کا دار و مدار بھی بہت حد تک مباشرت کی تکمیل کو قرار دیا ہے۔ مشاہدات شاہد ہیں کہ ادھوری مباشرت سے سیاں بیوی دونوں کی صحت پر ناگوار اثر پڑتا ہے۔ مباشرت خواہ کسی بھی غرض سے کی جائے اس کی لذت سے پورے طور پر پہرہ یا بھونا میاں اور بیوی دونوں کی صحت کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اس لئے کہ عورت اور مرد خواہ کسی بھی عمر میں مباشرت کریں انہیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ خلوت کی رنگیں ساعتوں سے پوری پوری عشرت حاصل کی جائے۔ اس سلسلے میں دیگر مشیہار

باتوں کے علاوہ مرد کے لئے یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ پندرہ سال کی عمر
 کی بیوی کے ساتھ جس طریقے سے مباشرت کی جاتی تھی۔ کیا جس وقت اس
 مست شباب کی عمر پچیس سال کی ہو جائے اس وقت بھی اس کے ساتھ اسی
 طریقے سے مباشرت کرنی چاہیے یا اسے سرشار لذت کرنے کے لئے کسی اور
 طریقے کی ضرورت ہوگی؟ مردوں کو یہ حقیقت ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ کئی
 سال کی مباشرت کے بعد عورت کی شہوت کا مرکز تبدیل ہو جاتا ہے۔
 نوجوان اور دوشیزہ لڑکیوں میں شہوت کا مرکز کلیتہً بظریعہ ہوتا ہے۔ مگر کئی
 سال کی مباشرت سے اور کثرت مباشرت کی صورت میں ایک دوہی سال
 بعد کا شہوت کا یہ مرکز بہت حد تک تبدیل ہو جاتا ہے۔ نوجوانی کی عمر میں عورت
 کے بظر کو استادہ عضو سے رگڑنا یا انگلی کے ناخن سے چھیڑنا عورت کی شہوانی
 جذبات میں بجلی کی رو دوڑا دیتا ہے۔ اور وہ بتیاب ہو کر مرد کو گلے لگانے
 لگتی ہے۔ اس کی کمر میں باغ وصال کر بے اختیار اسے اپنی طرف کھینچتی ہے مگر
 کسی ادھیڑ عمر کی عورت کے بظر کو چھیڑ کر دیکھئے اس کے نظام شہوانی میں
 جذبات کی وہ بجلی نہ کوند سکیگی جو ایک نوجوان عورت کے جذبات میں بظر کو
 چھیڑنے سے کوندتی ہے۔ اس فرق کی وجہ یہ نہیں کہ ایک نوجیز عورت کے
 شہوانی جذبات چونکہ جوان ہوتے ہیں اس لئے اس کے بظر کو عضو کی رگڑ پھونپانے
 سے اس کے ہر بن مو سے دعوت مباشرت کی صدا میں بلند ہونے لگتی ہیں۔ اور
 ایک ادھیڑ عمر کی عورت کے جذبات چونکہ نسبتاً افسردہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس
 لئے اس کے بظر کو چھیڑنے سے وہ کیف انگیز حرکات شہوانی ظہور میں نہیں
 آئیں جو ایک نوجوان عورت کے بظر کو چھیڑنے سے دیکھی جاتی ہیں۔ اس فرق کی
 وجہ صرف نوجوان لڑکیوں اور ادھیڑ عمر کی عورتوں کے مقام شہوت کا فرق ہے۔
 میرے مشاہدات نے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچا دی ہے۔ کہ نوجوان
 عورتوں کے جذبات شہوانی اس قدر جوان نہیں ہوتے جس قدر کہ ایک

صحیح الماعضا اور تندرست عورت کے تیس سال کی عمر میں جوان ہوتے ہیں۔
پچیس اور تیس سال کے قریب کی عمر عورت کے شہوانی جذبات کی جوانی
ہے اس حقیقت کو اس کتاب کے دوسرے حصے میں بالتشریح بے نقاب
کیا جائیگا۔ مروت یہی سمجھ لیجئے کہ اگر بظری عورت کی شہوت کا مرکز ہوتا
تو پچیس بتیس برس کی عورت کو بھی بظری کے چھڑنے سے اسی قدر شہوت ہو
جانا چاہیے تھا جس قدر کہ ایک نو جوان لڑکی بظری کو چھڑنے سے پر شہوت ہو جاتی
ہے۔ مگر تجربہ بتاتا ہے کہ ایسا نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سولہ اس کے
اور کچھ نہیں ہے کہ کئی سال کی مباشرت سے عورت کا مرکز شہوت تبدیل
ہو جاتا ہے۔ کوئی شبہ نہیں کہ ایک پچیس تیس سال کی عورت کے بظری کو
چھڑنے سے بھی اس کے شہوانی جذبات میں بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔
مگر اس قدر نہیں جس قدر کہ ایک پندرہ سولہ سال کی لڑکی کے بظری کو چھڑنے سے
پیدا ہوتی ہے۔ ادھیڑ عمر کی عورتوں میں شہوت کا مرکز رحم کی گردن ہوتا ہے۔
اس لئے اس عمر کی عورت کو مباشرت سے صحیح معنوں میں لطف اندوز کرنے
کے لئے ضروری ہے کہ مباشرت کے طریقے میں بھی محوڑی سی تبدیلی کر لی
جائے۔ نو جوان عورت سے مباشرت کرتے وقت عضو کی رگڑ زیادہ تر
بظری ہی پڑنی چاہیے۔ مگر ادھیڑ عمر کی عورتوں سے مباشرت کرتے وقت
عضو کے سرے سے رحم کی گردن کو تلاش کر کے اس پر چوٹ لگانے کی
کوشش کرنی چاہیے۔ بعض دفعہ رحم کی گردن اندام نہانی کے منہ کے بالکل
سامنے نہیں رہتی ذرا دائیں یا بائیں طرف کو ہٹ جاتی ہے۔ جو محوڑی سی
مشق کرنے کے بعد عضو کے سرے سے با آسانی معلوم کی جاسکتی ہے۔ رحم
کی گردن اندام نہانی کے بائیں طرف ہو تو عضو کا سارا ذور اس طرف کو
رکھیں اور اگر دائیں طرف ہو تو عضو کی چوٹ اسی طرف کو لگائیں۔ ایسی
حالت میں عورت کے سر ہنڈوں کے نیچے تکیہ ضرور رکھ لینا چاہیے۔ اس

سے رحم کی گمان بآسانی مرد کے عضو کی ٹھوکر کی زد میں آسکتی ہے۔ اگر مرد کا عضو بہت لمبا ہو تو تکیہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بالکل نوخیز عورت سے مباشرت کرتے وقت تکیہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہو کرتی صرف عضو کا زور اندام بنانی کے اوپر کے حصے کی طرف کر لینا ہی کافی ہو سکتا ہے۔

مباشرت سے پیشتر ادھیڑ عمر کی عورتوں کے بظر کو انگلی کے ناخن سے چھیڑنا یا استادہ عضو سے اسے کئی منٹ تک رگڑتے رہنا شہوت پیدا کرنے کے لئے اگر چکیساں طور پر مؤثر نہیں ہے تاہم ادھیڑ عمر کی عورتوں کے بظر کو بھی مباشرت سے پیشتر استادہ عضو کی زوردار حرکت سے رگڑنا عورت کو مباشرت کرنے کے لئے تیار کرنے میں بہت کچھ مددگار و معاون ثابت ہوتا ہے۔ بائیں ہبہ جماعی حرکتوں میں یہ احتیاط نہایت ضروری ہے کہ ادھیڑ عمر کی عورت کے بظر کو ملنے جلنے کی بجائے اس کے رحم کی گردن سے عضو کو ٹکرانے کی کوشش کریں۔ بظر کو چھیڑنا ہو تو انٹلی کے ناخن سے چھیڑیں۔

مگر نوجوان عورت سے مباشرت کرتے وقت عضو کی چوٹ زیادہ تر بظری پر پڑنی چاہیے۔ جسمانی طاقت، شہوانی صلاحیت اور مباشرت کی کمی و بیشی کے اعتبار سے مرکز شہوت مختلف عورتوں میں مختلف عمیں تبدیل ہوتا ہے۔ تاہم آٹھ دس سال کی مباشرت کے بعد ہر عورت میں یہ مرکز تبدیل ہو جاتا ہے۔ چند سال یا کثرت مباشرت کی صورت میں چند ماہ کے بعد ہی مہبل کی دیواروں میں بھی مردانہ عضو کی حرکت اور رگڑ سے احساس لذت پیدا ہونے لگتا ہے مگر پہلے پہل کی مباشرت میں مہبل کی دیواروں سے مردانہ عضو کے ٹکرانے سے عورت کوئی لذت محسوس نہیں کرتی۔ اس کی شہوت اور لذت کا مرکز کلیتہً بظری ہی ہوتا ہے۔

مردانہ عضو کی فہرہ اور درازی

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں مردانہ عضو کی لمبائی اور موٹائی کی کمی و بیشی کا عورت کے شہوانی جذبات کو تسکین دینے میں کوئی بہت اہم حصہ نہیں رہ جاتا۔ بالکل نوزید عورت کا شہوانی مرکز تو کلیتہً بظہری ہوتا ہے۔ جو اندام نہانی کی وادی عیش و نشاط کے آغاز ہی میں موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ بچی کے اس بٹن کو متحرک کرنے کے لئے عضو تناسل کی کسی خاص لمبائی اور موٹائی کی ضرورت نہیں ہے۔ چند سال کی مباشرت کے بعد عورت کا شہوانی مرکز بدل جاتا ہے۔ تو اندام نہانی کی وادی عیش و نشاط کی دیوار میں کئی مردانہ عضو کی رگڑ سے متاثر ہو کر لذت و عشرت کا احساس کرنے لگتی ہیں۔ اگر بالضرر عورت کے سرخیوں کے نیچے تک یہ رکھنے سے بھی عضو رحم کی گردن سے نہ ٹکرا سکے تو سہیل کی دیواروں سے عضو کی رگڑ بھی عورت کو مزوری عیش و نشاط سے بہرہ اندوز کر سکتی ہے۔ پھر لمبے عضو کی نسبت چھوٹے عضو میں قوت انتشار اور سمجھتی اکثر زیادہ ہوتی ہے۔ جوش و خروش سے بھرا ہوا عضو صہیل کی رگوں کو خوب مٹنے دلتے سے عورت کو لذت سے بخوبی سرشار کر سکتا ہے۔ اس صورت میں بظہر کو خصوصیت سے زیادہ چھیڑتے رہنا چاہیے۔ تاکہ عضو کی لمبائی کی کمی کی کسر اس طرف سے عورت کی شہوت میں زیادہ بیداری پیدا کرنے سے نکل جائے۔ (پہلے لکھا جا چکا ہے کہ جوانی کی عمر سے گزرنے کے بعد بھی بظہر کی حس شہوت بالکل مر نہیں ہو جاتی) زیریں لب کو جوش محبت سے چومنا اور رانوں پر بیجو دی کے انداز میں ہاتھ پھیرنا، شباب کے گنبدوں کے سروں کو انگلیوں سے مسلنا۔ عضو کی لمبائی اور موٹائی

کی کمی کی بہت کچھ تلافی کر سکتا ہے۔ تاہم عضو کا حد اعتدال کے اندر لمبا ہونا مردانہ طاقت کے رعب اور وقار کو قائم رکھنے کے لئے بہت اچھی بات ہے۔ جو لوگ عورت کو اپنی آغوش میں کھینچنے کے ساتھ ہی مباشرت شروع کر دیتے کو مباشرت کا صحیح طریقہ جانتے ہوں۔ ان کے لئے عضو کا زیادہ چھوٹا ہونا بعض دفعہ مصیبت کا باعث بن جاتا ہے۔ لیکن عورت کی فطرت اور مباشرت کے طریقے کا ماہر ہوشیار آدمی عضو کی کوتاہی کی دیگر کیف انگیز طریقوں سے تلافی کر کے عورت کو لذت و عشرت سے بخوبی سرشار کر سکتا ہے۔ باقی رہا عضو کی موٹائی اور لاغری کا مباشرت سے تعلق۔ تو بلا خوف تردد یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ عضو کے موٹا یا پتلا ہونے سے بیوی کے شہوانی جذبات کی تسکین میں کوئی وقت پیش نہیں آتی۔ ایک شریف اور باعصمت عورت کی اندام بنانی مباشرت کے وقت شوہر کے عضو کی موٹائی کے مطابق ہی کشادہ ہوتی ہے۔ اور اگر کثرت مباشرت سے کام نہ لیا گیا ہو تو ایک شریف عورت سے مباشرت کرتے وقت عضو خواہ کتنا ہی لاغر کیوں نہ ہو ہمیشہ وادی عشرت کی دیواروں سے ٹکراتا رہے گا۔ لیکن کثرت مباشرت یا سیلان الرحم وغیرہ کی شکایت سے ایک شریف عورت کی اندام بنانی بھی اس قدر کشادہ ہو جاتی ہے۔ کہ مردانہ عضو اس کی دیواروں کو رگڑتا ہوا اپنا کام نہیں کرتا۔ بلکہ نہایت آسانی سے اندر آنے جانے لگتا ہے۔ اس صورت میں میاں بیوی مواصلت کی لذت سے پورے طور پر لطف اندوز نہیں ہو سکتے لیکن اس نقص کا علاج ہو سکتا ہے۔ کثرت مباشرت سے یہ شکایت ہوتی ہو تو کثرت مباشرت ترک کر دیں۔ اور چند روز تک پیاری پاک یا کشتہ بینہ مرغ استعمال کرائیں۔ تو اندام بنانی از نو دوشیزگی

کے زمانے ایسی تنگ ہو جاتی ہے۔ سیلان الرحم کی شکایت ہو تو سیلان الرحم کا علاج کریں سب معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔

ملاحظہ

مندرجہ بالا مضمون اپنی جگہ پر ہر طرح سے مکمل ہے تاہم عورت کے ”مرکز شہوت“ کے متعلق ابھی اور بھی بہت کچھ لکھنا باقی ہے مثلاً (۱) عورت کے مرکز شہوت کا قد و قامت (۲) ”مرکز شہوت“ کا شہوانی عادات سے کس قدر گہرا تعلق ہے۔ جن عورتوں کا مرکز شہوت بڑا ہوتا ہے کیا وہ زیادہ شہوت پرست ہوتی ہیں؟ (۳) عورت کے مرکز شہوت کو بڑھانے کا رواج۔ اس رواج کا مقصد۔ (۴) عورت کا مرکز شہوت کس طرح سے بڑھ سکتا ہے مرکز شہوت کے بڑھانے کے فوائد اور نقصانات پر ایک نظر (۵) کیا عورت کے مرکز شہوت کے بڑھ جانے سے عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔ (۶) کیا مرکز شہوت کے بڑھ جانے سے عورتوں میں مردانہ ادائیں اور مردانہ عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں (۷) مردانہ عضو جنبا طویل اور ضربہ نسوانی مرکز شہوت۔ دین کا عجوبہ۔ اس کی تصویر (۸) وہ عورتیں جو عورتوں کے ساتھ جماع کرتی ہیں۔ (۹) روم کے ایک صوبہ کے گورنر کی بیوی جو عورتوں کے ساتھ جماع کرتی تھی (۱۰) فرانس کی ایک دولت مند عورت جو مردوں کی بجائے عورتوں پر عاشق ہو جاتی تھی۔

ان عذرات پر نہایت دلچسپ اور جبرٹ انگیز معلومات یا تو کام دیو نمبر حصہ دوم میں پیش کیا گئی۔ یا پھر ایک انگ پمفلٹ کی شکل میں جسکی قیمت برائے نام دو چار آنہ ہوگی شائع کردہ جلیگی کیونکہ ساری دنیا بھر کی

بابت اسی ایک زیر نظر کتاب دکام دیونیر حصہ اول میں
نہیں آسکتی۔
ایڈیٹر

وہ مورخ جسکی تیس چالیس چالیس مرتبہ روزانہ جان کر انیسے بھی سہی ہوتی تھی ایک چشم دید واقعہ

میں ماضی پرست نہیں ہوں۔ اس لئے گزشتہ واقعات کی تفصیلات و جزئیات کو بہت جلد بھلا دیتا ہوں۔ صرف وہ حقیقت یاد رکھتا ہوں جو واقعات کی تہ میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ اس چشم دید واقعہ کی تہ میں جو حقیقت پوشیدہ تھی وہ مجھے اب بھی یاد بھی ہے۔ اس لئے آپ کو سنائے دیتا ہوں باقی اس کی جزئیات و تفصیلات کے سلسلہ میں اگر میں آپ کو صحیح طور پر یہ نہ بتا سکوں کہ یہ واقعہ کس تاریخ کس ہینہ اور کس سن کا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ مجھے قابل معافی سمجھا جائے۔

صحیح تاریخ، ہینہ اور سن یاد نہ ہونے کی صورت میں آپ کو یوں سمجھائے دیتا ہوں کہ یہ واقعہ چند سال پیشتر کا ہے۔ ہاں تو چند سال پیشتر کی بات ہے کہ میں قبول باغ دہلی میں اپنے ایک دوست ڈاکٹر صاحب سے ملنے جا رہا تھا۔ بارہ ہندو راؤ میں ٹریم سے اتر چوٹکے مجھے مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ (جو وہاں صرف چند قدم کے فاصلے پر ہے) میں ایک طالب علم سے بھی ملنا تھا۔ اس لئے پیدل ہی چلا۔ دارالحدیث رحمانیہ سے ہو کر ایک دو فرلانگ ہی آگے گیا تھا کہ ایک پنجابی واقع کار مل گئے۔ "ہمارا ج میڈت جی ہمارا ج۔ آپ یہاں کہاں ہاں نے بھی ہمارا ج کا جواب دینے کے بجائے یہی سوال ان سے کر دیا کہ آپ یہاں کہاں۔ کہنے لگے۔ ملازمت کے سلسلہ میں یہاں آیا ہوں۔ کسی اچھے اور سستے کرایہ کے مکان کی تلاش ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ جو مکان اچھا ہے وہ سستا نہیں ہے اور جو سستا ہے وہ اچھا نہیں میں نے کہا۔ یہیں چند قدم آگے میں آپ کو ایک ایسا مکان دکھائے دیتا ہوں جس میں یہ دونو خوبیاں ہیں۔ ہوا دار بھی صاف بھی اور کرایہ بھی صاف چار پانچ روپہ ماہانہ۔ کہنے لگے آپ کی بے حیاضیت ہوگی۔ میں نے کہا تو آئیے میرے ساتھ چند قدم آگے بڑھے تو جاندھر کے ایک "سردار صاحب"

جوان کل بھی دہلی میسٹری میں ملازم ہیں۔ دھن بھاگ آئے ہمارا جیٹ جی۔ بڑے
 دیر بعد درشن ہوئے۔ آج تو میں نے کہا درشن پرشن کی بات تو پھر ہوگی۔ پہلے یہ دیکھئے کہ یہ جو
 صاحب میرے ساتھ ہیں یہ آپ کے "ضلع بھائی" ہیں۔ انہیں مکان کی ضرورت ہے۔ آپ کے
 کمرہ کے ساتھ غالباً چند کمرے ابھی خالی ہیں ایک کمرہ انہیں دلا دیجئے اور مجھے قہرل باغ کے لئے
 ٹانگہ لینے دیجئے۔ کہنے لگے ان کا تشریف لانا سہل تھا۔ مگر آپ کا اس طرح بغیر کچھ "سیوا
 ٹیل" کرائے بھاگنا۔ منظور نہیں۔ میں نے کہا بھلے آدمی رات کا فیصلہ نہیں لے سکتے۔ دس بجے کو پورے
 میں۔ مجھے قہرل باغ سے واپس ہو کر اپنی جائے قیام پر بھی پہنچنا ہے۔ نہ پوچھو تو انتظار کرنے
 والوں کو بے حد تکلیف ہوگی۔ مگر وہ ٹھیرے ٹھٹھے پچانی کیوں ماننے والے تھے زبردستی
 کھینچ کر لے گئے۔ حویلی میں پونچے تو سردار جی کی "نیک بخت" کمرے کو تالا لگا کر اوپر جا
 سوئی تھی۔ سردار جی نے دو چار آوازیں دیں مگر جو ان کی نیند اور وہ بھی پچانی عورت کی! انہیں
 نہ اٹھا تھا اور نہ اٹھیں۔ سردار جی بہت ہنسنے لگے۔ میں نے کہا "ان" سے تو آپ پھر سمجھ لیجئے گا
 پہلے انہیں کمرہ دکھا دیجئے اور مجھے رخصت کر دیجئے کہنے لگے۔ کمرہ تو دکھا دوں۔ مگر لالٹین
 کہاں ہے ہاں نے کہا لالٹین میں لانا ہوں۔ دو تین کمرے چھوڑ کر ایک کمرہ کی دہلیز پر لالٹین
 پڑی ہوئی تھی۔ میں لپک کر وہاں پہنچا کمرہ کے اندر ایک جوان لڑکی (سیرف جی) میں معلوم
 ہوا کہ وہ لڑکی یہیں بلکہ عورت تھی) میز کرسی لگائے کمرہ کی نیم روشن اور نیم دھندلی فضا میں
 بیٹھی ہوئی نامعلوم کیا کر رہی تھی۔ موسم گرمی کا تھا۔ لالٹین غالباً پیر والوں اور گرمی سے بچنے
 کے لئے دہلیز پر رکھ دی گئی تھی۔ میں نے جلدی سے لالٹین پر ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔
 "شرمتمی جی اجازت ہو تو چند منٹ کے لئے یہ لالٹین میں لے جاؤں۔" میری سیرانی کی کوئی
 حد نہ رہی جب شرمتمی جی نے بڑی ہی بے تکلفی کے ساتھ کہا "واہ بانی کس کی اور بندے کس
 کے۔ لے جائیے۔ مگر محض لالٹین ہی؟ یہاں تو سبھی کچھ آپ کا ہے جو مانگو وہی حاضر ہے؟"
 میں نے لالٹین اٹھائی اور شکریہ کہہ کے چل دیا۔ یقیناً اس لڑکی کو کچھ غلط نہیں ہوئی ہے۔
 میں نے سوچا وہ مجھے کوئی اور آدمی سمجھی ہے۔ جس کے ساتھ غالباً وہ بہت بے تکلف
 ہے۔ خیر لالٹین کی مدد سے سردار جی کے "ضلع بھائی" کو کمرہ دکھا دیا گیا۔ جسے

انہوں نے پسند کیا۔ سردار جی اور ان کے درمیان دو ہی منٹ میں خالص ”پنجابیانہ تکلفی“ پیدا ہو گئی۔ مگر سردار جی کا کمرہ بند تھا۔ اور رات بھی کافی گزر چکی تھی۔ اس لئے وہ جلد ہی رخصت ہو گئے۔ اب رہ گئے ہیں اور سردار جی میں نے ان سے رخصت مانگی۔ انہوں نے قبول باغ میرے جانے کا مقصد پوچھا جب میں نے بتایا تو وہ مقصد میں پورا ہو گیا۔ سردار جی کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ ڈاکٹر صاحب جنہیں میں ملنے جا رہا تھا۔ اسی جوبلی کی نیچے کی کسی دوکان میں آگئے ہیں۔ خوب میں نے کہا۔ تو میں کام بن گیا۔ لیجئے ذرا بیلاٹین دے آئیے۔ پھر نیچے چلیں۔ سردار جی لائین دینے گئے۔ تو تقری گھنٹی کی سی اک مترنم آواز مجھے بھی سنائی۔ ”سردار جی آپ نے تو منہ دکھانا ہی چھوڑ دیا۔ ذرا تشریف تو رکھیے۔ اور وہ آپ کے همان کہاں ہیں؟“ سردار جی نے میری طرف انگلی کا اشارہ کر کے بتایا۔ وہ کھڑے ہیں۔ تو انہیں بھی لے آئیے نہ ذرا یہاں۔ مہتاب رات کو کمرہ بند ہے۔ میرے کمرے ہی میں جٹھا کر انہیں کچھ کھلا پڑھیے۔“ سردار جی رضامند ہو گئے۔ مگر میں نے کہا سردار جی اب دیر نہ کیجئے۔ مجھے ڈاکٹر صاحب سے مل کر بہت جلد واپس لوٹنا ہے۔ سردار جی نے تو ابھی اس کا جواب بھی نہیں دیا مگر وہ شرمیلی ٹھکان کی حرکات ابھی تک میرے لئے حیرانی کا باعث بنی ہو گئی تھیں۔ بول اٹھیں۔ اچی کیا غضب کرتے ہو۔ یہ بھی کوئی واپس جانے کا وقت ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب تو اب سو رہے ہیں۔ انہیں جگانا بھی ٹھیک نہیں معلوم ہوتا اور ہاں ڈاکٹر صاحب سے آپ کا کیا تعلق ہے؟۔۔۔۔۔ میں ابھی کوئی جواب دینے کو تیار بھی نہیں ہونے پایا تھا کہ ان کے اشارہ سے سردار جی نے مجھے بازو سے اٹکھڑا۔ اور کہنے لگے ہوئے لے چلے۔ بڑی تعلیم یافتہ عورت ہے۔ طبی کتابوں کی ایک اچھی خاصی لائبریری رکھتی ہے۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ کالج میں پڑھتی ہے۔ ملاقات میں کیا ہرج ہے۔ وہ منٹ بعد چلے جانا۔۔۔۔۔ یہ سطوریں لکھنے میں تو کچھ دیر ہی لگی ہو گی۔

مگر سردار جی نے اتنی دیر بھی نہیں لگائی۔ کہ ہم کے گولے کی طرح مجھے شرمیلی جی کے کمرہ میں لے جا چھینکا۔ آرام کرسی پر دراز ہونے کے بعد میں نے شرمیلی جی اور ان کے کمرہ کا سر سے پاتک اور فرش سے چھت تک جائزہ لیا۔ کمرہ سیدھا سادہ اور سامان آرائش سے

قطعی معرقتا۔ البتہ شرمیتی جی از سر تاپا انا البرق بنی ہوئی تھیں۔ — شربت سگریٹ
 پان وغیرہ پیش کئے گئے۔ شربت کا گلاس منظور کر لیا گیا۔ سگریٹ قطعی نہیں پیتا۔ پان کا عادی
 نہیں ابھر سگریٹ اور پان نا منظور کر دئے گئے۔ خیران رسمی تکلفات کے بعد میں اور سردار جی
 قطعی خاموش تھے۔ اور شرمیتی جی تقریر کی لائن پر بیسے میل کی طرح فراتے بھر رہی تھی۔ تقریر
 کیا تھی؟ شرمیتی جی نے اپنی طبی واقفیت، اپنے وسیع مطالعہ، اپنی ذہانت، اپنی وکالت
 اپنے صن اپنے خود داری اور پتہ نہیں کیا کچھ کی شان میں ایک اچھا خاصہ طویل تقیدہ شروع
 کر رکھا تھا۔ ایک منٹ دو منٹ آدھ منٹ ایک گھنٹہ دو گھنٹہ — شرمیتی جی نے
 تو کسی بھی سٹین پر پھیرنے کا نام نہ لیا۔ تو آخر میں نے تنگ آکر کہا شرمیتی جی آپکی ذہانت
 و فطانت اور آپ کی طلاقت لسانی کامیں بہت اچھی طرح سے قائل ہو گیا ہوں۔ اب مجھے
 رخصت کیجئے۔ میرے اس ریمارک کی ”خشگی“ پر شرمیتی جی کے چہرہ کا رنگ ایک لمحہ
 کے لئے کچھ اس طرح سے تبدیل ہوا گویا میں نے ان کی سخت توہین کی ہو اور حقیقت بھی
 یہی تھی۔ پھر پہلو بدل کر کہنے لگیں اچھا اب میری لائبریری دیکھئے۔ میں نے کہا نہیں نہیں
 اب نہیں میں سحانی چاہتا ہوں۔ اب سردار جی بھی میری حمایت پر اتر آئے۔ نہیں کاشی دیہ
 فرضی نام ہے صحیح نام لکھنا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا اب لائبریری دیکھئے کا وقت نہیں ہے
 رات بہت چلی گئی ہے۔ انہیں آرام بھی تو کرنا ہے۔ اس پر شرمیتی جی نے ذرا تیز نظر سے سردار جی
 کی طرف دیکھا اور پھر میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگیں۔ رات کے بارہ بجے اب کہاں جاؤ گے؟
 انتظار کرنے والے بھی تو فالوئس ہو کر سوچے ہونگے۔ میرے کمرے میں دو لپنگ موجود ہیں
 ایک پر آپ آرام کیجئے۔ کمرہ ہوا دار ہے رکھڑکیاں کھلی رہیں گی۔ — خیر بڑی شکل سے
 خدا خدا کر کے شرمیتی جی سے میں نے پیچھا پھڑالیا۔ اب سردار جی۔ نہیں جانے دیتے۔ میں
 نے بگڑا کر کہا بس سردار جی رہنے دیجئے۔ یہ دس نمبر کی بد محاش آخر ہے کون جس کے
 کمرہ میں آپ دیدہ دانستہ مجھے کھینچے گئے تھے۔ سردار جی نے بڑے مہوے پن سے
 جواب دیا۔ لڑکی تو بہت شریف ہے۔ — کلچ میں فورٹھ ایر میں پڑھتی ہے۔
 سردار جی کا چہرہ بتا رہا تھا کہ انہیں کچھ کہنا فضول ہے۔ وہ اسقدر مہوے ہیں کہ نہ پہلے



کچھ سمجھے میں اور نہ اب انہیں کچھ شبہ ہوا ہے۔ اس لئے میں نے پہلو بدل کر پوچھا۔ اچھا تو یہ کب سے یہاں ہے؟ کہنے لگے یہی بس کوئی دس بارہ دن سے یہاں آئی ہے۔ پہلے قول پانچ میں رہتی تھی۔ خیر اب رات زیادہ جا چکی تھی۔ اس لئے میں نے سردار جی کے ہاں بھڑنا منظور کر لیا۔ انہوں نے اپنی نیک نیت کو جگایا۔ چابی آئی کمرہ کھلا۔ دو بستر تیار ہو گئے۔ اور کھڑکیاں کھول کر اور دروازہ بند کر کے ہم کوئی اور بات کے بغیر چپ چاپ سو گئے۔

ٹپ ٹپ ٹپ ٹپ ٹپ ٹپ۔ کوڑوں پر کوئی دستک دے رہا تھا۔ بڑی باقاعدہ! گویا طبلے پر کسی مشاق طلبہ نواز کی انگلیاں کھیل رہی ہوں۔ میری آنکھ کھل گئی۔ پوچھا کون؟ جواب ملا کامنی ابی۔ کہا کیوں؟ جواب ملا چلو جتنا کے نٹ پر لے چلوں۔ متھرا نہ سہی دہلی ہی سہی۔ کیوں کر شن جی جتنا کے نٹ کو بھول گئے کیا؟ میں نے صغیرا کو کہا۔ بھاڑ میں جائے نہاری جتنا اور ساتھ ہی تم۔ یاد رکھو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ اگر تم اسی لمحہ یہاں سے نہ چلی گئیں۔ کہنے لگی آپ بگڑیے نہیں۔ میں ابھی چلی جاتی ہوں۔ مگر یاد رکھئے اگر جتنا بھاڑ میں گئی تو آپ کا بھاڑ بھج جائیگا۔ جتنا کا اور جتنا کے ساتھ میرا کچھ نہیں بگڑیگا۔

اب سردار جی نے بھی آنکھیں کھول دیں۔ میں نے کہا۔ سنا کچھ آپ نے بھی سردار جی؟ یہ آپ کی "شریف لڑکی" تو بہت ہی "لیچر" واقع ہوئی ہے۔ میرا پچھا ہی نہیں چھوڑتی کچھ آپ کی تو سازش نہیں اس میں؟ سردار جی آنکھیں مل کر اٹھ بیٹھے۔ اور پہلے کی طرح بڑے بھولے پن سے کہنے لگے۔ لڑکی تو بہت شریف ہے۔ میں نے کیا ہوں!!

یہ تھی "بہت شریف لڑکی" المتخلص بہ تیس مارغاں سے میری پہلی اتفاقی ملاقات!

دو تین ماہ بعد میں پھر دہلی گیا تو ایک دفعہ پھر ملاقات ہوئی! بالکل اتفاقیہ اور غیر متوقع ملاقات! صبح کے دھندلکے میں میں سیر کو جا رہا تھا۔ اور شرمیتی جی جتنا سے آ رہی تھیں۔ لال قلعہ سے ذرا آگے ریلوے لائن کے نیچے سے گزر کر میں نے نچترہ لڑکی پر قدم بڑھایا ہی تھا کہ سامنے سے شرمیتی جی آتی ہوئی دکھائی دیں۔ انہوں نے بھی ذرا دور ہی سے مجھے پہچان لیا کہنے لگیں۔ ابا ہا آج تو جتنا کے بھاگ کھل گئے جو کرشن جی اس طرف بھول پڑے۔ مگر ہم تو جب جانیں کہ اپنی گویوں کا بھی انہیں کچھ خیال رہے۔ میں نے جواب میں پیشانی پر تنویر ڈال لئے۔ اور

تیسواں عنوان

عورت کی شہوانی زندگی سے عورت میں شہوت کی لہریں کب اٹھتی ہیں
 مزب کی مشہور و معروف مصنفہ ڈاکٹر میری سٹولپس اپنے وسیع تجربات و مشاہدات کی
 بنا پر یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ عورت اور مرد کی شہوانی زندگی میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے
 مرد کے لئے تو جس طرح سال کا ہر موسم یکساں ہے اسی طرح عورت کے لئے ہر دن بھی
 یکساں ہے۔ وہ جب چاہتا ہے۔ مباشرت سے لطف اندوز ہونے کے لئے
 آمادہ ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے برخلاف عورت کے لئے عینے میں خاص نظم
 دن مقرر ہیں۔ جب اس کے اعضاء میں جوش مستی پیدا ہوتا ہے اور جب اس
 کے شہوانی جذبات انتہائی درجہ تیز و تند ہوتے ہیں۔ اگر ان ایام میں مرد اس سے
 مواصلت کرے تو وہ مواصلت کے دوران میں بے انتہا لذت و مسرور کا اظہار
 کرتی ہے۔ لیکن اس کے برخلاف اگر ان ایام میں اس سے مباشرت کی جائے
 جب اس کے جذبات شہوانیہ کا جوش فرو ہو چکا ہو تو صرف یہی نہیں کہ اسے
 مواصلت میں کوئی کیف حاصل نہیں ہوتا بلکہ بعض صورتوں میں یہ بے موسم کا
 جماع اس کے لئے تنفر انگیز بھی ہوتا ہے۔

اگر ڈاکٹر صاحبہ کے اس دعویٰ میں فی الواقعہ کوئی صداقت موجود ہے تو اس سے
 کون انکار کر سکتا ہے کہ مرد کے لئے یہ چیز انتہائی درجہ ضروری ہے کہ ان ایام سے
 خاص طور پر واقف ہو جن ایام میں کہ عورت کے شہوانی جذبات میں تیزی و تند
 پائی جاتی ہے تاکہ نشاط مواصلت کی بوجہ جن تکلیفیں ہو سکے۔

ڈاکٹر میری سٹولپس کے مشاہدات و تجربات کے مطابق ایام حیض شروع ہونے سے
 دس روز پیشتر سے عورت کے جذبات شہوانیہ میں ایک زبردست ہیجان پیدا ہو جاتا
 ہے اور یہی وہ ایام ہیں جن میں مباشرت کرنے سے عورت کو بے پایان کیف و مسرور

حاصل ہوتا ہے۔ علم صنفیات کے مشہور ترین ڈاکٹر ہیوی لاک ایس کا بیان ہے کہ ایام حیض میں عورت کے جذبات شہوانیہ اپنے انتہائی عروج پر پہنچ جاتے ہیں اس کے اگر ان ایام میں مباشرت کی جائے تو عورت کے جسم کا رواں رواں متلذذ ہو جاتا ہے ایک اور مشہور عالم ڈاکٹر کمینٹ صاحب اپنی ایک کتاب عورت کی حیات شہوانیہ میں ڈاکٹر ہیوی لاک ایس کے بیان کی گویا تائید کرتے ہیں جب وہ لکھتے ہیں کہ ایام حیض میں عورت کے جذبات شہوانیہ اپنے انتہائی عروج پر ہوتے ہیں ان ایام میں اگر عورت سے مباشرت کی جائے تو وہ دیگر ایام کی نسبت دو چندان لطف کا اظہار کرتی ہے ایک اور ڈاکٹر صاحبہ لکھتی ہیں کہ ایام حیض میں مباشرت کرنے سے بانجھ عورتیں بھی حاملہ ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ان ایام میں عورت کے جذبات شہوانیہ اپنے انتہائی عروج پر ہوتے ہیں۔ اور اس کے رحم میں حمل پھرنے کی صلاحیت بھی بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔

مشرقی طب کے تجربات اور اپنے روزمرہ کے مشاہدات کے مطابق نہ ہم ڈاکٹر میری سٹوپس کی نظریہ انتہائی حمایت کر سکتے ہیں اور نہ ڈاکٹر ہیوی لاک ایس اور کمینٹ صاحب وغیرہ کے نامکمل تجربات کی تصدیق۔

اگر مباشرت کا مقصد محض جسمانی لذت کا اکتساب ہے تو کوئی شبہ نہیں کہ ڈاکٹر میری سٹوپس کا نظریہ بہت حد تک قابل توجہ ہے۔ بشرطیکہ اس کی صداقت مبہم نہ ہو۔ اور میرے نزدیک اس کی صداقت مبہم ہی ہے (لیکن اگر جماع کا مقصد افزائش نسل ہے تو یہ نظریہ یکسر ناقابل التفات ہے۔ کیونکہ ایام حیض شروع ہونے سے تقریباً دو ہفتہ پہلے ہی رحم کا منہ بند ہو چکا ہوتا ہے اس لئے ان ایام کی مباشرت سے حمل پھرنے کی توقع خام خیالی کے مترادف ہے۔

ایام حیض میں اگر عورت کے جذبات شہوانیہ اپنے انتہائی عروج پر بھی پہنچ جاتے ہوں جب بھی مباشرت کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اگر چہ منٹ کی لذت کی قیمت پر جیان۔ سوزاک۔ احتراق دم اور مانجھو یا وغیرہ بیماریاں خریدنے ہی کی تمنا ہو تو وہ الگ بات ہے۔ ایام حیض کی مباشرت سے اگر حمل ٹھہر سکتا ہو دیکھی بعض

تجربات سے تصدیق بھی ہوئی ہے) جب بھی ان ایام میں مباشرت کی اجازت نہیں دیا
 سکتی۔ کیونکہ ان ایام کی مباشرت سے بچہ اکثر ناقص الاعضاء پیدا ہوتا ہے۔ وغیرہ۔
 ڈاکٹر میری سٹوڈیس کا یہ بھی خیال ہے کہ ایام حیض ختم ہونے پر بھی تین چار روز تک
 عورت کے جذبات شہوانیہ میں حد درجہ تندی و تیزی پائی جاتی ہے۔ یہ نظریہ
 درست ہو یا نادرست۔ مباشرت کا صحیح موسم یہی ہے۔ اگر ڈاکٹر
 صاحبہ کا خیال مبنی بر صداقت ہے تو ہم فریاد ہم تو اب۔۔۔۔۔ لذت بھی اور
 مقصد بھی۔۔۔۔۔ یہ دونوں باتیں ان ایام کی مباشرت سے حاصل ہو سکتی ہیں
 لیکن اگر ان کا یہ خیال درست نہیں ہے جب بھی مباشرت کیلئے صحیح وقت یہی رہے گا
 کیونکہ ان ایام میں رحم میں عمل ٹھہرنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔
 اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ چند اوراق اس طویل بحث
 کے متعل نہیں ہو سکتے۔

زبان زنگتہ فرماند و راز من باقی است
 حقیقت سخن آخر شد و سخن باقی است

(ایڈیٹر)

مرد کی شہوانی زندگی

گھر میں پر خیال ہو لو کچھ چھوڑ کر بعض شوہر بازاری عورتوں کو ہاں جانا کیوں پسند کرتے ہیں؟
 قدرتی جناتی ساخت اور معاشرتی آزادیوں نے مرد کو عورت کی بہ نسبت زیادہ میاک اور خود سر بنادیا
 ہے۔ جی طرح وہ خود میاک اور خود سر ہے اسی طرح اس کی ہوس بھی میاک اور خود سر ہے۔ وہ اپنے
 جذبات کی تسکین جس طرح سے چاہتا ہے۔ اسی طرح کرنا چاہتا ہے۔ ان پابندیوں سے جو اس سلسلہ
 میں اس پر عائد کی گئیں۔ وہ ہمیشہ سے بغاوت کرنے کا عادی ہے۔ اس کے برخلاف قدرتی ساخت
 اور معاشرتی پابندیوں نے عورت کے اعضاء میں جہاں نزاکت اور لچک پیدا کر دی ہے وہاں اس کے

افعال و کردار میں بھی جھجک پیدا کر دی ہے جس طرح دھڑکی ہے۔ اسی طرح اس کی ہوس بھی شرمیلی ہے۔ جذبات و حیات سے اس کا سینہ بھی خالی نہیں۔ مگر ان جذبات و حیات میں مرد کے جذبات کی طرح بیباکی اور خود سری نہیں ہو۔ بلکہ ایک خاص قسم کا شرمیلی پن اور جھجک ہے جو نسوانیت ہی سے مخصوص ہے۔ عورت کے جذبات میں شدت اور حدت، حرارت اور جوش ممکن ہے مرد کے جذبات سے زیادہ ہو۔ مگر ان میں مرد کے جذبات کی سی بیباکی اور خود سری نہیں ہے یا کم نگیلوں کیسے کہ ہماری معاشرتی پابندیوں نے عورت کی عادت اور پھر اس عادت سے فطرت ہی اس طرح کی بنادی ہے کہ وہ غیر ارادی طور پر بھی اپنے جذبات کی بیباکی اور خود سری کو اک بے پناہ ضبط کے تابع رکھنے پر مجبور ہے۔ خلوت صحیحہ کے ان سنگمہ فیض لمحات میں جن میں مرد کے جذبات کی شدت اور حدت عورت کے جسم کو از سر تپا اپنے جسم میں جذب کر لیتا چاہتی ہے۔ اس کے جذبات کی بیباکی اور خود سری کا تقاضا یہ بھی ہوتا ہے کہ عورت کے جذبات میں بھی وہی حدت اور شدت، وہی حرارت اور جوش موجزن ہو جو خود اس کی رگوں میں شراب بن کر دوڑ رہا ہے۔ اس کی بیباکی اور گستاخ سرشت عورت کے تمام حرکات و سکنات میں بھی وہی بیباکی اور گستاخی دیکھنا چاہتی ہے۔ جو خود اس کی فطرت کا ماہ الامتیاز خاصہ ہے۔ مگر عورت جسے قدرتی ساخت اور معاشرتی پابندیوں نے جھجک اور شرمیلی پن ضرورت سے بھی کچھ زیادہ مقدار میں بخش رکھا ہے اس جسمانی تعریانی کے وقت میں بھی اپنے قلب کے پوشیدہ گوشوں کو بے نقاب کرتے ہوئے شرماتی ہے۔ وہ نہیں چاہتی کہ مرد پر اس چہرہ کا اظہار کرے کہ اس کے اس فعل خاص سے اس کے بدن کا رداں رداں بھی لذت گیر ہو رہا ہے وہ خاموشی سے لذت گیر ہونا پسند کرتی ہے۔ مگر اپنے حرکات و سکنات سے لذت کا اظہار ناپسند کرتی ہے۔

بعض ذکی اہل شوہر جب دیکھتے ہیں کہ خلوت صحیحہ کی رنگین ساعتوں میں وہ بیوی کو ہر شہوار لذت نہیں کر سکتے تو ان کے دل میں طرح طرح کے خیالات و شبہات موجزن ہوتے ہیں کبھی وہ یہ سوچتے ہیں کہ شاید ان کی قوت مردی ہی کمزور واقع ہوئی ہے جس کی وجہ سے بیوی کو ان سے کوئی لذت حاصل نہیں ہوتی اس شبہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس اشتہار کو دیکھ کر اور اس اشتہار کو دیکھ کر اس حکیم کی تعریفیں نہ کراد اس حکیم کی تعریفیں نہ کرے ہرگز ہرگز بے اثر، پراثر، محرک، غیر محرک سچی جھوٹی سیدھی، الٹی، حقوی باہ و رواؤں

اور طلاؤں کے لئے فرمائشیں لکھی جاتی ہیں۔ اور یوں محنت، روپیہ اور جوانی کو برباد کیا جاتا ہے۔ کبھی شبہ یہ ہوتا ہے کہ عورت کے تعلقات کسی اور مرد کے ساتھ ہو گئے ہیں جسکی وجہ سے وہ غصہ سے محبت ہی نہیں کرتی اس شبہ کے نتائج بعض اوقات بہت خطرناک صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ میاں بیوی میں جو توں میں وال بٹنے لگتی ہے۔ وہ گھر جس پر محبت کی سرسبز قربان ہونا چاہتیں تھیں۔ اچھا خاصہ دوزخ کا نمونہ بن جاتا ہے۔ پایاں کا رجب مرد کو گھر میں ازدواجی راحت نہیں ملتی تو وہ کسی دوسری جگہ اپنے جذبات کی تسکین کا سامان تلاش کرتا ہے۔ اور یہ دوسری جگہ اکثر اوقات اس اہل و باختمہ عورت کا مکان ہوتا ہے۔ جسے عرف عام میں رنڈی، طوائف یا زنی بازار ی کہتے ہیں۔

طوائف کی محبت سے اسے محبت کہنا محبت کے لفظ کی توہین کرنا جو محبت محض اک کاروباری چیز ہے۔ اصلیت سے زیادہ تصنع، حقیقت سے زیادہ نمائش، محبت کے نہ ہونے ہوئے بھی محبت کا شدید اظہار، دل کا آتشکدہ سرد ہوتے ہوئے بھی جذبات کی وجہ سے پناہ حوت اور حرارت کہ سرد سے سرد مزاج مرد بھی شعلہ پیکر بن کر رہ جائے۔ طوائف کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ اپنی بے پناہ سرگرمی محبت سے وہی محبت جو سو فیصدی تصنع جو سو فیصدی نمائش اور جو سو فیصدی "کاروبار" ہے۔۔۔ سے اپنے خریدار کو زیادہ سے زیادہ البونا سکے۔ اس لئے خلوت صحیحہ کے وقت وہ اپنی حرکات و سکنات میں زیادہ سے زیادہ پر جوش، زیادہ سے زیادہ سرگرم۔ زیادہ سے زیادہ میباک اور زیادہ سے زیادہ گستاخ بننے کی کوشش کرتی ہے! اس کے پیٹ پیٹ جانے میں بے پناہ گرمی! اس کی آنکھوں میں بے پناہ غماز! اس کی زبان پر محبوبیت کی داستان اور اس کے تمام حرکات و سکنات میں بے پناہ فریفتگی کے آثار پائے (دکھائے) جاتے ہیں!

اب وہ مرد جسے فحوت صحیحہ کے وقت بیوی کی زبان سے کبھی محبت کا اک کلمہ تک نہیں سنا ہوتا۔ اور نہ اس کی کسی حرکت سے اپنی قوت مردی کے قابل رشک ہونے کا ثبوت پایا ہوتا ہے۔ طوائف کے ہاں اگر جب محبت کی یہ بے پناہ گرمیاں اور اپنی قوت مردی کے بے پناہ ہونے کے ایک سے زیادہ ثبوت دیکھتا ہو تو وہیں کا ہو رہتا ہے!

خلوت صحیحہ کے وقت بیوی کو نہ شاذ و نہ عادی اور سرگرم التفات دیکھنے کے خواہشمند اگر تھوڑے سے صبر و تقویٰ سے ضبط اور تھوڑے سے تدبیر سے کام لیں تو یک روز وہ اپنے معاملہ باسانی درست ہو سکتا ہے۔ بیوی کی ٹھوس "ہوئی" شرم کی وجہ اگر بیوی کا شرم میلان ہو تو ذرا صبر سے کام لیں۔ آہستہ آہستہ زیادہ سے زیادہ بے تکلف ہونے کی کوشش کریں۔ اور بیوی کو بار بار سمجھا کر اپنے دھصب کی بنالیں۔ اور اگر آپ نے بار بار ضرورت بے ضرورت موقع بے موقعہ جماع کر کے اسے اکتایا ہو۔ تو اپنا روپیہ درست کریں۔ اور اگر بیوی سے رخصتہ کے تعلقات کچھ کشیدہ ہوں۔ تو اس کشیدگی کو دور کریں۔ جب تک کشیدگی دور نہ ہو۔ یہ ممکن نہیں کہ بیوی خلوت صحیحہ کے وقت سرگرمی

طوائف کی محبت سے اسے محبت کہنا محبت کے لفظ کی توہین کرنا جو محبت محض اک کاروباری چیز ہے۔ اصلیت سے زیادہ تصنع، حقیقت سے زیادہ نمائش، محبت کے نہ ہونے ہوئے بھی محبت کا شدید اظہار، دل کا آتشکدہ سرد ہوتے ہوئے بھی جذبات کی وجہ سے پناہ حوت اور حرارت کہ سرد سے سرد مزاج مرد بھی شعلہ پیکر بن کر رہ جائے۔ طوائف کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ اپنی بے پناہ سرگرمی محبت سے وہی محبت جو سو فیصدی تصنع جو سو فیصدی نمائش اور جو سو فیصدی "کاروبار" ہے۔۔۔ سے اپنے خریدار کو زیادہ سے زیادہ البونا سکے۔ اس لئے خلوت صحیحہ کے وقت وہ اپنی حرکات و سکنات میں زیادہ سے زیادہ پر جوش، زیادہ سے زیادہ سرگرم۔ زیادہ سے زیادہ میباک اور زیادہ سے زیادہ گستاخ بننے کی کوشش کرتی ہے! اس کے پیٹ پیٹ جانے میں بے پناہ گرمی! اس کی آنکھوں میں بے پناہ غماز! اس کی زبان پر محبوبیت کی داستان اور اس کے تمام حرکات و سکنات میں بے پناہ فریفتگی کے آثار پائے (دکھائے) جاتے ہیں!

پچیسواں عنوان

رنگینی دنیا

وہ ملک جہاں یکے رت کے کئی کئی خاوند ہونا مخر کا باعث سمجھا جاتا ہے۔
(ایڈیٹر کی قلم سے)

بھلا بھگے گی تیری ہم سے کیونکر اے واعظ
کہ ہم تو رسم محبت کو عام کرتے ہیں

بہار تہذیب مغرب کی نیت نئی تازہ کاریوں نے چمنستان جہاں میں کیسے کیسے
گل کھلائے ہیں، اس کا اندازہ کچھ وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے لسان العصب اکبر کے
شرع

سردھاریں شیخ کتبہ کو ہم انگلستان دیکھنی
وہ دیکھیں خدا کا گھر ہم خدا کی شان دیکھنی

پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مغرب کی سرزمینِ حسن و عشق میں رہ کر اس سرابِ رنگ
و بوماشا کیا ہے۔ یہ بہار تازہ کار اپنے اندر کچھ ایسی دلاویزیوں کا سامان
پہنا رکھتی ہے کہ مشرقی تہذیب باوجود اپنی کوہ وقار استقامت کے اس
سیلابِ رنگ و بومیں بے اختیار بھی چلی جا رہی ہے۔

عروسِ ہندی نے مغربی تہذیب کے طوفانِ رنگ میں مچس کر شرم و حیا
کا حجاب اگرچہ بہت حد تک اپنے رُخِ روشن سے اٹھا دیا ہے، مگر ابھی تک
اس کے نیم مریاں جلووں کی فزادانی سے ہندوستان کی فضاؤں میں وہ
دل افروز تابانی پیدا نہیں ہوئی۔ جس کی صن پرست نگاہوں کو مٹا ہے بمبئی
اور کلکتہ ایسے مراکز تہذیب و تمدن شہروں کی عریانیوں اور نیم عریانیوں

مشاہدہ کر چکنے کے بعد بھی یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندوستان ابھی رسم و رواج و محبت کا سا غرام کرنے سے بہت جھجکتا ہے۔ اس کی نگاہیں مغرب کی حُسن افز و اور عشق خیز سرزمین کی طرف اٹتی تو ہیں مگر ابھی وہ اس بوجہ بندہ زار طورہ کی درختانیوں سے خیرہ نہیں ہوئیں۔ یہاں کا امن ابھی تناغلہ پیشہ ہے۔ یہاں کا عشق ابھی نیک و بد کی حدود سے آگاہ اور یہاں کی قید تہذیب ابھی تید فرنگ سے زیادہ سخت اور صبر آزما ہے۔ تاہم تہذیب مغرب کی ”درختانیوں“ کا جو پر تو سرزمین ہند پر پڑ چکا ہے وہ اس کی فضاؤں کو ”جگمگائے“ بغیر نہیں رہا۔ اس رشیوں اور مہینوں کے ملک میں، اس برہمچاریوں کے خطہ پاک میں بھی اب ایسے لوگ کثرت سے ملنے لگ گئے ہیں۔ جو بہارِ جنت کی سی پاکیزہ جوانیوں کو خواہشات نفسانی کی گرد و غبار سے آلودہ دامن بنا دینے پر آمادہ ہیں۔ جو صنائعِ قدرت کے اس بہترین شاہکار کو جسے عرفِ عام میں عورت کہا جاتا ہے اپنی عیش پرست بدستیوں کے لئے سامانِ نشاط و تقور کرتے ہیں۔ اس ہوس کارانہ بیباکی نے اس حد تک ترقی کر لی ہے۔ کہ اب مغرب کی تہذیب کبر لے کے پرستارِ نوجوانِ کسی آہوئے وحشی کو آرام کرنے کے لئے ”رسالہ آجیات“ کے وسیع حلقہ احباب میں سے کسی ”جڑبے کار اور منجھے منجھائے شکاری“ سے مشورہ طلب کرنے سے بھی نہیں چھوکتے۔ (ملاحظہ ہو آجیات ماہ اپریل ۱۹۳۵ء کا سوانات کا کالم اور چوکیں بھی کیوں بہ جوانی آخر دیوانی ہے۔ اور اس کے جذبات شتر بے جہار کی طرح آزاد و خود مختار۔ وقت پیری گرگِ ظالم میثود پر سبز گار کی منزل پر پہنچے ہوئے پیرانِ پار سا خواہ کچھ ہی کیوں نہ کہیں۔ مگر میں تو نوجوانوں کے اس میلانِ طبع کی روز افزوں شکوہ کاریوں کو دیکھ کر یہی دعا مانگوں گا۔ کہ خدائے دو عالم تہذیبِ مغرب کے عربانی دامن پر تو کو دامنِ صبح کی سی درازی بخت سے تاکہ وہ جلد سے جلد مشرق کی نصف دنیا پر پھیل کر ہندوستان کی فضائے حُسن

گو بے حجابیوں کی ایک بہاریں جلوہ گاہ بنا دے۔ جس سے ہوس پرست
نوجوانوں کی ہوس پرستیوں کے لئے کچھ تو سامان نشاط مہیا ہو سکے۔
مندرجہ بالا سطور میں نوجوانوں کے میلان طبع کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے
میں نے بارگاہ رب العزت میں جو حسین دعا مانگی ہے۔ اس کے مقبول
اجابت ہونے تک شیدائی دلوں کا انتظار کرتے رہنا بھی یہ تاثر یاق
از عراق آدرودہ شود۔ مارگزیدہ مردہ شود۔ کے مترادف ہوگا۔ اس لئے میں
قریب داوہ حسن نوجوانوں کی رہنمائی کے لئے حسن و عشق کی ایک ایسی
رنگین دنیا کی طرف اشارہ کرنے لگا ہوں جس کی فضائیں تہذیب مغرب کی ”درختانیوں“
سے دور اور جمالہ کی برفانی چوٹیوں سے قریب ہوتے ہوئے بھی حسن کی نگاہ تاب
تجلیوں اور عشق کے آتشیں جذبات سے یکسر ”شعلہ زار نور“ بنی ہوئی ہیں۔ جہاں
نکاحوں کے گرمانے کا، دلوں کو برمانے کا، اور رگوں کو وجد میں لانے کا
پورا پورا سامان مہیا ہے۔ جہاں کی ہواؤں میں شباب کی مستیاں ہیں۔ جہاں
کی فضاؤں سے حسن کی بارشیں ہوتی ہیں۔ جہاں نگہت ہے، نغمہ ہے، بہار ہے
عشرت کے دن ہیں، عیش کی راتیں ہیں۔ جہاں وصل کی نشاط پرور گھڑیاں
تو ہیں مگر تھیر کی تاریک راتیں، مجبوریاں، مجبوریاں۔ اشک باریاں اور آہ و
زاریاں نام کو بھی نہیں!

حسن و عشق کی یہ رنگین و سحر کار دنیا جس کی طرف گذشتہ سطور میں اشارہ
کر کے میں نے کئی حسن پرستوں کے خرم صبر و قرار پر جلیاں گرا دی ہیں اسی
زمین پر اور اسی آسمان کے نیچے ہمالیہ کی برفانی گھاٹیوں میں آباد ہے۔ ہمالیہ
کی یخ بستہ چوٹیاں اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں
نہایت شدت کی سردی پڑتی ہے۔ مگر خون کو سمجھ کر دینے والی سردی
کو دور کرنے کے لئے قدرت نے حسن و عشق کی مٹھلیں گرم کر دی
ہیں۔ اور یہ مٹھلیں اس قدر عام ہیں کہ کوئی مہذب سے مہذب ملک بھی



Nalini Tarkhud in
Amrit Manthan



ان کی طرف رشک آمیز نگاہوں سے دیکھ سکتا ہے۔

ثبت بہت وجوہات سے محققوں اور سیاحوں کی نگاہوں میں اب تک ایک پراسرار دنیا بنی رہی ہے۔ مگر جہاں تک شادی بیاہ کی رسم و راہ کا تعلق ہے۔ ہم اُسے پراسرار سے بھی کچھ بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ وہ "جنس آرزو" جس کے حصول کے لئے ہندوستانی نوجوان "رسالہ آبجیات" کے ذریعہ "منتر، جنتر" اور "تنتر" کی تلاش میں رہتے ہیں۔ مغربی ممالک میں

اس قدر عام ہو گئی ہے کہ وہاں اس کی قیمت چند بیٹی بائوں یا چاکلیٹ کے چند ڈبوں سے زیادہ نہیں ہے۔ مگر ثبت باوجود اپنے زہد و تقدس کے "مغرب کے بازار حُسن" پر ہر طرح سے فوقیت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہاں تو رسم و راہِ محبت اس قدر عام ہے۔ کہ جو حین ایک دفعہ آپ کی نگاہ میں کھلب جائے پھر اُس کے حصول کے لئے چاکلیٹ کے ڈبوں یا جنتر منتر تنتر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف عرض تمنا کر دنیا ہی آپ کی درخواست کو شرف پذیرائی بخشوا دینگا۔ مزید لطف یہ کہ یہ سب کچھ آپ روز روشن میں کر سکتے ہیں۔ نہ خطرۂ قانون نہ خوف شرع۔ اور نہ چند یا سہلائی جانے کا ڈر!

ثبت میں ایک ہی عورت بلا مداخلت قانون اپنی حسبِ خواہش جتنے مردوں سے چاہے شادی کر سکتی ہے۔ جن اس کی واحد ملکیت ہے۔ اور اس بابے میں وہ مختار کامل ہے۔ کہ اپنے گلستانِ جہاں کی خوشہ چینی کیلئے جتنے گلچیں چاہے متعین کرے۔ پہلے خاوندوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ ہمارے گلستانِ حُسن کی اس رنگین تیزی کو حُسن کے منت سے کھیل کھیلے سے باز رہنے کی تلقین کریں۔ اس قسم کی رسم و راہِ محبت نہ صرف عام ہی ہے۔ بلکہ ہنایتِ مستحسن بھی خیال کی جاتی ہے۔ جس عورت کے دس بیس خاوند ہوں وہ چھاتی پر ہاتھ رکھ کر دعوے کر سکتی ہے کہ میرے مقابلے کی خوش قسمت عورت پر وہ دنیا پر کوئی نہیں ہے۔ جس قدر بھی منت سے ادا شناس

کسی یکجائی پن کی قید لازم نہیں رہی وہ بھی اپنی محبوبہ ہرجائی کا ساشیوہ اختیار کر لیتا ہے۔ اور خاوندوں کے کئی گروہوں میں مل کر کئی پیکران حسن کے گلستان شباب کی خوشہ چینی کرتا ہے۔

تم ہو بت ہرجائی تو اپنا بھی یہی طور سہی
تم نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی

آہ! کب قدر نشاط پرور ہے حسن و عشق کی اس دنیا نے سحر کار کا تصور جو بوطصوف کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنا دیے ہیں چندر گیت اوشد ہالیہ کے تلوار مار کہ شربت فولاد نمبر ۱۰ کا مقابلہ کرتا ہے۔ کاش کہ خداوند عالم دنیا بھر کے حسن پرست نوجوانوں کو اسی "سر زمین عشرت" میں پیدا کر دیتا کہ لسان العصر اکبر مرحوم ایسے صوفی منش بزرگ نے بھی تو یہی کہا ہے کہ

بے عشق جوانی کٹنی نہیں مناسب
کیونکر کہوں کہ اچھا ہے جھٹھ کا نہ تپنا

(ایڈیٹر)

چھٹی سواں عنوان

ایک زمانہ میں مرد گھونگھٹ کاڑھتے اور بازاروں میں "نڈیاں" بکر مچھتے تھے اور عورتیں اپنے جذبات شہوانیہ کی سیری کیلئے انہیں معاوضہ دیا کرتی تھیں کیا اب پھر وہی زمانہ آنے والا ہے؟

تدویم تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تین سو سے لیکر ایک ہزار سال قبل مسیح تک دنیا پر "صنف نازک" کی حکمرانی رہی ہے۔ مگر اس وقت یہ اپنے سایہ سے بھی لجانے اور شرانے والی "صنف نازک" صبح معنوں میں صنف نازک نہ تھی وہ تو "صنف کرفت" تھی جس کے قبضہ میں دنیا کا وہ تمام کاروبار تھا جس پر آج مرد قابض ہیں۔ "صنف نازک" تو اس وقت

مرد تھے جن کے فرائض میں یہ داخل تھا کہ اجنبی عورتوں سے پردہ کریں۔ گھر میں بیٹھ کر بچوں کی پرورش کا کام سنبھالیں چولہا جہنگیں اور عورتوں کے بستروں کو غیر عورت کے لمس سے پاک رکھیں۔۔۔۔۔ جس طرح آجکل عورتوں کی نزاکت رخصتوں کی شاہانی ہرنٹوں کی سرخی اور آنکھ کی مقناطیسیت مردوں کی نگاہوں میں کشش و جذب کا سامان ہے اسی طرح ان دنوں مردوں میں ایسے اجزائے حسن و جمال تلاش کئے جاتے تھے اور ان کی شد و مد سے تعریف کی جاتی تھی۔

آجکل کے عشقیہ گیتوں کا موضوع مرد کا عشق اور عورت کا حسن ہے۔ مگر اس وقت کے عشقیہ گیتوں کا موضوع مرد کا حسن اور عورت کا عشق ہوتا تھا۔ آنح مردوں کے عہد میں عورت کی ہر سہ نصویری میوب سمجھی جاتی تھی۔ مگر اس وقت مردوں کی ہر سہ نصویری بنانا جرم تھا آجکل بیاہ اور نکاح کے وقت عورت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مرد کی متابعت اور وفاداری کا عہد کرے مگر اس وقت مردوں سے عورت کی متابعت اور وفاداری کا عہد لیا جاتا تھا۔ آنح مردوں کے عہد میں محل گرانا جرم ہے۔ مگر عورتوں کے عہد میں محل گرانا ہر ایک عورت کا قانونی حق تھا۔ آنح بازاروں میں بالالا خانوں پر بیٹھ کر عورتیں عصمت فروشی کرتی تھیں۔ مگر اس وقت مردوں کو پلک سے آراستہ ہو کر بالالا خانوں پر بیٹھتے تھے اور عورتیں اپنے جذبات کی تسکین کے لئے انہیں معاوضہ دیا کرتی تھیں۔

عورتوں کے اس عہد اقتدار کی نشانیاں آنح بھی برہماتہ اور سیام وغیرہ میں پائی جاتی ہیں۔

عورتوں کے عہد میں اہل سپارٹا اپنے بچوں کی اس طرح پرورش کرتے تھے کہ ان کے اعضاء میں نزاکت، ان کی آواز میں بوج، ان کی رفتار میں لچک اور ان کے دل میں غرور حسن کے جذبات پیدا ہوں۔۔۔۔۔ اور آجکل کے سکولوں اور کالجوں کے لونڈے بھی تو اپنے تئیں آراستہ و پیراستہ کر کے نزاکت حسن اور عنائی کی طرف ہنایت تیزی سے قدم بڑھا رہے ہیں

اُس وقت اسقامہل کا عورتوں کو قانونی حق حاصل تھا اور آجکل بھی تو یورپ میں عورتیں اس قانون کو حاصل کرنے کے لئے ایڑی اور چوٹی کا زور لگا رہی ہیں۔ اُس وقت مرد گھر میں بیٹھ کر چوٹھا چھونکا کرتے تھے اور آجکل بھی تو اکثر انگریزی تعلیم یافتہ بیویوں کے خاوندوں نے اس فرض کو سنبھال رکھا ہے۔ عورتوں کے عہد میں عورتوں کی حکمرانی تھی۔ اور آجکل بھی تو عورتیں بڑے بڑے عہدوں پر قابض ہوتی جا رہی ہیں۔ اور تو اور لکھنؤ کی رندیاں بھی میونسپل الیکشن کے لئے کھڑی ہونے لگ گئی ہیں۔ میونسپل کمشنر بننے کے لئے عورتوں کی برہمنہ تصویریں اب کچھ اتنی معیوب نہیں رہ گئی ہیں۔ انہوں نے تو اب آرٹ کا درجہ اختیار کر لیا ہے۔ امریکہ میں بجلی کے زور سے کام کرنے والے ایسے آدمی بھی بن گئے ہیں جنکی موصلیت سے لطف اندوز ہونے کے لئے عورتیں بڑے بڑے مواضع دیتی ہیں۔ کیا اب پھر وہی زمانہ تو نہیں آ رہا جب مرد گھر میں بیٹھ کر چوٹھا چھونکا کر بیٹھے۔ اور عورتیں اپنے عشقیہ گیتوں میں ان کے حسن اور نزاکت کی تسریعیں کیا کر رہی؟

ایڈیٹر

فلسفہ جماع

از قلم جناب دیوان بوجھارام صاحب سابق ایڈیٹر رسالہ دلچسپ — ٹانک شہر
 کہتے ہیں کہ پر ماتانے جب یہ دنیا بنائی۔ تو اس نئی پیدا کی ہوئی دنیا
 دنیا میں اسے کچھ خامی نظر آئی۔ کیونکہ اس نے دنیا تو بنائی تھی، مگر کچھ دینی
 مخلوقات نہ بنائی تھیں۔ جو اس کی کارگیری کو دیکھ کر اس کی داد دیتی۔ وہ
 سوچتا رہا۔ سوچتا رہا۔ آخر سوچتے سوچتے اس نے ایک آدمی کا بت بنایا
 اور اس میں زندگی کی روح بھونکی۔

جان پڑتے ہی آدمی نے آنکھیں کھولیں۔ اور دنیا کو دیکھا بھالاجا بھرا
 کی نگاہ گئی اسے طرح طرح کے دلفریب اور حیرت انگیز نظارے نظر آئے
 کبھی وہ چاند سورج کے نور کو دیکھ کر تعجب کرتا تھا۔ اور کبھی پھولوں کی بگھنی
 اور خوشنمائی پر حیرت زدہ ہو جاتا تھا۔ درختوں کے ہرے ہرے پتے اس کو
 لہاتے تھے۔ پانی کی روانی، ہوا کے جھونکے، بادلوں کی کڑک، بجلی کی
 چمک اور شفق کی گلکاریوں میں اس کو دلہستگی کا سامان ملتا تھا۔ مگر بائیں
 ہمہ وہ خوش نہیں تھا۔ کیونکہ کوئی شخص اکیدا خوش نہیں رہ سکتا۔ پر ماتا
 سے انسان کی اوداسی دیکھی نہ گئی۔

برہد اور نیک اپنشد میں لکھا ہے کہ اس وقت کا انسان نہ تو مرد
 تھا نہ عورت بلکہ جیسے سیپ کے دو طباق ملانے سے سیپ کی مکمل
 شکل بنتی ہے۔ ایسے ان کا ایک ہی وجود تھا۔ چنانچہ اس کے جسم کے
 دو حصے کئے گئے۔ ایک حصہ مرد بن گیا۔ اور دوسرا حصہ عورت کی
 شکل میں ظاہر ہوا۔

اس شریک زندگی کو پا کر آدمی بڑا خوش ہوا۔ اور اب ان کی سرتوں



میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ وہ دن بھر اکٹھے پُر فضا دادیوں اور سبزہ زاروں میں گھومتے پھرتے اور قدرتی نظاروں کا لطف اٹھاتے رہتے۔ جب دن بھر چلتے پھرتے خفق جاتے۔ تو رات کو درختوں کے جھنڈ میں سبز مخنی گھاس کے قدرتی بھونوں پر سو رہتے۔ اسی طرح وہ نہایت اطمینان و آسودگی سے زندگی بسر کرتے رہے۔

پہتا بھی اس انسانی جوڑے کو دیکھ کر بہت خوش ہوتا تھا۔ بلکہ اب اسے خواہش ہوئی کہ ایسے انسانی جوڑے اور بھی پیدا ہوں۔ تاکہ گلشنِ عالم کی رونق بڑھتی رہے۔ چنانچہ اس نے تولید و تناسل کا کام لینے کے لئے ان کے دل میں مواصلت کی حس پیدا کر دی۔ اور ساتھ ہی عورت کو صمن کے زیور سے آراستہ کر دیا۔ اس کی چھاتیاں ابھرائیں۔ رخساروں پر دلفریب سرخی جھلکنے لگی۔ اور تمام جسم نور کے سانچے میں ڈھلا ہوا نظر آنے لگا۔

مرد نے جب صمن و موزونیت کا یہ مجسمہ دیکھا۔ تو وہ اس پر ہزار جان سے عاشق ہو گیا۔ اور عورت بھی اس کے مردانہ صمن پر فریفتہ ہو گئی۔ اب ایک نامعلوم کشش انہیں باہم ملنے میں رہنمائی کرنے لگی۔ وہ ایک دوسرے کو پیار کرنے لگے۔ چونکہ ان کی یہ محبت فطری تھی۔ اس لئے ان کا ملاپ بھی فطری ہوا۔ نہ خطبہ پڑھا گیا۔ اور نہ نکاح ہوا۔ درختوں کے پھول ان کے سہرے تھے۔ پرندوں کی راگنیاں باجے تھے۔ فرشِ زمین پر بچھا ہوا سبز سبز گھاس پلنگ تھا۔ وہ دونو محبت کے نشہ میں سرشار اس پریٹ گئے۔ اور جامِ عشرت پینے لگے۔ الغرض وہ محبت کے دائمی رشتہ میں جکڑ دئے گئے۔ اور بعد میں وہ میاں بیوی کی حیثیت سے رہنے پہننے لگے۔ چنانچہ ان کی صحبت سے اور انسان پیدا ہوئے اور پھر تمام دنیا اس طرح کی بن گئی۔ جیسی کہ آج ہم اُسے دیکھ رہے

ہیں۔ مذکورہ بالا قصہ ہندوؤں کی ایک مقدس کتاب کا ہے۔ عیسائی اور مسلمانوں کی مذہبی کتب میں بھی عورت کا ظہور اور انسان کی پیدائش کا ذکر کم و بیش اسی طرح کے استعاروں میں بیان کیا گیا ہے۔ جن کا ماحصل یہ ہے۔ کہ پرماत्मے نے عورت کو مرد کی دستیگی اور افزائش نسل کے لئے پیدا کیا ہے اگر ذرا بھی غور کریں۔ تو اس میں سچائی کی روح چھپی ہوئی نظر آئیگی۔ عورت کا مرد کے جسم سے پیدا ہونے کا مطلب یہ ہے۔ کہ پرماत्मے نے عورت کو مرد کی خاطر پیدا کیا ہے۔ اور اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ اس کے سہارے زندگی آرام و آسائش سے گزرے۔ گو یہ مدعا ماں باپ بہن بھائی اور دیگر رشتہ داروں اور دوستوں سے بھی پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن سے کوئی شخصیت ایسی نہیں ہے جو مستقل طور پر عمر بھر کی ساسھی ثابت ہو سکے۔ کیونکہ یہ ایک ایک کر کے جدا ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ بڑھاپے کی حسرت بھری عمر میں تمام لواحقین اور اولاد تک بھی کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ اس وقت صرف یہی محبت کی دیوی خلوص دل سے محبت کرتی ہے۔ الغرض بیوی ہی ہر حال میں سچی رفیق ثابت ہوتی ہے اور انسانی وجود کا نصف حصہ یعنی اردھنگی ہونے کا زندہ ثبوت ہے۔

عورت نہ صرف خاوند کے لئے صدمہ باراحتوں کا باعث ہے۔ بلکہ یہ اس کے کہنے کو بھی بڑھاتی ہے۔ کیونکہ زندگی کے اور صیغوں کی طرح توالد و تناسل میں بھی مرد و عورت کی متفقہ کوشش کام کر رہی ہے یعنی جب تک مرد کا دیرج اور عورت کا راج آپس میں نہ ملیں۔ تب تک اولاد پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس میں بھی ایک حکمت و مصلحت ہے۔ قدرت کا منشا اس سے یہ ہے۔ کہ ہر ایک انسانی جوڑا ایک دوسرے کا شریک حال و غمگسار بنا رہے۔

ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ شہوت جماع ایک فطرتی تحرک ہے۔

اس فعل سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے قدرت نے جماع میں ایک ایسی لذت پوشیدہ کر رکھی ہے کہ جو ایک بار اس لذت سے آشنا ہو جاتا ہے۔ وہ اسے ہمیشہ جاری رکھنے کا خواہش مند رہتا ہے اگر قدرت نے جماع میں یہ لذت پوشیدہ نہ رکھی ہوتی۔ تو کسی کو بھی جماع کی جانب رغبت نہ ہوتی اور پیدائش کا سلسلہ منقطع ہو جاتا۔ بلکہ ابتدائی مخلوقات کے بعد یہ دنیا بالکل اجاڑ اور سنسان ہو جاتی۔ جیسی کہ ابتدا میں تھی۔ جس گھر میں بچوں کی چہل پہل اور بیوی کی راحت افزا موجودگی نہیں۔ وہ گھر نہیں دیرانہ ہے۔ اس کے بغیر حضرت آدم بہشت میں بھی گھبرا اٹھے تھے۔ پس ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ وہ ایشوری نیم اور سوسائٹی کے اصولوں کی پیروی کرتا ہوا شادی کرے۔ اور مایاں بیوی زندگی بھر پیار اور پریم سے رہتے ہوئے فرائض خانہ داری کو ادا کریں۔ اور فرائض نفس میں قصہ لیں۔ حتیٰ کہ موت کا زبردست ہاتھ ایک کو دوسرے سے جدا کر دے۔

تعلیم مباشرت

خواہشات نفسانی کی تسکین اور اولاد پیدا کرنے کے لئے اگرچہ عورت و مرد کا اتصال فطرتی ہے۔ لیکن اس فعل کو اس کثرت سے نہیں کرنا چاہیے کہ عیاشی کی حد تک پہنچ جائے۔ جو لوگ محض نفسانی کی خاطر جماع کرتے ہیں۔ وہ اس کے نتائج نہ صرف خود بھگتے ہیں بلکہ ان کی اتفاقیہ پیدا ہونے والی اولاد بھی دکھی رہتی ہے۔

کثرت جماع سے صنف باہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک تو بار بار جماع کوستے رہتے سے خزانہ منی ختم ہو جاتا ہے۔ اور تازہ منی حسب قدر پیدا

ہوتی ہے۔ وہ چونکہ پتی ہوا کرتی ہے۔ اس نے بوقت جماع جلد خارج ہو جایا کرتی ہے۔ اور جماع کا فعل بخوبی سرانجام نہیں پاسکتا۔ جس سے مرد نہ صرف خود حفظ نفسانی سے محروم رہتا ہے۔ بلکہ اس کی بیوی کی خواہش نفسانی بھی پوری نہیں ہونے پاتی۔ اور وہ بے مزہ ہو جاتی ہے۔ اگرچہ وہ منہ سے تو کچھ نہیں کہتی۔ مگر دل میں اپنے خاوند سے متنفر رہتی ہے۔

مردانہ طاقت ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے باعث میاں بیوی میں رابطہ اتحاد و الفت قائم رہتا ہے۔ جب مرد کمزور ہو جاتا ہے۔ اور عورت کی آگ اس سے نہیں بجھ سکتی۔ تو وہ غیر مرد سے تعلق پیدا کر لیتی ہے۔ آپ نے اکثر سنا ہو گا کہ اچھے کھاتے پیتے گھر دنگی عورتیں آوارہ غنڈوں کے ساتھ بھاگ جاتی ہیں۔ کیا آپ نے سوچا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عورت جسم کے موٹاپے یا خوبصورتی پر مائل نہیں ہوتی اور نہ روپیہ پیسہ کی زیادتی سے خوش رہتی ہے۔ اسے خواہ سونے سے مرصع کر دیں۔ خدمت کے لئے بیسیوں لوکرانیاں رکھ دیں۔ مگر اس سے نہ تو وہ مرد کی محبت کا دم بھر لگی۔ اور نہ دل سے اس کی اطاعت کرے گی۔ عورت کی خوشی محض اس کی خواہش نفسانی کے پورا ہونے پر منحصر ہے۔ اور یہ تب ہو سکتی ہے۔ جب مرد میں قوت مردی بھر پور ہو جس میں یہ نہیں۔ وہ ہزار کوشش کرے عورت کو مطیع و خوش نہیں رکھ سکتا۔ پس ہر ایک گرسہتی کو چاہیے کہ وہ خود ضبطی و شرافت کا طریقہ برتے۔ کیونکہ جماع کا مقصد صرف خواہش نفسانی کو پورا کرنا نہیں۔ بلکہ اس کا اصلی مقصد اولاد پیدا کرنا ہے۔ لذت جماع جو خدا نے بخشی ہے۔ انسان کا لطف بھی اٹھائے مگر طریقہ سے اور حد کے اندر۔ جماع کی خواہش کا پیدا ہونا اکثر عادت پر منحصر ہے۔ اگر ایک شخص کو روزانہ جماع کرنیکی عادت

ہے۔ توجہ تک وہ جماع نہ کرے اسے صبر نہ آئیگا۔ اگر خود صنبلی اختیا کی جائے۔ تو یہ غیر قدرتی جوش شہوانی پیدا نہیں ہوتا۔ مرد جس رستہ چلیگا اس کی بری بھی اس کے نقش قدم پر چلے گی۔ عورت فطرتاً نفس کش ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کا مزاج سرد ہے۔ اس لئے عورت میں خواہش نفسانی ایسی نہیں ہوتی۔ کہ وہ مردوں کی طرح بے باک ہو جائے۔ یہ غلط ہے کہ عورت میں مرد سے دس گنا شہوت ہے۔ بلکہ میں تو کہوں گا۔ کہ مرد میں عورت سے دس گنا شہوت زیادہ ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ جانور اپنی مادہ کے پیچھے بھاگتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ کبھی نہیں دیکھا گیا۔ کہ مادہ نہ کے پیچھے بھاگے۔ چنانچہ عورت اگر شہوت پرست ہو جاتی ہے تو یہ فقور اس کے خاوند کا ہے جس نے عورت سے ہر وقت چھڑکھا کرتے رہنے سے اس کو یہ سبق پڑھا دیا کہ شادی کا مقصد فقط جماع کرنا ہے کثرت جماع کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ عورت کا دل بھی شہوت کے خیال سے بھر رہتا ہے۔ اور ذرا سا اشارہ پاتے ہی وہ اس کے لئے فوراً تیار ہو جاتی ہے۔ پس عورت کو کثرت جماع کا عادی نہ بناؤ۔ بلکہ خود صنبلی کا طریقہ برتو تا کہ آپ کے پلو تر چلن کا اثر آپ کی استری پر بھی پڑے۔ اور اس میں میا داری و نیک چلنی کا جذبہ پیدا ہو۔ اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ خاوند کو بیوی کے ساتھ کتنی مدت کے بعد جماع کرنا چاہیے۔

حیوانات میں مادہ اس دن نہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ جبکہ وہ دیگ سے ہوتی ہے۔ انسانوں میں عورت کو حیض سے فارغ ہونے کے بعد یہی مادہ جوش کرتا ہے۔ اور عورت کو مرد کی کمال خواہش ہوتی ہے ان دنوں اگر عورت سے جماع کیا جائے تو عورت کو سچی خوشی اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ اکثر محل بھی قرار پا جاتا ہے۔ جب محل ٹھہر جائے تو جب تک بچہ پیدا ہو کہ دودھ پیتا رہے۔ جماع کرنا منع ہے۔

اگر محض شوقیہ جماع کرنا ہو۔ تو وہ سو لمبیں رات کے بعد کیا کریں۔ کیونکہ ان دنوں عام طور پر جم کا منہ سکڑ جاتا ہے اس لئے عمل قرار نہیں پاسکتا۔

نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ دنیا میں نفس پرستی کے لئے پیدا نہیں کئے گئے۔ بلکہ دھرم یہ کہتا ہے کہ نفسانی خواہش کو اس درجہ تک پورا کرنا چاہیے۔ جتنا ضروری ہے جس طرح انسان کو بھوک پیاس لگتی ہو اور پاخانہ و پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ اس طرح جماع کی خواہش بھی قدرتی طور پر ہوتی ہے۔ لہذا اس فطرتی فعل کو فطرتی تقاضہ پر چھوڑ دیجئے جب تک بلا کسی ترغیب کے خواہش نہ ہو، عورت کے نزدیک نہ جائیں۔

حیوانوں میں تو اس اصول کی اس قدر پابندی کی جاتی ہے۔ کہ ایک خاص موسم میں نزدادہ ملتے ہیں۔ لیکن حضرت انسان جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ اس قدرتی اصول کو فراموش کر کے اندھا دھند جماع کئے جاتا ہے۔ اس لئے کن کا ویرج اپنی جگہ پر پھیرا نہیں پاسکتا۔ لہذا وہ اس قدر ضبط سے کام نہیں لے سکتا جس قدر ضبط سے کہ حیوان کام لیتے ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص اپنی طبیعت پر اتنا قابو نہ رکھتا ہو۔ کن کے لئے قابل اطمینان قرار دیا ہے کہ ایک اچھے خاصے تندرست شخص کو ہفتہ میں ایک بار اور زیادہ سے زیادہ تین بار جماع کرنا چاہیے یہ اعتدال ہے۔ اس سے زیادہ کی ہوس کرنا مضر صحت ہے۔ اس طریقے پر عمل پیدا ہونے سے قوت باہ ویر تک قائم رہتی ہے اور خاندانی حیوی کو حقیقی لذت اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔ صحت عمدہ اور جسم طاقتور بنا رہتا ہے۔ اولاد جو پیدا ہوتی ہے۔ وہ بھی موٹی تازی اور تندرست رہتی ہے اگر آپ تھوڑی دیر کی لذت کے لئے ویرج کو ضائع کر دیا کریں گے۔ تو بہت جلد بولنی کو ماتم سے کھو بیٹھو گے۔ اور دنیا کی سب سے بڑی لذت سے محروم رہو گے۔ ہمارا کام فقط نصیحت کرنا ہے۔ ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہے۔

مُحَاجَّات

ضعف باہ

از قلم جناب ابو المظفر حکیم محمد فضل البی جی کل صدیقی سیالکوٹ

ضعف باہ عصر حاضر کا سب سے دلچسپ اور مرغوب ترین موضوع ہے۔ اس قدر عالمگیر تاثرات اور ہمہ گیر جاذبیت کا حامل ہے کہ اکثر اخبارات و رسائل اور کتب اسی مسئلہ پر سیاہ نظر آتی ہیں۔ ہر چھوٹا بڑا غریب و امیر اور سلطان و فقیر مغربی باہ اور ہندو اطلیہ کے لئے کوشاں ہے۔ حکمائے گرامی کے مطلب اسی مرض کے مبتلا مریضوں سے پر رونق رہتے ہیں۔ اطباءے جدید (ڈاکٹروں) کے شفا خانے بھی اسی قسم کے مریضوں سے بھر پور نظر آتے ہیں۔ غرضیکہ یہ عنوان ایسا جاذبِ توجہ ہے کہ نابالغ سے پیر فرات تک اس کے مطالعہ کا والد و شہید ہے۔ ہندوستان کے طویل و عرص میں کوک شاستروں کی قسم کا فخر ترین، بیہودہ اور گنڈھ ٹریچر ہزاروں کی تعداد میں موجود تھا۔ لیکن آج تک کسی متنفس کو یہ احساس نہیں تھا کہ درودِ خلوص اور اعتقاد و یقین کے ساتھ ان امراض کی چنگل سے محفوظ و معصوم رہنے کیلئے بہترین و پاکیزہ طرز میں معلومات و تجربات کی اشاعت کی جائے۔ لیکن یہ سعادت اور عزت و شرف ہمارے محبِ محترم مخلص کرم حقیقت نگار حضرت سوامی حکیم پیٹ کرشن کنوردت صاحب شرما مدیر ”آبِ حیات“ کے حصہ میں تھا کہ انہوں

نے "کام دیونبر" شائع کیا۔ اور ضرورت مند دنیا نے اُسے ہاتھوں ہاتھ خرید کیا۔ مقبول خاص و عام ہوا۔ اور ایک محدود مدت میں ختم ہو گیا۔ پبلک کی طرف سے اس کی مانگ برابر جاری رہتی۔ اس نے مجبوراً جناب میڈل صاحب مدوح کو دوبارہ "کام دیونبر" شائع کرنا پڑا۔ وہ ان کی اولین کوشش تھی اور یہ جو قارئین کے مقدس ہاتھوں میں ہے۔ دوسری کامیاب سعی و جہد کا مکمل ترین ثمرہ۔

نقاش نقش ثانی بہتر کثرت اول

حب الدار شاد حکیم صاحب موصوف خاکسار بھی اسی عنوان پر نہایت اختصار مگر جامعیت کے ساتھ معلومات و تجربات پیش خدمت کرتا ہوں۔ (شکریہ بہ ایدیت)

کیفیت

ضعفِ باہ سے مراد وظیفہ زوجیت (جبارع) کی قوت کا ناقص یا باطل ہو جانا ہے۔ مریض کو کبھی ضعیف سا لہو ظر (انتشار) ہو جاتا ہے۔ اور گاہے طبیعت ایسی منتشر ہو جاتی ہے۔ کہ انتشار و خیرش تو درکنار۔ اس فعلِ طبی کی طرف قطعی طور پر توجہ و رغبت نہیں رہتی۔ اسی کو اطباء "عنانت" اور عوام "نامردی" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

اسباب

شیخ الرشید بوعلی ابن سینا کی مشہور تصنیف سے منقول ہے کہ ضعفِ باہ کو باعتبار محلِ مرض مندرجہ ذیل پانچ اقسام میں منقسم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) نقصِ قصبہ میں سببِ مرض بتایا جائے۔ (۲) اعضائے منویہ میں سببِ مرض ہو (۳) ضعفِ اعصار و شریفہ منی کا سبب ہو۔ (۴) بدن کے حصہ

اسفل میں سبب مرض کا پایا جانا (۵) سبب مرض ان اعضا میں ہو جو اعضائے مخصوصہ کے قریب ہوں۔ ان پانچوں اقسام کی اگر تفصیل لکھی جائے۔ تو مضمون بہت طویل ہو جائیگا۔ اور پڑت صاحب ناراض ہو جائیگے۔ لہذا ان کی طرف سے ”آب حیات“ کے صرف تین صفحات پر مشتمل مضمون لکھنے کی ہدایت کے بموجب اس کی تفصیل نظر انداز کر کے دیگر اسباب مرض عرض کر کے اس باب کو ختم کر دیا جاتا ہے۔

کثرت مباشرت، جلق، کثرت احتلام، جریان منی، عضو خاص یا خصیتین کا کوئی موردی و پیدا لشی نقص، کوئی دماغی و نخاعی مرض جس کے باعث اعضائے رتبیہ کمزور ہو کر ضعف باہ کا عارضہ ہو جائے۔ قلت یا منسا و منی، کثرت مشاغل ذہنی، هجوم افکار، کثرت مطالعہ، انفعالات نفسانی مثلاً خوف و غم و غم و ہم عام جسمانی کمزوری، زیادہ مٹاپا، یا نشہ آور اشیا مثلاً افیون، بھنگ، چرس، کی عادت، شراب نوشی اور متبا کو کا بکثرت استعمال بھی ضعف باہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔

تشخیص

ہمارے مریضوں کا بیشتر طبقہ جو صحت و شفا کی دیوی سے ہمکنار نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ زیادہ تر وہ اطباء و معالج حضرات کی عدم توجہی ہے۔ کہ وہ مریض کے تمام حالات و کوالف پر غور و خوص نہیں فرماتے اور بلا سوچے سمجھے ضعف باہ تشخیص کر کے ”اطلیہ“، ”ساجین“ اور ”حجوب“ سے معالجہ شروع کر دیتے ہیں۔ جو گاہے تو مفید نتائج پیدا کرتا ہے۔ لیکن اکثر حالات میں سیوہمند و نافع ثابت نہیں ہوتا۔ اطباء و ڈاکٹر صاحبان سے قطع نظر کرتے ہوئے ان ستم ظریف لچھے دار اشتہار بازوں کے اشتہار

ملاحظہ فرمائیے جو ایک ہی دوا کی ایک خوراک سے ۵ منٹ میں مردہ زندہ کر دیتے، اور قوت مرمی کا لازوال سرمایہ بخش دیتے، اور گھنٹوں اسماک کے بلند بانگ دعا دی کرتے ہیں۔ خدا انہیں سمجھے اور ان کو توفیقات حسنہ کی توفیق ارزانی فرمائے۔ حضرات اطباء کرام سے بھی بہ ادب و خلوص اور کمال نیاز مندی گزارش ہے کہ اس مرض کے مبتلا مایوس علاج مریضوں کے تمام اسباب و حالات پیش نظر رکھ کر اصولی علاج کریں تو انہیں بفضلہ تعالیٰ کبھی ناکامی و نامرادی کا سامنا نہ ہوگا۔ مریضوں کو بھی اعتماد اور بھروسہ سے ایک ہی علاج سے منتہی ہونے اور شغایاب ہونے کا خیال ہر وقت نگاہ میں رکھنا چاہیئے۔ ارباب علم و نظر کے خاص نوٹ جو تشخیص مرض میں سہولت و رہنمائی کرتے ہیں۔ درج ذیل ہیں جو تجربات پر بھی بنائیت بہتر اور صحیح ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) اگر وظیفہ زوجیت میں لذت بہت کم محسوس ہو۔ تو ضعفِ باہ کا سبب ضعفِ دماغ ہے۔

(۲) اگر ریشہ۔ خفقان اور قلتِ نوخیز بجا لستِ خاص لاحق ہو۔ تو سبب مرض ضعفِ قلب ہے۔

(۳) اگر دخول کے بعد نوخیز مستحکم اور سخت ہو۔ تو سبب بردوت اوقیہ منی ہے۔

(۴) اگر دخول کے بعد عضو ڈھیلا ہو جائے تو ضعفِ باہ کا سبب ضعفِ جگر ہے۔

(۵) اگر بلا شہوت و نوخیز انزال ہو جائے تو سبب ضعفِ گردہ ہے

(۶) اگر ان اعضا میں نقص خرابی نہ ہو تو نفسِ قضیب میں خرابی مرض کا باعث ہے۔

(۷) اگر آلتہ تناسل دقیق ہو۔ اس کی جڑ پٹی ہو۔ کچھ کچی بھی ہو، تو قضیب

میں استرخا ہے۔

(۸) اگر سونے کی حالت میں لفظ نہ ہو اور سرد پانی سے بھی عضو نہ سکڑے
تو قنیب مفلوج ہے۔

اصول علاج، قوانین اور ضروری ہدایات

اس سے پیشتر کہ صنفِ باہ کا علاج و مجربات پیش خدمت کئے
جائیں۔ بہتر ہے کہ اس کی ضروری ہدایات قوانین و اصول علاج گوش
گزار کر دی جائیں۔ جو ہر قسم کے صنفِ باہ میں مفید و بکار آمد ثابت ہوگی۔
وعلیہ زوجیت ایک فعل طبعی ہے۔ جس میں جملہ اعضائے ربیبہ و شریفہ
کی صحت اور آلات منویہ کی سلامتی و قوت ضروری ہے۔ اکثر معالج چونکہ
اس طرف سے غفلت و تساہل برتتے ہیں۔ اس لئے بغیر استقبال سبب
اس مرض میں ادویہ باسیہ حارہ کا اثر کا ملا ظہور پذیر نہیں ہوتا۔ اور علاج
میں ناکامی ہوتی ہے۔ وعلیہ زوجیت کا طبعی اور مکمل صورت سے انجام
پانا صرف شہوت صادقہ اور انتشار حقیقی پر موقوف ہے۔ اور انتشار کا مل
کا انحصار صحت عامہ کی بہتری اور اعضا و ربیبہ اور آلاتِ مادہ منویہ کی
کی قوت اور جوہر حیات (دیرج) کی کثرت میں مضمر ہے۔ پس صنفِ باہ
کے معالج میں سب سے اول ان اعضا کی اصلاح اور صحتِ بدنی سلامتی
کو ملحوظ رکھنا از بس ضروری ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے صنفِ باہ
کی ادویات سے زیادہ بہتر ہے کہ مقوی، مرغی، خوشبودار اور زود معین
اغذیہ کی طرف اپنی عنانِ توجہ کو مبذول کیا جائے۔ مقدمین و متاخرین کا
تمام لٹریچر بھی اسی امر پر زیادہ زور دیتا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے وہ غذائیں
استعمال کرائیں۔ جن سے گرم و تر خون کی تولید بکثرت ہو۔ اور اس کے

ساتھ ہی اس قسم کی غذائیت میں نفع و ریاح کی کیفیات بھی موجود ہونی چاہئیں۔ جن سے نوزد و میحان میں امداد ملے۔ اس قسم کے فوائد و منافع نوزد و میحان، شلیم، باقلا، تازہ پھلی، زردی بھینہ، نیمبر شت، کھجنگ، لہ، چوزہ مرغ، بکری کے بچوں کے گوشت، خاص کر ان کے بھینے، اور گائے، بھینے، اور بھیڑ کے دودھ، وغیرہ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ شخصی اعتبار اور مزاجی خصوصیات کے ماتحت ہر ایک مریض میں ایک ہی قسم کی ادویہ و اغذیہ مفید نہیں پڑتیں۔ اسی لئے اطباء نے تادار اور حکمائے گرامی قدس نے مختلف قسم کی اغذیہ، متعدد قسم کے نسخے، اور ادویات، تخریر فرمادی ہیں۔ کہ اگر ایک مریض کو ایک دوا مفید مطلب ثابت نہ ہو۔ تو دوسری اسی مقصد کی دوا کی طرف رجوع کر لیا جائے۔ ضعیف باہ کے مریض کے لئے تمام قسم کی منشیات، و مسکرات، اور محفقات اور محذرات سے پرہیز، اشد ضروری ہے۔ ضعیف الباہ کے لئے غزوط و مغزیات میں سے مغز، حلچوزہ، مغز بادام، لپتہ، اخروٹ، خندق، کیلہ، سیب، اور انجور وغیرہ کا کھاتے رہنا از بس مفید ہے۔

العلاج

علاج میں سب سے پہلے اصل سبب مرض تشخیص کر کے اس کے مطابق اصولی علاج تجویز کریں۔ اور صحت عامہ کو بحال کریں۔ جب تندرستی بحال ہو جائے۔ اعصاب، رسیہ و شریفہ میں کوئی نقص باقی نہ رہ جائے تو حسب ضرورت و حالات ادویات کا استعمال کریں۔ اصولی علاج کے ماتحت مفید و موثر اشیاء کا تذکرہ دیا گیا ہے اب مرکبات مفید و مجربہ اور معمولہ بنائیت مختصر بیان کر کے مجربات خصوصی لکھ دئے جائیگے

تاکہ مصنفون کی طوالت میں اضافہ نہ ہو۔ زیادہ نسخہ مرکبات اور مجربات دیکھنے کے آرزو مند ملک مروارید مصنفہ و مرتبہ علامہ ختم رئیس الماطبا حکیم محمد حسین صاحب قرشی مدظلہ العالی یا نئی جوانی مولفہ و مصنفہ عالیجناب حکیم پدات کرشن گنوروت شرماء ملاحظہ فرمائیں۔ جو انہوں نے خاص رنگ میں لکھی ہے۔ شادی شدہ علم دوست حضرات اس کو ضرور مطالعہ فرمائیں۔ "ابنِ وطنی رنگ میں" سلومات و تجربات کا ایک دریا کوزے میں بند کر دیا گیا ہے اس کے مطالعہ و مقوی غذاؤں مقوی دواؤں اور مقویات باہ کا ایک لاجواب خزانہ ہاتھ آجاتا ہے۔

- (۱) ضعفِ قلب کی وجہ سے اگر ضعفِ باہ کا عارضہ ہو۔ تو دوا المسک محلول یا مغزِ باقوتی استعمال کر کے اوپر سے شربت سیب عرق زردک عنبری عرق گافزبان ملا کر چند روز متواتر پئیں۔
- (۲) ضعفِ دماغ کی صورت میں خیرہ گافزبان عنبری میں کشتہ میرجان ملا کر یا لبوب کبیرہ ماشہ یا حریرہ مقوی دماغ مغز بادام والا ان میں کوئی ایک حسبِ مزاج و حالات چند دن متواتر استعمال کریں۔
- (۳) ضعفِ جگر کی صورت میں انوشدیر و لوٹوی، جوارش مصطلی، یا جوارش جالینوسی میں کشتہ جنت الجندی ملا کر ان میں سے کوئی دو حسبِ ضرورت چند روز استعمال کریں۔
- (۴) عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے ضعفِ باہ ہو۔ تو کشتہ طلا و چادر لبوب کبیرہ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے عرق زردک عنبری خاص یا عرق مایہ اللحم خاص النخاس استعمال کریں۔ یا میخون مروج الانوار و ایک ماشہ کھلا کر اوپر سے عرق عنبر خاص ۱۰ تولہ کے ساتھ چند دن کھلانا مجربات سے ہے۔

(۵) بیرونی نقائص کی وجہ سے ہو۔ تو طلائے جدید، طلائے مابئی، طلائے احرار

میں سے کوئی ایک حسب حالات و ترکیب استعمال استعمال کریں۔ یا مجربات خصوصی کے تحت میں جو طلاء لکھا جا رہا ہے۔ وہ استعمال کریں۔

مندرجہ بالا مرکب ادویات ہندوستان کے قریباً تمام مشہور یونانی دواخانوں سے آبسانی دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے ہندوستانی دواخانہ پی بکس^{۳۲} دہلی اور سمورد دواخانہ لال کناں دہلی بیت مشہور و معروف ہیں۔

محکرات خصوصی

اس ضمن میں جن مجربات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ وہ یونانی طب کے ہزاروں نہیں لاکھوں بار کے آزمودہ ہیں۔ دس سال سے متواتر ہم بھی ان کے تجربات کر رہے ہیں۔ خدائے کار ساز کی کار سازی کے تصدیق جائیے کہ آج تک کبھی بھی ان نسخہ جات کے استعمال کے بعد مایوسی کا منہ دیکھنا نہیں پڑا۔ ہر بار کامیابی ہی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ اور کھانے والا طب یونانی کی عظمت کا قائل و معترف ہو جاتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اجزاء تازہ، پاکیزہ، صیح اور پورے ہوں۔ اور ساتھ ہی مرعین کا نسخہ الاعتقاد ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ دونوں چیزیں پیشتر آجائیں تو عروس کامرانی و صحت سے ہمکنار ہونا قطعی مشکل نہیں۔ ان نسخہ جات کے فوائد و اثرات کے بیان کرنے میں ”کوک شاستری غلو“ سے کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے۔ قارئین کرام بنائیں اور آزمائیں اور ”حکیم پنڈت کرشن کنورد صاحب شرم“ اور خاکسار راقم السطور کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدائے برتر و توانا ہمیں صحت و طاقت اور توفیق حسنہ کی توفیق مرحمت فرمائے۔ تاکہ ہم جن دواخانہ کی زنجیروں کو چکنا چور کر کے مخلوق اللہ کی خدمات سر انجام دینے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ آمین۔

(۱) حبوبِ عشرت

صنفِ باہ کے ازالہ کے لئے ایک لاجواب اور مایہ ناز مرکب ہے
جملہ اعضاءے رئیسہ کا مقوی بہترین مسک و لذت بخش ہے بننے والے
آزمائش کریں۔ یقیناً گرویدہ ہو جائیں گے۔

صفتہ :- خولجاں زنجیل مصطفیٰ رومی۔ نقل سیاہ۔ تخم کرفس ہر ایک ڈیڑھ تولہ
لباسہ جوزیو از رشک شریں ساؤج ہندی کبابہ اسارون جب صنوبر مکی ہر ایک
ایک تولہ جدوار حنائی زعفران ہر ایک ۲ ماشہ افیون کبریا شمی کشتہ مرجان
کشتہ لیشب کشتہ عقیق ہر ایک ۳ ماشہ کشتہ قلعی ورق نقرہ ہر ایک ۲ ماشہ
مشک خالص اماشہ عنبر اشہب ورق طلا ہر ایک ۴ رتی۔

قیمتی اجزا اور کشتہ جات کو عرق گلاب میں گھول کریں۔ اور باقی ادویہ
کوٹ پیس کر ملائیں روغن بلسان ۲ ماشہ اضافہ کریں۔ اور روح گلاب
و صمغ عربی قدر حاجت ملا کر گولیاں بخودی تیار کر لیں۔
مقدار خوراک :- ایک گولی ہر روز صبح شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کریں۔

(۲) زعفرانی

اعلا درجہ کی مقوی باہ اور دافعہ سرعت، معجون ہے۔ ہزاروں دفعہ
کی مجرب اور آزمودہ صدیقی مطلب سیا لکوٹ میں عرصہ دس سال سے
تیار ہوتی ہے۔ بے خطر و بے ضرر اور بے خطا مرکب ہے۔ بہترین مسک
و لذت دہی ہے۔

صفتہ :- دارچینی قرنفل اسپند سوختی جافضل جادو تری عود غرقی
۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ

خونجان کھنڈ سیاہ عقرقرا ریگ ماہی زعفران ورق نقرہ
۱ تولہ ۱ تولہ ۹ ماشہ ۹ ماشہ ۶ ماشہ ۳ ماشہ

مشک خالص شہید خالص ادویہ باریک پیس کر شہید کے قوام
۱ ماشہ ۳۰ حیدر ادویہ میں ملا کر معجون تیار کریں۔
خوراک: ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک ہجرہ شیر مادہ گاؤ سے استعمال کریں۔

(۳) حب مقوی و مسک

تقویت باہ و امساک کے لئے عجیب الاثر گولیاں ہیں۔ نہایت
مہرب اور متول مطب ہیں۔

صفتہ: جوز ہوا۔ جالفل۔ لباسہ۔ ماز و افیون خالص مصطلکی رومی
زعفران خالص۔ ناگ کیسیر۔ موچرس۔ گوگل۔ چھالیا۔ دانہ الائچی خوردہ
منبلوچن کبود۔ اجوائن خمد سائی۔ ورق نقرہ ہریک ۶ ماشہ باریک
کوٹ پیس کر شہید خالص میں گولیاں بقدر خود تیار کریں۔
خوراک: ایک ایک گولی صبح و شام شیر مادہ گاؤ سے استعمال کریں۔
امساک کے لئے ۲ گولیاں ضرورت سے ۳ گھنٹے قبل کھائیں۔

(۴) معجون شباب

شباب کی محافظ، ضعف باہ کے دفعیہ کے لئے لاجواب اور مایہ ناز نسخہ
ہے۔ لخواط و ہیجان پیدا کرنے والا تیر بہدف مرکب۔ مایوس بھی اس کے
اثرات و فوائد سے اپنے اندر ایک تبدیلی اور نمایاں کامیابی محسوس
کرتا ہے۔

صفتہ: عقرقرا تخم پیاز تخم شلجم فلفل دراز فلفل سیاہ
۳ تولہ ۴ تولہ ۶ تولہ ۳ تولہ ۳ تولہ

جائفل خردل تخم گندنا تخم اسپند مخزلیستہ مخزلیخوزہ
 ۲ تولہ ۲ تولہ ۲ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ
 زعفران ورق لقرہ شہد خالص ادویات کو کوٹ پیس کر شہد
 ۹ ماشہ ۳ ماشہ ۳۰ چھڑا دوپہ کے قوام میں ملا کر محجون
 تیار کر لیں۔

خوراک :- چھ چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ درودہ استعمال کریں۔

(۵) اکسیری طلاء

ضعف باہ کے مریض کے جملہ بیرونی نقائص کو دور کرنے کے لئے
 لاجواب اور حیرت انگیز تحفہ ہے۔ اجزا بہایت سادہ اور منافع کثیر کا
 حامل ہے۔ اس قسم کا نسخہ اکثر طبی کتب رموز الاطباء طب مخفی، مجربات
 علم الدین اور تحفہ نایاب وغیرہ میں ملتا ہے۔ لیکن یہ سب سے بہتر
 اور مجرب ہے۔

صفقتہ :- اسگند ناگوری آبنہ بلدی پوست بیج کنیر سفیدانیون
 ہریک ۹ ماشہ پوست بیج مدار بیرہوٹی بیج نرگس ہریک ۹ ماشہ
 دوائیں کوٹ پیس کر در دبول خرد گدھے کے پیشاب کے تلچھٹ میں
 کھل کر کے خشک کر لیں۔ کل دوا کے سات ہتھ کر لیں۔ ایک حصہ
 تلچھٹ مذکور میں دوبار کھل کر کے صفا ذکر کریں۔ روزانہ اسی طرح سات دن
 تک استعمال کریں۔ مصفتہ کے بعد ناقابل برداشت قوت پیدا ہو
 جاتی ہے۔ اگر قربت کے جائزہ سائل میسر نہ ہوں۔ تو عرق لیموں
 میں کپڑا تر کر کے عضو پر رکھیں۔

ضعف باہ

کے

چھ مشہور اسباب مع علاج

از قلم جناب حکیم محمد اسماعیل صاحب امرتسری

یہ شکایت عام ہو رہی ہے۔ کہ بڑی بڑی زبردست مقویات کھانے اور قیمتی سے قیمتی طلا لگانے سے بھی بسا اوقات مریض ضعف باہ کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض دفعہ تو شدید نقصان ہو جاتا ہے۔ مثلاً پہلے جریان کہیں تھا ہی نہیں اور اب جریان برید ہو گیا۔ بعض کو احتلام اس کثرت سے شروع ہو گیا۔ کہ رہی سہی کسر بھی پوری ہو گئی۔ اور ہر وقت بلا ارادہ سنی خارج ہونے لگ گئی۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ جو علاج ہوتا ہو۔ وہ اسباب مرض پر غور کے بغیر ہوتا ہے۔ اور ایک ہی مقوی دوا ہر مریض کو دے دی جاتی ہے۔ یہ کبھی خیال نہیں کیا جاتا کہ مریض کے ضعف باہ میں مبتلا ہونے کی وجوہات کیا ہیں۔ جو یہی مریض نے اگر ضعف باہ کی شکایت بیان کی۔ فوراً ایک شیشی طلا اور کوئی کھانے کی محرک باہ دوا دے دی۔ مریض کو فائدہ ہو یا نقصان۔ ان کو اپنی پیسوں سے غرض۔ لہذا آج میرا دل چاہتا ہے۔ کہ ضعف باہ کے متعلق مدلل مگر مختصر الفاظ میں کچھ لکھوں۔ تاکہ مریض علاج کرانے سے پیشتر اچھی طرح سوچ سمجھ لے۔ کہ اس کا علاج درست ہونے لگا ہے یا نہیں اور علاج حضرات مریض کی حالت کو مد نظر رکھ کر علاج کریں۔ جو ہر صورت میں کامیاب ہو گا۔ میں اس وقت ضعف باہ کے چھ مشہور اسباب پر توجہ دلانا چاہتا

ہوں۔ تاکہ مضمون طویل بھی نہ ہو جائے۔ اور تمام حالات بھی بخوبی سمجھ میں آسکیں۔ وہ چھ اسباب یہ ہیں۔

- (۱) ضعفِ باہ بوجہ ضعفِ دماغ
- (۲) ضعفِ باہ بوجہ ضعفِ قلب
- (۳) ضعفِ باہ بوجہ ضعفِ جگر
- (۴) ضعفِ باہ بوجہ ضعفِ گردہ
- (۵) ضعفِ باہ بوجہ ضعفِ خفین
- (۶) ضعفِ باہ بوجہ قیصر آلہ

(۱) ضعفِ باہ بوجہ ضعفِ دماغ

تمام خواہشات اور حسیات کا تعلق دماغ سے ہے۔ مثلاً دیکھنے کی حس آنکھوں میں ہے۔ تو اس کا تعلق دماغ سے ہے۔ سننے کی حس کانوں میں ہے۔ تو اس کا تعلق بھی دماغ سے ہے۔ اسی طرح قوتِ مردمی کی خواہش اور سہوت کی حس کا تعلق بھی دماغ سے ہے۔ اگر کوئی شخص شکایت کرے کہ مجھے جماع کی خواہش بالکل نہیں ہوتی۔ اگر کچھ ہوتی بھی ہے۔ تو لذت نہیں آتی۔ اور حواس کا تکرار اور خیالات کا پریشان اور پرانندہ ہوتا۔ تفکرات کا فاسد ہونا۔ سستی اور کاہلی کا ہر وقت گلے کا ہار رہنا۔ معمولی مطالعہ سے دماغ کا تھک جانا۔ جماع کے بعد دردِ سر اور تھکاوٹ کا محسوس ہونا۔ طبیعت کا غیر مستقل ہونا۔ نیند کی کمی اور آنکھوں کا اندر دھنسن جانا وغیرہ علامات موجود ہوں۔ تو سمجھ لیجئے کہ اس کا دماغ کمزور ہے۔ جب دماغ قوی ہو جائے گا۔ تو ضعفِ باہ خود بخود کافور ہو کر ہر قسم کی خواہش پیدا ہوگی۔

علاج: ذیل میں چند مقوی دماغِ حلوہ جات کے نسخے لکھے جاتے ہیں

جو کہ غضب کے مقوی دماغ ہیں۔ ان کے استعمال سے ضعف دماغ دور ہو کر اصلی مقصد پورا ہو گا۔

حلوہ مقوی دماغ ۱۔ اعلیٰ درجہ کا مقوی دماغ مقوی اعضار و نمیبہ اور مغلظ ہے۔ مغز بادام ۳ تولہ۔ نشاستہ گندم ۵ تولہ کھویہ شیر گاؤیش

۱۰ پاؤں کو۔ روغن زرد ۱۰ پاؤں میں بریان کریں۔ اور ۱۰ سیر مصری کا قوام کر کے اس میں ڈال دیں۔ بعد ازاں زعفران ۴ ماشہ عرق کیوڑہ ۴ تولہ میں حل کر کے ڈال دیں۔ اور ثعلب مصری ۱۰ تولہ باریک کر کے ڈال دیں۔ اور حلوہ تیار کر کے ۵ تولہ علی الصباح بہار منہ کھایا کریں۔ انشاء العزیز دماغ کی کمزوری دور ہو کر خواہش جماع پورے زور سے پیدا ہو گی۔

حلوہ مقوی دماغ ۲۔ مخلوق کے ضعف دماغ کے لئے خاص کر لاثانی چیز ہے مغلظ و مقوی باہ ہے۔ مغز بادام۔ مغز پستہ ہر ایک یک تولہ شکر سرخ دیسی ۳ تولہ باریک کریں۔ رات کے وقت مغز بکرا بھون کر اکیٹولہ سفوف مذکور ملا کر استعمال کریں۔ ہر روز تازہ بتازہ تیار کر کے استعمال کیا جائے۔ پھر مہینہ عشرہ کے بعد فوائد کا ملاحظہ کریں۔

حلوہ مقوی دماغ ۳۔ یہ حلوہ بھی مقوی دماغ ہونے کے علاوہ رقت کو دور کر کے مادہ منویہ کو دہی کی مانند غلیظ کرے گا۔ اور باہ اس قدر پیدا کرنے کا کہ برداشت مشکل ہو جائیگی۔ موصلی سفید۔ ثعلب مصری ہر ایک ۲ تولہ باریک کریں۔ اور مغز بادام ۲ تولہ جو کوب کر کے شامل کر لیں۔ ایک سیر شیر گاؤیش میں ایک پاؤں پانی ملا کر ادویہ ڈال کر نرم آگ پر پکائیں۔ کہ مثل کھویہ ہو جائے۔ کوڑہ مصری ۱۰ تولہ شامل کر کے ورقہ ۲۰ عدد ملائیں۔ اس کی چار خوراک بنالیں۔ ایک صبح ایک دوپہر ایک شام اور ایک دوسری صبح کو ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ دوسرے

دن تازہ طوہ تیار کر کے کھائیں۔ اگر مریض کا ہاضمہ کمزور ہو۔ تو پھر صبح و شام کافی ہے۔ انشاء اللہ پہلے ہی روز فائدہ معلوم ہوگا۔

معجون مقوی دماغ۔ مغز بادام۔ مغز خیار بن۔ مغز بوزہ۔ مغز کدو ہر دھ ۲۔ تولہ۔ مغز چلوغوزہ۔ مغز پستہ۔ ہر ایک ۲ تولہ۔ خشتا ش سفید ۲ سیر شمشہد ۲ سیر روغن زرد ۲ سیر۔ جملہ ادویہ باریک کر کے گھی میں بھون کر شمشہد ملائیں۔ اور کشتہ نقرہ مرکب ۲ تولہ شامل کر کے صبح و شام دو تولہ کھایا کریں۔ اب کشتہ چاندی تیار کر نیکی ترکیب ملاحظہ فرمائیں۔

عقیق سمرخ :- ایک تولہ باریک کر کے ایک تولہ سیاب مصفی شامل کر کے خوب کھل کریں۔ کہ سیاب ناپید ہو جائے۔ اب گھیکوار میں دو تولہ کھل کر کے کوزہ میں گھمکت کر کے ۲ سیر کی آگ دیں۔ سفید شگفتہ ہوگا۔ بعد سیاب۔ برادہ نقرہ لمرجان ایک ایک تولہ ملا کر دو یوم آب گھیکوار میں کھل کر کے ٹکلیہ بنا کر خشک کر کے کوزہ گھی میں گھمکت کر کے ۵ سیر کی آگ دیں۔ سفید شگفتہ ہوگا۔ شامل معجون کریں۔ ویسے بھی یہ کشتہ اعلیٰ درجہ کا مقوی اعصاب و جسم ہے۔ اور سرعت کو دور کرتا ہے۔ ایک رتی ہمراہ مسک دیں۔

(۲) ضعف باہ بوجہ ضعف قلب

تجربہ شاہد ہے کہ مریضان ضعیف القلب کو اکثر مباشرت سے پہلے ہی لرزہ آجاتا ہے۔ اور انتشار تو درکنار عورت کی شکل دیکھتے ہی مرعوب ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی قوت مردی بالکل سرد پڑ جاتی ہے اگر ایسے مریض کا علاج ضعف قلب کے سوا کچھ اور ہوگا۔ تو ہمینوں کیا برسوں میں بھی آرام نہ ہوگا۔ اگر کوئی مریض بیان کرے کہ مجھے انتشار بالکل نہیں ہوتا یا معمولی ہوتا ہے۔ عورت سے بسا اوقات مرعوب رہنا بلکہ عورت کی شکل دیکھ کر بدن پر لرزہ طاری ہو جانا۔ بزدلی۔ بے چینی۔ بدنی طاقت کم

نفس ضعیف اور کمزور۔ معمولی غم کو زیادہ محسوس کرنا۔ چہرہ کا ہر وقت پژمردہ رہنا۔
شرمندگی۔ جماع کے بعد سرد پسینہ یا غشی واقعہ ہونا۔ سرور اور نشاط کا جاتے
رہنا۔ دخول کے وقت عضو کا ڈھیلا پڑ جانا وغیرہ علامات ہوں۔ تو نسخہ جات
ذیل استعمال کریں۔

علاج :- نسخہ جات ذیل زبردست مقوی قلب ہیں۔ ان کا استعمال خالی
از فائدہ نہیں ہوگا۔

اکسیر قلب :- یہ اکسیر قلب ہر مزاج اور ہر موسم میں کام آتی جو مقوی اعضاء
رہتی ہے۔ اس کے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے۔ خون پیدا ہوتا ہے
اور گرم شدہ قوتیں واپس لوٹ آتی ہیں۔

مرداریدنا سفقتہ - عقیق سرخ - لیش سبز - شاخ مرجان - لبد احمر -
ورق نقرہ - زہر مرہ اصلی - زعفران - مکہ - ماشہ مشک خاص - ماشہ عرق کیوڑ
۲ تولہ میں کھل کر کے خشک کریں۔ ۱۰ ماشہ صبح و شام شہد میں ملا کر چائیں
تو اس کے لاثانی اثر کا بہت جلد ملاحظہ فرمائیں گے۔

کشتہ یاقوت :- یاقوت ردانی - اتولہ - سنگ لیش ۴ ماشہ - زہر مرہ خطائی
۹ ماشہ ہر سہ کو جو کوب کر کے نغہ گل گلاب - اتولہ میں دے کر ۱۲ سیر پا چہ
کہنہ پیٹ کر آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال کر باریک کر لیں۔ ایک رتی ہمراہ
خمیرہ گاؤ زباں استعمال کریں۔

کشتہ نقرہ مرکب :- ترکیب لکھی جا چکی ہے۔ ایک رتی خمیرہ گاؤ زباں سے دیں۔

(۱۳) ضعف باہلہ و ضعف جگر

جسم انسان میں جگر ہی ایک ایسا عضو رہتی ہے۔ جس کو اگر منج
حیات کہا جائے تو جابجا ہے۔ جگر کا کام خون بنانے کا ہے۔ اور خون ہی میں
مغز کا حصہ بھی موجود ہوتا ہے۔ جب جگر کا فعل کمزور ہو جاتا ہے تو جماع کے

وقت منی بھی کم مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ چنانچہ جب مریض صغابہ کو جماع کے وقت منی کم خارج ہو۔ بھوک کی کمی۔ مہم کی خرابی۔ کمی خون۔ قبض۔ چہرہ پر بھر بھراہٹ اور رنگ سفید یا زردی مائل۔ خون میں فساد۔ بدن میں تکان۔ کانوں میں سنسناہٹ ہو۔ تو سمجھ لیجئے۔ کہ مریض کا جگر خراب ہے۔ اس کی اصلاح کی جائے۔

علاج :- ذیل میں کشتہ فولاد کی چند ترکیب حوالہ قلم کرتا ہوں۔ جو کہ اس مقصد کے لئے نہایت مفید ہیں۔

کشتہ فولاد شگرفی :- یہ کشتہ فولاد تمام کشتہ جات فولاد کا سردار ہو۔ دونوں میں خون پیدا کر کے چہرہ کا رنگ سرخ کر دیتا ہے۔

فولاد اعلیٰ قسم کا ۲ تولہ لے کر آب گھیکوار میں سبہ پیر کھول کریں۔ بعد سم الفار سفید شگرف روی۔ سیلاب مصفیٰ۔ گندہک آملہ سارہر واحد ایک تولہ باریک کریں ۴ ماشہ اس میں سے لے کر فولاد میں ملا کر آب گھیکوار میں ایک روز کھول کر کے کوزہ میں اچھی طرح گھکمت کر کے ۲ سیر کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال کر دوبارہ ۴ ماشہ دوائی مذکور ملا کر بدستور کھول کر کے آگ دیں تاکہ دوائی مذکور ختم ہو جائے۔ باریک کر کے محفوظ رکھیں۔ اگر اسی طرح ایک یا دو عمل اور کر لیں۔ یعنی دوبارہ سبہ بارہ ایک ایک تولہ ادویہ مذکور لے کر چار چار ماشہ ملا کر کھول کر کے آگ دیتے رہیں۔ تو اس کا اثر بیسی گنا بڑھ جاتا ہے۔ ایک چاول ہمراہ مسکھ دیں۔

کشتہ فولاد :- نہایت آسان اور سہل الحصول نسخہ ہے۔ اس کا استعمال انسان کو فولاد بنا دیتا۔

براہ فولاد ۲ تولہ۔ کاسہ چینی میں ڈال کر اس پر شیر مدار ۴ تولہ ڈال دیں۔ بیس یوم تک ڈھانپ کر رکھ چھوڑیں جب خشک ہو جائے تو کوزہ میں بند کر کے ۲ سیر کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال لیں۔ ایک رقی ہمراہ دیں۔

کشتہ فولاد :- عام طبیعتوں کے لئے مفید ہے۔ جگر کی اصلاح کر کے خون پیدا کرتا ہے۔ عظم الطحال کو بھی مفید ہے۔

برادہ فولاد ۲ تولہ۔ گندبک آلمہ سار۔ نوشادر ہر واحد ۲ تولہ عرق گھسیوار ۲ تولہ۔ سرکہ جاسن ۲ تولہ۔ عرق و سرکہ ملا کر شیار مذکورہ کھل کر کے تکیہ بنا کر کوزہ میں گلکھمت کر کے بیس سیر کی آگ دیں۔ ایک رتی ہمراہ بدرقہ مناسب دیں۔

(۴) ضعف باہ بوجہ ضعف گرد

جگر کے بعد گردوں کی صحت پر ہی نظام بدن کا انحصار ہے۔ بعض دفعہ ان کے کمزور ہو جانے سے یا گردوں کی خرابی سے ان کی چربی پگھل کر پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ اس سے ضعف باہ ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض کے قارورہ میں چربی کا خارج ہونا۔ درد گردہ۔ ذیابیطی پشت اور کمر میں درد۔ پیشاب میں جلن۔ سرعت و جریان اور احتلام وغیرہ علامتیں ظہور میں آتی ہیں۔

علاج :- ایسے مریض کو کشتہ فولاد۔ ایکرتی کشتہ قشتر بھینہ مرغ ایک رتی ملا کر ہمراہ مسکہ استعمال کرنا چاہیے یا کشتہ ذیل استعمال کرائیں۔

کشتہ قشتر بھینہ مرغ شنگرنی :- مقوی گردہ اور دافع جریان و احتلام و سرعت ہے۔ سیلان الرحم کے لئے بھی ایک لاشانی دوا ہے۔

شنگرنی رومی ایک تولہ۔ قشتر بھینہ مرغ مصفی ۲ عدد۔ سرد کو آب گھسیوار میں دو نیم کھل کر کے گولیاں بنا کر خشک کر کے کوزہ میں گلکھمت کر کے بیس سیر کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال کر ایک رتی ہمراہ مسکہ یا بالائی دیں۔

حب اذراتی :- جو کہ اسی مقصد کے لئے مفید ہے۔ علاوہ ازیں مقوی اعصاب اور مقوی باہ ہے۔ دافع سرعت ہے۔ لقوہ فالج کو مفید ہے۔ دائمی نزلہ کا تریاق ہے۔

کچھ مدبر ۲ تولہ۔ فلفل سیاہ۔ فلفل دراز ہر ایک ایک تولہ۔ عنبر اشب ۳ ماشہ شہد
میں کھل کر کے گولی بقدر خود بنا کر ہمراہ دودھ بوقت صبح استعمال کریں۔

(۵) صنف باہ بوجہ ضعف خستین

بدن انسان میں منی کا قوام درست کرنے والے صرف خستین ہیں۔
صالح خون خستوں میں اگر پکتا ہے۔ اور سفید ہو کر منی بن جاتا ہے۔ جب
خستین کمزور ہو کر منی کو پورے طور پر نہیں پکا سکتے۔ تو منی کا قوام مثل پانی
کے ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض عموماً حیران۔ کثرت احتلام اور سرعت انزال
میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جب کبھی مریض صنف باہ میں منی کا قوام کچا رقیق
اور رنگ غیر طبعی ہو۔ خستین مقدار میں چھوٹے ہوں۔ بلا ارادہ پیشاب کے
ساتھ منی کا خارج ہونا۔ جماع کے بعد سیون میں درد کا ہونا۔ دودھ پینے
سے احتلام کا ہو جانا ہو تو سمجھ لیں کہ اس کے خستین کمزور ہیں۔ ایسے
مریض کے علاج میں سب سے مقدم خستین کو طاقت پہنچانا ہے۔ پھر
خود بخود صنف باہ دور ہو گا۔

علاج۔ باقلا۔ عقرقرہ۔ سموزن سفوف بنا کر ایک تنقیلی میں ڈال کر
اس میں خستین کو بند کر دیں۔ ضرورت کے سوا کبھی نہ کھولیں۔ اس کے
ساتھ ہی خستین بڑھوں کر کھلایا کریں۔

حب جنید ستر۔ یہ گولیاں مقوی خستین۔ مقوی و محرک باہ ہیں اساک
پیدا کرتی ہیں۔ اس کے استعمال سے اشتیاش پیدا ہوتا ہے۔ منی کے
قوام کو درست کرتی ہیں۔

جنید ستر۔ بابہ شتر اعرابی۔ بزرالنج ہر ایک دو ماشہ تخم اشکن۔ افیم۔
دردنج عطری۔ تخم فرخ خشک۔ قرفل کلاہ دار۔ جوز بویہ۔ زعفران ہر ایک
۳ ماشہ شیر برگد میں کھل کر کے گولی بقدر ایک رتی بنا کر سایہ میں خشک

کر کے دودھ سے دیا کریں۔

حلوہ مقوی نصیتن۔ یہ حلوہ کیا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ ناقص برداشت قوت پیدا کرے گا۔ منی کو غلیظ اور کافی مقدار میں پیدا کرے گا۔ بارہا کا تجربہ ہے۔ نامرد کو مرد اور مرد کو شیر مرد بنا دے گا۔

سم الفار سفید ۲ تولہ باریک کر کے پانی میں ڈالیں۔ اس میں بھینہ مرغ ۴۰ عدد ڈال کر بیس منٹ تک جوش دیں۔ بعدہ صرف زردی لے کر ایک سیر روغن گاؤں میں بھون لیں۔ پھر بھین کے دودھ کا کھویا ایک سیر کو بھی اچھی طرح بھونیں کہ سرخ ہو جائے۔ پھر مصری ۱۴ سیر کا قوام کر کے کھویہ اور زردی بھینہ مرغ والا مرکب اس میں ڈال کر خوب حل کریں۔ بعدہ مغز بادام۔ مغز چھوڑہ۔ مغز اخروٹ۔ مغز نارجیل۔ مغز لپتہ ہر واحد ایک پاؤ موصی سفید ۱۶ پاؤ۔ ثعلب مصری۔ نالکھانہ ہر واحد ۲ تولہ۔ سنج۔ الہچی خورد۔ دارچینی۔ ہریک ۵ تولہ باریک کر کے ملا دیں۔ بعدہ زعفران۔ اتولہ مشک خالص ۳۴ ماشہ عرق کلاب میں حل کر کے ملا دیں۔ ۲۶ تولہ صبح و شام استعمال کریں۔

(۴) صنف باہ بوجہ قصر آلہ

اگرچہ یہ نقص مختلف قسم کے زخم۔ آتشک۔ سوزاک۔ ضربہ۔ سقطہ وغیرہ سے ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کا سبب سے بڑا سبب جلق ہی ہو ایسے مریض کا عضو خاص چھوٹا ہو جاتا ہے۔ جس سے استقرار حمل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ منی کا رحم میں پہنچنا ہی استقرار حمل کا باعث ہے۔ لیکن جب عضو چھوٹا ہو تو رحم میں وہ کیسے پہنچے گی۔ تشریح دانوں نے عضو خاص کی لمبائی چھ سے گیارہ انگشت تک بوقت انتشار صحیح قرار دی ہے اس سے کم ہو نا بھاری نقص ہے۔ جلق جیسے فعل قبیح سے مندرجہ ذیل نقائص ضرور واقع ہو جاتے ہیں۔

(۱) جس وقت جلیق جلیسا خلافت فطرت فعل کیا جاتا ہے۔ تو جو فدا ر لو پھڑے کے جوٹ آہستہ آہستہ بچھکتے رہتے ہیں۔ منی کے خارج ہوتے رہنے سے تمام اعصاب کمزور ہو جانے کے باعث وہ خاص اعصاب جن کے ذریعہ عضو استادہ ہو سکتا ہے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے خون کی مقدار ان میں کم سما سکتی ہے۔ اور پہلے کی نسبت عضو چھوٹا ہو جاتا ہے۔ لمبائی موٹائی کم ہو جاتی ہے۔ عضو میں بڑھنے اور پھیلنے کی گنجائش نہیں رہتی جس سے فریق ثانی کی پوری تسلی نہیں ہوتی۔

(۲) خاص مقدار سے کم خون پہنچنے کے باعث عضو ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کے باعث پوری استادگی نہیں ہو سکتی۔ عضو کی جڑ پتی ہو جاتی ہے۔ جس سے استادگی کے وقت مضبوطی پیدا نہیں ہو سکتی اور استادگی جلد گر جاتی ہے۔

(۳) عضو کے پچھلے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو اکثر دائیں یا بائیں جانب کو جھک جاتا ہے۔ اسی نقص کے باعث پوری اور دیر پا استادگی نہیں ہو سکتی۔

(۴) عضو کی نالی میں خدراش اور اکساہٹ پیدا ہو جاتی ہے جس سے معمولی رگڑ سے انتشار پیدا ہو کر منی خارج ہو جاتی ہے اور سرعت جبرائین۔ احتلام جیسے تباہ کن عوارضی لاحق ہو جاتے ہیں۔

(۵) ہاتھ کی گرمی اور رگڑ سے گندہ مواد جمع ہو کر عضو کی رگیں ابھر آتی ہیں اور ان میں نیلے رنگ کا گندہ مواد بجائے خون کے پڑ جاتا ہے۔ اور جب تک نکالا نہ جائے۔ کوئی طلاکام نہیں دیتا۔

(۶) یہاں تک ہی نہیں بلکہ مذکورہ تمام اعضاء ریشمہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ اچھی طرح سے خوراک ہضم نہیں ہوتی

چہرہ زرد اور بھدا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی چمک جاتی رہتی ہے۔ اور
 آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں۔ اور ان کے گرد سیاہ اور نیلے حلقے
 پڑ جاتے ہیں۔ جوانی کی چمک دمک اور رعب جو قدرتی طور پر
 حاصل ہونا چاہیے تھا حاصل نہیں ہوتا۔ دماغ اتنا کمزور ہو جاتا
 ہے۔ کہ کوئی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ دوستوں کی صحبت
 سے دل گھبراتا ہے۔ اور چہرہ پریشانی چھائی رہتی ہے۔ اس
 صحت جسمانی۔ تندرستی۔ اور خوبصورتی تباہ ہو جاتی ہے۔ آخرش دم
 سل۔ دق۔ مرگی۔ مایخو لیا۔ بواسیر۔ زیا بطیس۔ پاگل پن۔ جیسی ہلک
 مرض میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اور بیڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا ہے۔ دنیا کے
 ہسپتالوں کے سل دق کے مریضوں کی رپورٹ دیکھئے پاگل خانوں
 میں جا کر دیکھئے۔ تو حلق ہی کے سزایافتہ لوگ زیادہ ملتے۔ اگر اس
 کے نتائج کی زیادہ تشریح کی جائے۔ تو بہت سے درق و کار میں
 ایسے ہشیار ہینتاک واقعات قلمبند کئے جاسکتے ہیں۔ کہ جن سے
 ہم نوجوانوں کو عبرت دلا سکیں۔ لیکن طوالت کے خوف سے اسے
 یہیں ختم کرتا ہوں۔ اور اس چھٹی وجہ کا صحیح اور مکمل علاج درج
 کرتا ہوں۔ یہ تمام نسخہ جات خاندانی محسوسات کا خفیہ خزانہ ہے
 جس کو صرف آجیات کی خاطر نذر کیا جا رہا ہے۔

علاج :- پہلے مریض کی حالت کا اچھی طرح اندازہ کر لیں۔ جلق کا اثر جس
 عضو رئیس پر زیادہ پڑا ہو۔ اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔ سب سے
 پہلے ذکاوت حس اگر موجود ہو تو اس کو دور کرنے کی تدبیر کریں۔ ایسے
 موقع پر نسخہ ذیل نہایت مفید ثابت ہوگا۔

قلعی مصفی۔ پارہ مصفی۔ ہر یک ۵ تولہ گرہ کریں۔ شورہ قلعی ۵ تولہ محض ۱ محض ۱
 ڈال کر کھول کریں۔ دو ساعت لگاتار کھول کے بعد ایسے کوزہ میں

جس میں دوا ڈالنے کے بعد آٹھ حصہ جگہ خالی رہے۔ عمدہ کلکھمت کر کے منہ پر دزنی پتھر دے کر میدان میں دس سیر کی آگ دیں خوب شور ہوگا۔ گھبراہٹ نہیں۔ سرد ہونے پر نکالیں۔ اور پانی میں دھو کر خشک کر لیں۔ چھ سات بار دھونے سے شوریت نکل جائیگی۔ پھر حساب فی تولہ پوٹاسیم برومائڈ ۳ ماشہ ملا کر کھل کریں۔ ایک ماشہ ہمراہ مسکہ یا سی دیں۔

اس کے بعد اگر مضمغ وغیرہ درست نہ ہو تو اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں۔ اور صنف باہ کے مذکورہ اسباب کو مد نظر رکھ کر داخلی علاج کریں۔ اور بیرونی نقائص کو دور کرنے کے لئے اس طرح کریں کہ سب سے پہلے اور کوئی طلاء لگانے سے پیشتر ایسے طلاء یا مناد جو خاص آبلہ انگیز ہوں یا ثبوت پیدا کر کے گندے مادے کو خارج کرتے ہوں۔ استعمال کرنے چاہئیں۔ تاکہ جو گندہ مادہ عضو کے عروق میں جلق کے باعث پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ آبلہ انگیز طلاؤں سے بخوبی خارج ہو جائے جب اعصاب سے گندہ مادہ خارج ہو جائیگا۔ پھر خون کا دوران خود بخود ہو جائیگا۔ ایسے موقع پر یہ طلاء آبلہ انگیز نہایت مفید ہے۔

دارچین کا تولہ۔ مغز تخم بید انجیر ۴ تولہ۔ دونوں کو اس قدر کھل کریں کہ مسکہ کی طرح ہو جائے۔ محوڑا سا کپڑے پر لگا کر عضو کی پشت پر لگائیں۔ ایک بڑا آبلہ پیدا ہوگا۔ چھید کر مواد نکال دیں۔ نیلے رنگ کا لیسدار مواد کثرت سے خارج ہوگا۔ گھی جلا کر لگائیں۔ بعض حالتوں میں ددین پٹی لگانے کی ضرورت پڑ جاتی ہے اس عمل سے تکلیف تو واقعی ہو گی۔ مگر فائدہ عظیم ہوگا اگر تکلیف کا ڈر ہو تو یہ پٹی لگائیں جس سے تکلیف نہ ہو گی۔ امپلاسٹر کنقریڈس کپڑے پر لگا کر اس پر تین چار بوند لائیو ار لٹی مل دیں۔ اور عضو پر رکھ کر باندھ دیں۔ آبلہ پڑ جائیگا۔ پانی نکال دیں۔ اور ویسلین سادہ

لگا دیں۔ اگر آبلہ انگیز طلاؤں سے طبیعت گھبرا کے، تو جو نکلیں خورد یعنی پونگ لگائیں۔ جو نکلیں پشت و پیلوئے قضیب پر لگائیں۔ بعض دفعہ مخلوق کے عضو میں ایسا گندہ مواد بھرا ہوتا ہے، کہ وہ پونگ خون پیتے ہی مر جاتے ہیں۔ اور خود بخود گر جاتے ہیں۔ جب ایسا ہو۔ تو فوراً اور پونگ لگا دیں تاکہ تمام گندہ مواد چوس لیں۔ اگر اس عمل کو بھی دل نہ چاہے تو پھر تنکید کریں۔ جس کا نسخہ یہ ہے۔

بیج کنیر سفید۔ اسگند ناگوری۔ پیوکر مول۔ کچلہ۔ خراطین۔ برادہ عاج۔ مالکنگنی۔ سیر ہوٹی۔ قرفل۔ میدہ لکڑی۔ انہ بلدی۔ عقر قمر جا۔ اسپند سوتھی۔ کنجد سیاہ ہر واحد ۲ تولہ آب نرگس۔ اعدو آب پیاز سفید۔ اعدو حملہ ادویہ باریک کر کے آب بیج نرگس اور آب پیاز سفید ملا دیں اور اس کی سات پوٹلیاں بنالیں۔ قدر سے روغن کنجد سیاہ بھی ملا لیں۔ پھر محوطہ اردغن کنجد سیاہ تو آہنی پر ڈال کر نرم آگ پر رکھیں۔ اس پر پوٹلی گرم کریں۔ پوٹلی گرم ہونے پر زیز ناف تمام اطراف عضو اور کچھ ران کو سینکیں۔ تقریباً ایک گھنٹہ سینکتے رہیں۔ بعد وہی پوٹلی کھول کر عضو پر رکھ کر باندھ دیں۔ صبح کھول دیں۔ اس عمل میں ہانا اور زیادہ چلنا پھرنا منع ہے۔ اس کے بعد ذیل طلاؤں میں سے کوئی ایک لگائیں۔

طلا اکسیر اسم۔ مرد اسنگ۔ سم الفار سفید۔ بڑتال ورقہ۔ سمیاب ہر یک ۳ ماشہ۔ اول پارہ دہڑتال کو آب کٹائی خورد میں تین روز کھل کریں پھر سم الفار و مرد اسنگ ڈالیں اور تین روز تک کھل کریں۔ پھر اس میں درد بول خرنزوان ایک تولہ ڈال دیں اور آب کٹائی خورد۔ ۱۰ تولہ ڈال کر کھل کر کے خشک کریں۔ اس کے بعد زعفران۔ جادوتری۔ جافل۔ عقر قمر جا۔ لونگ۔ رتک سفید۔ رتک سرخ۔ منتر جالگوٹہ۔ سہاگہ سفید ہر ایک ۱۰ ماشہ کستوری ۶ ماشہ عنبر ۶ ماشہ۔ چربی شیر۔ چربی ریچھ۔ روغن بھینہ ہر یک ۱۰ ماشہ شامل کر کے تین روز

کھرل کریں۔ جب قدر کھرل ہوگا۔ تیل عمدہ تیار ہوگا۔ بعدہ عطر گلاب سہ ماہیہ شامل کریں پوشینی میں محفوظ رکھیں۔ حشفہ دسویں چھوڑ کر ماش کریں۔ اور ہنگہ پان باندھیں۔ ۲۲ گھنٹہ کے بعد گرم پانی سے دھو کر پھر طلا کریں۔ طلا کے بعد لگوٹ گس لیا کریں۔ پہلے دوسرے روز کچھ نہ ہوگا۔ تیسرے یا چوتھے روز پتی سی نکلیگی۔ بعدہ یہ بڑی ہوگی۔ اور کچھ تکلیف محسوس ہوگی۔ اس وقت طلا کو موقوف کر دیں۔ تین روز کے بعد وہ پتی سی خود بخود معدوم ہو جائیگی۔ پھر طلا شروع کریں۔ تین دفعہ کے عمل سے مایوس الحال نامرد مخلوق بالکل تندرست ہوگا۔ صحیح معنوں میں طلا اکسیر اعظم ہی ثابت ہوگا۔ ایک دفعہ کی صحت کے بعد تمام عمر پھر کبھی شکایت نہ ہوگی۔ یہ طلا غضب کا مہلک دھبہ ہے۔ ہر رقی ماش کر کے جماع کریں۔ حب کا جیتا جاگت جادو ثابت ہوگا۔ طلسمی اثر دکھانے والا نایاب طلا ہے۔ خنازیر کو جو نہ بہتی ہوں۔ تحلیل کرتا ہے۔ منوہ کیلئے تریاق کا اثر رکھتا ہے۔ چھاتی پر ماش کر کے روئی باندھیں۔ ڈبہ بچہ کو بھی اکسیر کا کام دیگا۔ نیز ہر قسم کے درودوں کو مفید ہے۔

طلسمات شباب: سم الفار سفید۔ مسکہ گارہر واحد ۲ تولہ۔ عطر موتیا عطر گلاب ہر ایک ۲ تولہ۔ مشک ۲ ماشہ۔ عنبر ماشہ۔ زعفران۔ جائقل۔ جادوری لونگ۔ بیریہ بیٹی ہر واحد ۳ ماشہ۔ شیردار ۵ تولہ۔ سم الفار کو شیردار میں کاسہ چینی میں تر رکھیں۔ ایک ہفتہ کے بعد نکال کر ادویہ مشک تا بیریہ بیٹی مع مکھن تین روز کھرل کر کے دھوپ یا نرم آگ کی مدد سے تیل لیں۔ تیل میں عطریات ملا کر تین روز کھرل کریں۔ نہایت اعلیٰ خوشبودار تیل تیار ہوگا۔ محفوظ رکھیں۔ اور بطریق مذکورہ استعمال کریں۔

ایک نسخہ طلا رسالہ مارچ میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے وہ بھی مفید ہے۔ اگر گودن اور لیشیت میں ٹھکا وٹ محسوس ہوتی ہو۔ تو طلا کے ساتھ ساتھ روغن بنولہ شکنجے میں دبا کر نکالا ہوا اتولہ۔ مشک ماشہ کھرل

کر کے نخیغ تناسلی پر مالش کریں۔ اس سے دماغ سے لے کر عضو تک کے متعلقہ اعصاب کو طاقت آجائے گی۔ اور قوت باہ میں ہیجان پیدا ہوگا۔

اگر عضو کو دراز اور ضربہ کرنے کی نیت ہو تو طلاء ذیل لگائیں۔
 طلاء عضو خمرہ۔ مبلوق کے نقائص دور کرنے کے علاوہ موٹائی اور فرہی پیدا کرے گا۔ عضو مکمل حاصل کریں۔ جو کہ کسی خاکروب کی معرفت میسر ہو جائے گا۔ جب کوئی گدھا مر جائے۔ تو وہ نکال کر دے دیگا اس کو لے کر قیمہ بنائیں۔ اور شیر گاؤ ڈال کر ایسے برتن میں رکھیں۔ جس میں چند چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوں۔ منہ بند کر کے رکھ چھڑیں ہفتہ عشرہ کے بعد اس میں کرم پڑ جائینگے۔ ان کرموں کے ہموزن عروسک تازہ اور خراطین مصفی تازہ ملا کر تینوں کو روغن چینی میں کھل کریں۔ کہ تینوں سے دگن روغن چینی مل جائے۔ بعد اس کو آگ پر رکھیں۔ تاکہ اشیار جل جائیں اور تیل سیاہ ہو جائے۔ اتار کر تیل کو چھان لیں۔ اس تیل کے چوتھائی روغن بلاد ملائیں اور محفوظ رکھیں۔ عضو کی جلد کو کپڑا کھدر سے رگڑ کر طلاء کریں۔ اور بنگلہ پان باندھیں دو ہفتہ کے استمال کے بعد خاطر خواہ فائدہ حاصل ہوگا۔ یہی نسخہ حامی الصحت ۳۷۷ میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ جس کی کئی تصدیقیں میرے پاس موصول ہو چکی ہیں۔ یہ نسخہ موسم گرما میں تیار ہو سکتا ہے۔ موسم سرما میں کرم پیدا نہیں ہونگے۔ احتیاط رہے۔

ضعف باہ کے ان مریضوں کیلئے

جکو جریان و احکام کی شکایت نہ ہو بہار تازہ ایک اکسیری دوا ہے۔ جس کے محض چند ہی روزہ استمال سے نیا خون نئی طاقت اور نئی جوانی حاصل ہو جاتی ہے

محکم دلیلوں پر مبنی کیمیائے دو خاصہ تحفہ

(از رشحات قلم عالیجناب حکیم سید اکبر حسین ————— الہ آباد)

محرم زناظرین کام دیونمبر میری جانب سے ہر سال دو عدد نسخہ جات تحفہ سرما کے نام سے مختلف طبی رسائل میں شائع ہوا کرتے ہیں یہ نسخے ایسے ہوتے ہیں جن کو میں نے اپنے زیر علاج مرضیہ تجربہ کرنے کے بعد قابل اطمینان پایا ہوتا ہے۔ اس سلسلہ سے اب تک صد ہا ہند گان خدا نے فائدہ حاصل کیا ہے۔ لہذا امسال بھی ناظرین رسالہ کے سچے اصرار اور خواہش سے دو عدد نسخہ جات جو میرے تجربہ شدہ میں شائع کرتا ہوں انشاء اللہ تمہارے بعد تجربہ مفید تر ثابت ہونگے میں ہر دو نسخہ جات کی تعریف و توصیف کر کے زمین آسمان کے قلابے ملانا نہیں چاہتا صرف اس قدر عرض ہے کہ جو احباب اس قسم کے امراض میں مبتلا ہوں وہ ضرور ان نسخہ جات کا تجربہ کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور مفید ثابت ہونگے۔

(۱) طلا اکبر معروف بہ طلا فاسفورس

جس کا نسخہ کئی بار میری جانب سے متعدد طبی رسائل میں شائع ہو

چمکے۔ جس کی صدا اظہار دید اور ڈاکٹر صاحبان تصدیق فرما چکے ہیں۔ لیکن جو پہلے شائع ہوا ہے وہ سخت تکلیف دہ ہے۔ لہذا اس نسخے کے وہ نقائص جن سے مرلینوں کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔ رفع کرنے کے بعد اب دوبارہ وہی نسخہ قوی الاثر دوائیں شامل کر کے آپ کی خدمت میں نذر کرتا ہوں۔ جو صاحب بنا کر استعمال کریں گے ہمیشہ کے واسطے گردیدہ ہو جائیں گے۔ یقین دلاتا ہوں کہ یہ طلا مخلوق سست۔ کمزور و احتلام زدہ کا حکمی علاج ہے۔ بلا تکلیف بنا کر استعمال کیجیے۔ میری تحریر سے زائد مضید ثابت ہوگا۔

سم الفار سفید بڑہ ابرہ کردہ دو تولہ کو شیر مدار آدھ پاؤ میں بھگو دیں خشک ہو جائے تو روغن بھینہ مرغ ۳ تولہ۔ روغن بیر بھوٹی ۳ تولہ۔ روغن مانگنی ۳ تولہ روغن ساندہ ۳ تولہ۔ روغن پستہ ۳ تولہ۔ روغن لونگ ۳ تولہ۔ روغن دارچینی ۳ تولہ۔ پیہ مارسیاہ ۳ تولہ۔ پیہ شبر تر ۳ تولہ۔ پیہ خرس ۳ تولہ۔ پیہ فلیڈک صحرائی ۵ تولہ۔ روغنیات و چربی میں خشک شدہ شیر مدار و سم الفار ملا کر مسلسل ایک دن کھل کریں۔ دوسرے روز کھل کو ترچھا کر کے دھوپ میں رکھ دیں۔ جب کہ روغنیات سے سلکھیا کے اجزا علیحدہ ہو جائیں۔ اس وقت آہستہ سے روغن کو ایک شیشی میں علیحدہ رکھ لیں۔ اب صاف شدہ روغن میں فی تولہ کے صاب سے حسب ذیل دوائیں شامل کر کے مسلسل دو یوم کھل کریں۔

خراطین مصغی ۴ رتی۔ چونک ۳ رتی۔ زفت رومی۔ پوست بیج کثیر سفید۔ لوبجائی۔ گنجائی۔ عقرقرہ۔ جادتری۔ مشک۔ عنبر ہر ایک دو رتی۔ کبھی سبز پر بربہ دو عدد۔ فاسفورس خشک ایک رتی۔

اس کے استعمال سے کافی سے زیادہ درازی۔ فرہی۔ قوت اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ سست اور کمزور کے واسطے آبجیات ہے۔ مخلوق کے واسطے اکسیر ہے۔

(۲) معجون مقوی دل و دماغ و جملہ اعضاء و رسیہ

بدعات کی وجہ سے مادہ تولیدیں اگر نقص آگیا ہے۔ جریان۔ اختلام
رقت۔ سرعت کی شکایت ہے۔ دل۔ دماغ اور معدہ کمزور ہیں۔ اخراج
رہا کرتا ہے۔ تو ان سب شکایات کے ازالہ کے لئے یہ معجون بے حد مفید
ثابت ہوئی ہے۔ اخراج منی سے خواہ کیسی ہی کمزوری لاحق ہو گئی ہو اور
کل دماغی و قلبی قوتیں جواب دے چکی ہوں۔ یہ معجون ان سب باتوں
کی محافظ ہے نسخہ حسب ذیل ہے۔

مغز بادام	شیرگاد	زردی بیضہ مرغ	مغز لپتہ	مغز کدو شیریں
سوا پاؤ	سوا دوسیر	۱۲ عدد	۲ تولہ	۲ تولہ
مغز تخم خربوزہ	مغز تخم خیاریں	مغز حلچوزہ	شفا قل مصری	
۲ تولہ	۳ تولہ	۳ تولہ	۱ تولہ	
زعفران	ثعلب مصری	قرنفل	بہمن سرخ	بہمن سفید
۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ
تخم ہلبون	بوزیدان	کباب چینی	لباسر	دار چینی
۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ
اندر جو شیریں	بادر بخویہ	گل سرخ	تیز پات	صندل سفید
۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ	۹ ماشہ	۹ ماشہ
دانہ الائی سفید	برہمی	ابریشم مقرر	تبا شیر	مصطکی ردی
۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ
مایہ شتر اعراقی	کچلہ مدبر	یا قوت سرخ	کبر با شمشعی	فیروزہ
۱ تولہ	۱ تولہ	۹ ماشہ	۹ ماشہ	۹ ماشہ

عقیق سفید	مردارید ناسفتہ	لسبد	شاخ مرجان	سنگ یشب
۹ ماشہ	۶ ماشہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱۲ تولہ
درق فقرہ کلاں	درق طلاء	مشک	عنبر	اب سیب
ایک گڈی	۴ عدد	۶ ماشہ	۷ ماشہ	۱۲ سیر
رب آملا	رب انار شیریں	مصری کوزہ	شہید خالص	
۱۲ سیر	۱۲ سیر	۱۲ سیر	۱۲ سیر	

اول جو اہرات مع لسبد - مرجان - سنگ یشب کو لے کر یا ریک کر کے
ایک دن عرق کیوڑہ درجہ اول میں کھل کر پیں - ایک دن عرق گلاب

”کمرشن جی“

کتاب ”نئی جوانی“ کا ہر فقرہ مسمریزم کی دھات سے بنا ہوا ہر سطر کے پڑھنے کے بعد ایسا ایسا مارتا ہے۔ جو اعلیٰ سے اعلیٰ سینا میں نہیں آسکتا رنگینی عبارت کی طرف اشارہ ہے (۴) طرہ اس پر یہ کہ ساتھ کی ساتھ زندگی کی موجودہ حالت بھی قطعی پٹا کھاتی جاتی ہے۔ گو کتاب میں تو بہت پڑھی ہیں۔ اور مشہور آدمیوں کے لیکچر بھی کافی سنے ہیں۔ مگر جو لطف اس جادو کی عجیب و غریب کتاب ”نئی جوانی“ میں آتا ہے۔ کبھی بھی نہیں آیا۔

کمرشن یہ تیرا بھاری احسان تمام نوجوانان دنیا پر ہے۔ بہتر ہو اگر آپ اس کا انگریزی ایڈیشن بھی نکلوا دیں۔ زیادہ کیا لکھوں میں نے تو ”نئی جوانی“ کو روزانہ پانچ کی کتابوں میں رکھ لیا ہے۔ اور نوجوانان کو اگر وہ میری مابین تو یہ کھلا چیلنج ہے کہ وہ ”نئی جوانی“ کو پڑھ کر دوبارہ جوان بنیں۔ اور اپنی اپنی قوموں کو موجودہ قمر مذلت سے نکلنے کی کوشش کریں۔ جوانی ہی سب کچھ ہے بوڑھا ہونے پر تو بس معاملہ ختم ہی ہے۔
آپ کی قلم کا چھاری

صوفی رام روپ درمن

درجہ اول میں کھل کر لیں۔ ایک دن عرق بید مشک درجہ اول میں کھل کر لیں۔ بعدہ دواؤں کو باریک کر کے رکھ لیں۔ اس کے بعد مغزیات کو شیر گاؤ میں گھوٹ کر شیر نکالیں اور اس کو جوش دیں۔ یہاں تک کہ کھویا ہو جائے۔ اب اس کھوئے کو روغن گاؤ پاؤ میں بریاں کر لیں۔ جبکہ بریاں ہو جائے اس کے بعد زردی بقیہ مرغ ڈال کر تھوڑی دیر اور بھون لیں۔ اب مصری کوزہ۔ شہد اور رب کا قوام بنا کر سب دوائیں ملا کر معجون تیار کر لیں۔ خوراک مہ ماہ سے ایک تولہ تک ہے۔ جب قوت مرصع کے۔ دافع ص کا ذب۔ جریان، سرعت، رقت کے واسطے مجرب الحجب مولد و مخلط منی۔ مقوی دل و دماغ و اعصاب رئیسہ۔ دافع اختلاج قلب۔ دماغی و قلبی کمزوری کا محافظ۔

نوٹ: ہر جن اصحاب کو زردی بقیہ مرغ سے پرہیز ہو۔ وہ ۳ تولہ ریگیا ہی شامل کر لیں۔

چار خاص الخصاص مقوی باہ نسجہ چٹا

از رشحات قلم عالیجناب حکیم غلام محمد صاحب ناظم لاہور

معجون مغروس

یہ وہ عجیب و غریب معجون ہے جس کے کھانے سے عضو میں قابل محسوس فریبی اور درازی آجاتی ہے۔ قوت باہ پر بھی اس معجون کا بہایت قابل تقریف اثر ہوتا ہے۔

جو صاحب اسے تیار کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں
ان کے لئے صلائے عام ہے۔ کہ اس معجون کے عجیب
غریب فوائد سے ضرور فیضیاب ہوں۔

چاہئے کہ ایک یا دو عدد چوزہ مرغ نر (جو عمر میں پانچ چھ مہینے کا ہو) لیکر
کھلی اور ہوا دار جگہ میں رکھیں۔ اور گدھے کا عضو خاص لے کر قمیمہ بنوائیں اور اندازہ
لگائیں کہ اُسے چالیس دن سے لیکر ساٹھ دن تک مرغ کو کھلانا ہوگا پس بھٹا
دو تین ماشہ یومیہ شکر گوف کا کھٹائے کر بار ایک سفوف بنائیں اور قمیمہ مذکور
میں ملائیں اور اچھی طرح کھل کر کریں۔ حتیٰ کہ خشک ہونے لگے تب ہمراہ عرق
تنبول تھوڑی دیر اور کھل کر کے تین تین ماشہ کی گولیاں بنائیں۔ اور خشک
ہونے دیں۔ پھر ہر روز بقدر ایک چمٹانک یہ گولیاں صبح کے وقت مرغ کو کھلائیں
اور بعد ازاں دن بھر میں غذا بجز آرد گندم اور روغن گاؤ کچھ نہ دیں اور دو مہینے
کے عرصے میں کچھ دن فراطین معقول۔ مینڈک اور ورل محسرائی (سانڈہ) کا
بھی قمیمہ کھلائیں۔ اور خیال ہے کہ شکر گوف بدستور اسی انداز سے ملا کر ہمیشہ کھلانی
چاہئے۔ اور عرصہ مذکور کے بعد مرغ کو ذبح کریں۔ اور خون زیادہ مقدار میں خارج
نہ ہونے دیں۔ اور پردہ بال دور کرنے کے بعد کھال رہنے دیں۔ اور مندرجہ ذیل
ادویہ اس کے پیٹ میں بھر کر روغن زرد میں اچھی طرح بریاں کریں۔ پھر
ہاؤں دستہ چوبی میں کوٹ کر سہ چند خالص شہد میں ملا کر معجون بنائیں اور چینی
کے مرتبان میں بھر کر چالیس دن تک جو کے انبار میں دفن کریں تاکہ معجون
مزاج یکٹ جائے بعد ازاں ایک تولہ سے لیکر دو تولہ کھائیں۔

ادویہ جو مرغ کے پیٹ میں رکھنی ہیں۔ وہ یہ ہیں ———
جوزبوا۔ لبباسہ ہر ایک ۲ تولہ۔ اجوائن خراسانی۔ تخم گند۔ تخم ترب۔ تخم تہ تیزک
ہر ایک ایک تولہ۔ قمر نفل ۵ تولہ۔ خصیۃ الثعلب آٹھ تولہ۔ عقر قرا۔ فلفل گرو
فلفل درازہ موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ مغز تخم ادلنگن۔ مغز تخم کوچ۔ ستاؤر

دارچینی ہر ایک دو تولہ۔ خشک مربی چھ تولہ۔ بہن سرخ۔ بہن سفید۔ تودری
سرخ۔ تودری سفید ہر ایک دو تولہ۔ سب کو باریک کوٹ چھان کر ملائیں
اور مرغ کے پیٹ میں بھریں۔

نوٹ :- احتیاطاً دو بلکہ تین مرغ لیں۔ کیونکہ بعض اوقات قبل
از وقت مرغ مر جاتا ہے۔ اور چالیس دن یا دو مہینے کا اندازہ لگا
کر ایک ہی مرتبہ یا یکے بعد دیگرے گدھے کا عضو لیکر گویاں بنائیں
اور جب مرغ بریاں کو شہد میں ملائیں۔ تو شبانہ روز خشک ہونے کے
بعد ملائیں۔ اور ضرورت پر کشتہ فولاد سادہ بکشتہ لقرہ تولہ تولہ ملائیں۔

(۲)

روغن شاہجہانی

جس کی مالش سے مردہ رگوں میں تروتازگی پیدا ہو جاتی
ہے۔ رگوں اور پھپھوں کی پرورش ہو کر لاغری اور کوتاہی دور
ہو کر آلہ تناسل میں فربہ پیدا ہو جاتی ہے۔ مزید لطیف
یہ کہ دوران استعمال میں نہ ہی غسل کی ممانعت ہے نہ ہی
آبلہ اور پھپھی وغیرہ کا اندیشہ بنا کر آزمائش کریں۔

روغن یا سمین حسب قدر چاہیں لیکر ایک کھلے منہ کی شیشی میں بھریں اور
شیشی مذکور میں خراطین مخلولہ خشک شدہ اس قدر ڈالیں کہ خراطین سطح تیل تک
تیرنے لگ جائیں۔ تب شیشی کا منہ بند کر کے دھوپ میں رکھ دیں تاکہ قنارت
آفتاب سے خراطین مفضل ہو کر تہ نشین ہو جائیں۔ بعد ازاں بھینسیہ جونکی جو
گدھے کے خضیوں پر لگائی گئی ہوں مردہ اور خشک شدہ روغن میں اتنی ڈالیں
کہ تیل کی سطح تک آجائیں۔ تب شیشی کا منہ بند کریں۔ اور شیشی کو دھوپ میں رکھ دیں
تاکہ یہ بھی خراطین کی طرح تہ نشین ہو جائیں۔ بعد سیاہ اور بڑے چھوٹے جو اکثر

گورستان میں بکثرت ہوتے ہیں شیشی میں اس قدر ڈالیں کہ یہ بھی تیل کی سطح تک آجائیں۔ تب شیشی کو دھوپ میں رکھکر ان کو بھی تہ نشین ہونے دیں۔ اس مرتبہ میر ہوٹی تازہ اس تیل میں اس قدر ڈالیں کہ یہ بھی تیل پر تیرنے لگ جائیں اس دفعہ بھی شیشی کو دھوپ میں رکھ دیں۔ جب میر ہوٹی بھی تہ نشین ہو جائیں۔ تب سمجھ لیں کہ روغن تیار ہو گیا۔ پس مہفہ عشرہ کے بعد کپڑے میں سے چھان کر شیشی بھر رکھیں اور صبح و شام اس کی مالش کرائیں اور ماشہ دیکھیں۔

نوٹ: بیجون خروس اور روغن شاجہانی کی تیاری کا خیال مئی۔
جون کے مہینے میں کریں اور اداسل سرمایہ فائدہ اٹھائیں۔

معجون کچلہ مقوی باہ

واقع سرعت انزال مولدنی و غلط منی۔ مولد خون صالح مقوی عضلاتیہ
مثل دل و دماغ معده و کبر مقوی اعصاب اعصاب تاسل۔ وہ ضعف باہ
جو طبعی کمزوری کے سبب پیدا ہو جاتا ہے جسمیں ہم کے پیچھے مست
اور کمزور ہو جاتے ہیں اسکے مریضوں کی واسطے معجون کچلہ سے بڑھکر کوئی
بھی مہندی اور یونانی دوا مفید ثابت نہیں ہوئی۔

ص۔ دس تولہ کچلہ لیکر باریک لٹھا کے رومال یا خاصہ کے رومال میں ڈھیلے
باندھیں اور رومال کو دو مہفتہ تک آب رواں یعنی نہریا رہیٹ والے کنوئیں کی
نالی میں دفن کریں تاکہ پانی ہمیشہ اوپر سے گذرتا رہے بعد ازاں کچلہ والا رومال نکالکر
آب شیر میں سے کچلو کچا اچھی طرح دھوئیں اور اندرونی پتہ دور کرنے کے بعد پانچ سیر
گائے کے دودھ میں دھبی آچ پر چوبندیں تاکہ دودھ کا کھویا بجائے۔ تب کچلوں
کو ہاون دستہ میں خوب کوٹیں۔ بعد ازاں روغن زرد میں قدرے بریاں کریں۔
اور تھلب مہرئی دو تولہ۔ موصلی سفید تین تولہ۔ توروری سرخ نو ماشہ۔ توروری زرد

نوماشتہ۔ شقاقل مصری۔ اسطوخودوس ہر واحد دو تولہ۔ زر نیاد تولہ۔ صندل سفید
سنبل الطیب۔ ناگرموختہ۔ ہر واحد دو تولہ۔ گل گاؤ زبان چار تولہ۔ دانہ الماچی
خوردین تولہ۔ آملہ مقشر دو تولہ۔ ہلبہ سیاہ دو تولہ۔ عود بلسان۔ عود سبندی
فرقل تولہ۔ تولہ کیتیرا تین تولہ۔ بہن سرخ۔ بہن سفید۔ موصلی سنبل تولہ تولہ
قسط شیریں۔ تخم گذر ہر ایک دو تولہ۔ سمندر سوکھ تولہ لیکر سب کا باریک
صفوف بنائیں اور سہ چہ شہد خالص کے ہمراہ معجون بنائیں خوراک بمقدار
چھ ماشہ ایک ہفتہ تک۔ ۹ ماشہ دوسرے ہفتہ تک۔ بعد ازاں ایک تولہ تک
کھائیں اور خارجاً مندرجہ ذیل طلا کی مالش خصوصاً اور خصیت پر کریں۔
صفیہ۔ برقرقل۔ جوزلوبہ۔ دارچینی۔ قسط تلخ۔ اندر جو تلخ۔ پوست۔ پنخ کنیر سفید
اسپند۔ مال کنگنی۔ کچلہ ہموزن لیکر نمکوفتہ کریں۔ اور چہار چہد روغن کعبہ میں
بریاں کریں اور چھان کر روغن کو استعمال کریں۔

(۲۱)

منشی سورن رس

جو نہایت ہی مفرح اور مقوی ہے۔ اس کے استعمال
سے دنوں میں ضائع شدہ حرارت غریزی پیدا ہو کر کلی
صحت حاصل ہو جاتی ہے۔

ص:۔ گندھک مدبر بشیر گاؤ۔ ایک تولہ۔ سیاب مصفا بذریعہ نمک سنگ تولہ
دونوں کی نہایت کوشش سے بذریعہ کھل کچی بنائیں۔ بعد ازاں تین ماشہ ورق طلا
چھ ماشہ ورق نقرہ ایک ایک کر کے ڈالیں۔ اور بذریعہ کھل آمیز کریں۔ پھر مردارید
ناسفتہ چھ ماشہ رشتہ فولاد شکر فی تولہ۔ زعفران کشمیری تولہ۔ کستوری تین ماشہ
مائیں۔ اور اچھی طرح کھل کریں اور شیشی میں بھر رکھیں۔

خوراک:۔ چار رتی سے لیکر ایک ماشہ تک مسکہ گاؤ یا دودھ کی بالائی میں رکھ کر

صبح کے وقت کھائیں۔ غذا مرغ و دونوں وقت گرم خشک اغذیہ اور مصالح
تیز سے پرہیز ضروری ہے۔

ملاحظہ

اپنے نہایت قوی اغال و خواص کے اعتبار سے یہ نسخہ اک
قابل قدر شے ہے۔ اور خصوصیت سے اس ضعف باہ کے لئے
مفید و مؤثر ہے جو ضعف قلب کی وجہ سے پیدا ہو۔ اس میں
مرداید ناسفہ کی بجائے کشتہ صدف مرواریدی بھی استعمال کیا
جاسکتا ہے۔ جس سے فوائد میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ کشتہ
فولاد شنگرفی کی ترکیب "ضعف باہ کے چھ مشہور اسباب مع علاج"
والے مضمون میں دیکھیں۔ ورق نفقہ و ورق طلا کی بجائے چاندی اور
سونے کے کشتہ جات اسی وزن میں استعمال کئے جائیں تو یہ نسخہ
زیادہ مفید و مؤثر ہو جائے گا۔ کشتہ طلا کی ترکیب ذیل میں درج
کی جاتی ہے۔ کشتہ نفقہ کی ترکیب اسی کتاب میں کسی اور جگہ پر
درج کر دی گئی ہے۔ ورق گردانی کر کے تلاش کریں۔

کشتہ طلا بوٹیوں کے رس والا

اجزاء ترکیب و صاف کئے ہوئے سونے کے ورق آب مقطر بنج گل عباسی
۳ ماشہ ۱۰ تولہ

آب مقطر گل رخ بہاری آب مقطر پوست کچنال آب مقطر پوست رفت نیم
۱۰ تولہ ۱۰ تولہ ۱۰ تولہ

آب مقطر برگ تلسی چھوٹا سا کوزہ گلی معہ سر پوش ادبہ محمدانی
۱۰ تولہ ۱ عدد بارہ سیر

کے مطابق کئی آچہیں دے کر یہ کشتہ تیار کیا جائے تو اس کے اک مدت کے استعمال سے بڑھاپے میں بھی ایک حد تک جوانی کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ نہایت لاجواب اور قابل قدر چیز ہے بنا کر آزمائش کریں۔

مُلذَٰت

روزمرہ کے مشاہدات ثابت ہیں کہ لذتوں سے انسانی دل کبھی سیر نہیں ہوتا۔ بلکہ عمر کے ساتھ لذتوں کی حرص روز افزوں ترقی کرتی جاتی ہے ایک معمولی لذت کا حصول قلب انسانی کو ایک قوی لذت کے حصول کے لئے ترغیب دیتا ہے اور ایک قوی لذت کا حصول ایک قوی تر لذت کی فراہمی کا تقاضا کرتا ہے جو لوگ اپنے ادنیٰ جذبات کی باگ ڈھیلی چھوڑ کر انسانی لذتوں کے شدیدائی بن جاتے ہیں پھر ان کی تمام عمر انہی لذتوں کے حصول کی سعی و کوشش میں گزر جاتی ہے۔ اور ان تمام سرگردانیوں کا حاصل سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتا کہ ایک ہو بہار سے ہو بہار زندگی بھی تباہ و برباد ہو کر رہ جائے۔ اور جب چراغ میں تیل ختم ہونے کو ہو تو کھف افسوس مل کر بھرتی ہری کا یہ قول دہرائے کہ عجب بھگم نہ بھگم اہم میو بھگم میں تو چاہتا تھا کہ دنیا بھر کی عشرتوں کو لوٹ لوں۔ مگر ان عشرتوں نے تو مجھے ہی لوٹ لیا۔ بقول سیلاب

جبتا دنیا نے ہم کو لوٹا سیلاب

اتنا دنیا کو ہم سے لوٹا نہ گپ

ملذات کو شہوانی لذت کے چسکے کے لئے استعمال نہ کرنا چاہیے ورنہ اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہ ہوگا کہ آپ خود اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیں اور اپنی بیوی کو بھی ایک شہوت پرست زندگی بسر کرنے

کی شوقین بنادیں۔ طبی طور پر ملذذات کا استعمال صرف ایسے حالات میں جائز ہے جب کبھی خاص وجہ سے عورت جلد منسل نہ ہوتی ہو یا اسے فرجی ڈٹی (بے لذتی وعدم شہوت) کی شکایت لاحق ہو گئی ہو۔ یا مرد کو بے لذتی کی شکایت ہو اور اس مرض کا جلد علاج نہ ہو سکتا ہو اور اس درمیان میں جماع کی ضرورت لاحق ہو وغیرہ۔ پس یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بعینہ اثر طبی ضرورت کے ملذذات کا استعمال طرفین کے لئے مضر ثابت ہو گا جنہیں سرعت انزال کی شکایت ہو انہیں ملذذات کے استعمال سے قطعی پرہیز کرنا چاہیے ورنہ مرض ترقی کر جائے گا۔ حاملہ عورت سے یوں بھی جماع نہ کرنا چاہیے۔ لیکن ملذذ ادویہ استعمال کر کے حاملہ عورت سے جماع کرنا تو سخت خطرناک ہے۔ اگر معمولی جماع سے اسقاط نہ بھی ہونے والا ہو تو تیز ملذذ ادویہ کے استعمال سے اسقاط ضرور ہو جاتا ہے۔ بہر کیف اب طبی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے چند ایک ملذذ نسخہ جات بدیہ ناظرین کے جاتے ہیں حسب موقعہ محل استعمال کر کے مستفید ہوں۔

وہ ملذذ نسخہ جو فرقی ثانی کو فرط لذت سے بیہوش کر دیتا ہے ایک عیاش کو سنیہ کارار

پورے ایک لاکھ روپیہ کا نسخہ

اسی قسم کے اجزاء سے تیار ہونے والے اگرچہ اور بھی بہت سے ملذذ نسخہ جات طبی رسائل و جرائد میں مرقوم ہیں۔ مگر یہ نسخہ مجھے غیر معمولی تفریح کے ساتھ ملا تھا۔ صاحب نسخہ ایک بہت مختبر اور صداقت پرست بزرگ مولوی ہیں۔ انہوں نے میرے محترم دوست حکیم مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب بدۃ الحکماء روڑی کو اس داستان کے ساتھ عنایت فرمایا تھا۔

بہر کیف نسخہ یہ ہے

اجزاء :- عروسک - خزالین مصفا - دارچینی - بالچھڑ - زعفران

۱۰ ماشہ ۱۰ ماشہ ۱۰ ماشہ ۱۰ ماشہ ۱۰ ماشہ

جائفل - جادوتری - کپور کچری - کافور - کستوری - عطر گلاب - عطر رومہ

۱۰ ماشہ ۱۰ ماشہ ۱۰ ماشہ ۱۰ ماشہ ۱۰ ماشہ ۱۰ ماشہ ۱۰ ماشہ

عطر حنا -

۱۰ ماشہ

ترکیب تیاری :- عطریات کے سوا دیگر ادویہ کو کئی روز تک کھل کریں۔ حتیٰ کہ اس قدر باریک سفوف تیار ہو جائے کہ سرمہ کی طرح آنکھ میں ڈالا جائے تو بھی چمبے نہیں۔ اب اس سفوف میں عطریات شامل کر کے کسی ڈبیہ میں محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال :- مباشرت سے مندرہ منٹ پشتر چار رتی تک کی مقدار میں یہ دوا لیکر عضو خاص پر اس کی مالش کریں۔

فوائد :- ملذذ اور منزل ہے۔ منزل اس قدر ہے کہ بقول صاحب نسخہ ایک ہی مرتبہ کی مباشرت میں عورت کو کئی بار انزال ہو جاتا ہے۔

دو لاثانی ملذذ نسخہ جا

از رشحات قلم جناب ابوالحکمت حکیم غلام محمد صاحب نانم۔ لاہور

قارئین آب حیات پر واضح ہو کہ ملذذ نسخے کے اجزاء کستوری - عطر گلاب

عطر قرعہ - دارچینی - سفیدی پخیال - کبوتر محرائی ہوں یا از قسم دیگر ہوں۔

جب مرد استعمال کرتا ہے۔ جماع کے وقت عورت کو معلوم ہو جاتا ہے

کہ مرد نے کوئی ملذذ دوا استعمال کی ہے جس کا نتیجہ جانین میں عارضی خوشنودی ہے۔ ایسی حالت میں چاہتا ہوں کہ ایک ایسی مفرد آسانی سے دستیاب ہونے والی اور سستی دوا بطور تحفہ پیش کروں۔ جسکے استعمال سے مرد اور عورت دونوں کو لذت حاصل ہو اور عورت کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ مرد نے کوئی ملذذ دوا استعمال کی ہوئی ہے۔

یہ دو عدد دوائیں ہیں ایک سے جانین کو بے حد لذت حاصل ہوتی ہے۔ اور ایک سے مرد عورت پر اور عورت مرد پر زیادہ فریفتہ ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں دوائیں اسرار صوری سے ہیں جن کو آج خسریداران آجھیات کی خاطر لکھ رہا ہوں۔ میرا دعویٰ ہے کہ جو بھی استعمال کرے گا وظیفہ زوجیت کا لطف اٹھائے گا۔ نیز یہ بھی خیال ہے کہ جناب ایڈیٹر صاحب نے جس نسخے کے اظہار کا وعدہ فرمایا ہے وہ ایک عیش کے سینہ کارانہ ہے اس سے یہ دونوں دوائیں اوصاف کے لحاظ سے اگر اعلیٰ ثابت نہ ہونگی تو برابر ضرور رہیں گی خسریداران آجھیات بخرض امتحان بنائیں! آزمائیں اور میرے قول کی تصدیق یا تکذیب فرمائیں۔

پہلی دوا: صفت:۔ بے سوراخ ماز و چند عدد لے کر نہایت باریک مثل غبار میں لیں۔ اور معمولی پانی کی مدد سے مرد اپنے عضو مخصوص پر حشفہ چھڑ کر چاروں جانب صفا کرے اور خشک ہو جانے کے بعد جماع کرے۔ عورت کا بدن پہلے سے زیادہ خشک اور تنگ ہوتا جائے گا۔ اور جانین کو بے حد لذت محسوس ہوگی۔ بخوف طوالت اس کا تجربہ جو ایک بازاری عورت پر کیا گیا تھا (جس کو سیلان الرحم کا عارضہ لاحق تھا اور ایک صحت میں کئی رومال بدلتی تھی) قلم انداز کرتا ہوں۔

دوسری دوا:۔ کرم مخلی (بیر ہوٹی) ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ایک حصہ بیر ہوٹی جو کرم خوردہ نہ ہوں۔ چار حصہ

گل روغن میں برائے نام بریاں کرنے کے بعد روغن گل ہی میں بذریعہ کھل مل کر دیں اور کھلے منہ کی شیشی یا چینی کی پیالی میں محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت مرد اپنے عضو خاص پر اچھی طرح مالش کرنے کے بعد عورت کے نزدیک جائے۔ اس کے استعمال سے مرد کے عضو میں برقی حرارت پیدا ہو جائے گی۔ جو عورت کو زیادہ تر مرغوب ہے اور اسی کے اثر سے عورت کے جسم میں خواہ وہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو ایسی گرمی پیدا ہوگی جو نوجوان عورتوں کے بدن میں ہوا کرتی ہے۔ اس برقی حرارت اور گرمی کے اثر سے جانین ایک دوسرے پر فریفتہ ہو جائینگے۔

عورت کو دیوانہ بنا دینے والا ملذذ نسخہ

از قلم جناب حافظ محمد جمیل صاحب

عطر منتہ۔ عطر موتیا۔ عطر گلاب۔ عطر جونی۔ کافور دیسی۔ نانہ خرس

سماشہ سماشہ سماشہ سماشہ سماشہ سماشہ

دارچینی۔ رومی مصطکی۔ عطر حنا۔ زعفران۔ پھٹکڑی سفید۔ شہد خالص

سماشہ سماشہ سماشہ سماشہ سماشہ سماشہ

ترکیب :- نانہ خرس۔ دارچینی۔ رومی مصطکی۔ زعفران۔ پھٹکڑی کو

کھل میں ڈال کر خوب باریک پیس کر کپڑے میں سے چھان میں۔ پھر کافور

ملا کر پیسیں۔ پھر تمام عطروں کو ملا کر پیسیں۔ جب خشک ہو جائے تو شہد ملا کر بھاری

کے بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ بوقت حاجت ایک گولی لعاب

دہن سے رگڑ کر قصب پر طلا کریں۔ بعدہ خشک ہونے پر محبت کریں۔

اور قدرت خدا کا تماشا دیکھیں۔ ہنایت لاثانی اور امیرانہ نسخہ ہے

انشاء اللہ تجربہ پر آپ خوش ہو جائیں گے۔

ملاحظہ

نارہ خرس کسی منبر شکاری کی معرفت حاصل کرنا چاہیے۔ عام
پنساریوں، عطاریوں اور دوا فروشوں سے خواہ وہ میدانی علاقہ کے
باشندے ہوں یا پہاڑی علاقے کے (جہاں نارہ خرس آسانی سے
مل سکتا ہے) یہ توقع رکھنا کہ وہ آپ کے لئے اصلی نارہ خرس
میا کر دیں گے اک توقع خام ہے۔

سرور انزال کی چھ مجرب الم نسخہ جات

از قلم جناب ابوالحکمت حکیم غلام صاحب ناظم لاہور

مذکورہ صدری اور اسمراری نسخہ جات لکھنے سے پہلے مناسب سمجھتا ہوں
کہ مشہور عام دم کشی کے عمل پر مجمل طور پر روشنی ڈالوں۔ پس قارئین آجیات
کو معلوم ہونا چاہیے کہ عمل دم کشی میں سخت تکالیف برداشت کرنے
پر بھی ہر ایک آدمی کو کامیابی حاصل ہونا محال ہی نہیں بلکہ ناممکنات سے ہے
بلکہ اس کا عامل شاید ہی کہیں ہوگا۔ جونا ہونے کے برابر ہے۔ اور جو اسمراری
طبی نسخہ جات میں لکھتے کو ہوں ان کے استعمال سے نوے فی صدی ہر ایک
کو فائدہ ہوگا۔ عی بالحقہ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ جس کا دل چاہے آزمائے
اور فائدہ اٹھائے۔

نسخہ منبر

خام ثمر درخت بھول سایہ میں خشک شدہ نیم کوفتہ جس قدر
چاہیں لیکر موزن ریش درخت برگد برنگ سرخ مکے جو شانہ میں ترو خشک

کریں۔ اور یہ عمل ترو خشک کرنے کا چار مرتبہ کریں۔ یعنی ایکسیر ٹرہبول کے واسطے ایک سیریش درخت برگد برگ سرخ لیکر چار سیر پانی میں جوش دیکر شیرہ حاصل کریں۔ اور اس میں ٹرہبول خام نیم کوفتہ ترو خشک کریں۔ اور اسی طرح چار سیریش درخت برگد کے شیرہ سے ٹرہبول ترو خشک کریں جن کا رنگ بعد تیاری بالکل سیاہ ہوگا۔ اس کو بوتلوں میں محفوظ رکھیں۔ اور اسی طرح خار خشک مصفا (بھکڑا) لیکر جو کوب کریں اور سموزن بھکڑا سرسبز کے افشردہ میں ترو خشک کریں یعنی بھکڑا ترو تازہ کوٹ کر اس کا پانی چھڑ لیں اور اس مذکورہ پانی میں بھکڑا (خار خشک) خشک نیم کوفتہ ترو خشک کریں۔ اور بوتلوں میں بھر رکھیں۔ ازاں بعد تالمکمانہ مصفا اجمچند شیرہ برگد میں ترو خشک کرنے کے بعد بوتلوں میں محفوظ رکھیں۔ ضرورت پر مندرجہ ذیل طریق پر سفوف تیار کریں۔ اور ہر روز کف دست یا کم و بیش حسب برداشت ڈیڑھ پاؤ شیر گاؤ کے ہمراہ دو جینے استعمال کریں۔ یقیناً اختیاری اساک کی قدرت پیدا ہو جائیگی۔ دوران استعمال میں اور بعد ازاں بھی سال بھر محرک باہ کوئی غذا یاد نہ کھائیں۔ مثلاً بھینہ مرغ۔ پھلی۔ معنہ ملچوزہ پستہ۔ مخزگر دگاں۔ گرم مصالحہ۔ زیادہ مقدار میں لہسن، پیاز، بیگن اور کرلیہ وغیرہ وغیرہ۔

ملاحظہ

کام دیونبر کے ایڈیشن اول سے اس نسخہ کو پڑھ کر ایک صاحب نے وحلی سے بچے لکھا کہ یہ نسخہ تیار کروا دیجئے۔ نسخہ تیار کروادیا گیا تو ان صاحب نے اسے ایک ماہ تک ایسے آدمی کو استعمال کروادیا جسے ایک منٹ کا بھی اساک نہیں تھا۔ اس نسخہ کے استعمال سے ان کو تین منٹ کا اساک ہو گیا۔ جب یہ اطلاع مجھے پہنچی تو میں نے یہ نسخہ بڑی کافی مقدار میں تیار کروادیا اور لپٹے زیر علاج مریموں کو

استعمال کروایا۔ بہت کافی سفید ثابت ہوا اور جہاں ٹھیک موقعہ محل
دیکھ کر میچ ٹخیں کے پیش نظر اسے استعمال کروایا گیا۔ وہاں تو اس کے
استعمال سے بہت ہی تسلی بخش فائدہ ہوا۔ اس وقت سے یہ
نسخہ ہر وقت میرے مطب میں تیار رہتا ہے۔۔۔۔۔ ایڈیٹر

نسخہ نمبر ۱

موصلی سفید ایک چھٹانک۔ مخزن تخم کو پچ بریاں آدھ پاؤ۔ تال مکھانہ
تین چھٹانک۔ بھکڑا ایک پاؤ۔ ثمر ببول آدھ سیر۔ شکر سفید تین پاؤ۔ کشتہ
سہ دھاتا بذریعہ چورہ کو کنار۔ ترکیب معروف ایک چھٹانک۔ سب کو اچھی
طرح کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔ اور ترکیب مذکور بالا دو مہینے متواتر
کھائیں اور حکیم مطلق کا شکریہ بجا لائیں۔

نوٹ: ہر سفوف مذکور دو مہینے متواتر استعمال کرانے کے بعد بھی ہر ایک
مہینے میں اکثر استعمال کر لیا کریں۔ سال بھر اختیاری امساک کی
طاقت قائم رہے گی۔ اور سال بھر کے بعد اوائل موسم بہار میں ترکیب
مذکورہ سفوف بنا کر استعمال کریں۔ ہمیشہ ہی کامیابی ہوگی۔

ملاحظہ

یہ نسخہ بھی تجربہ پر بہت کافی سفید ثابت ہوا۔ اس لئے ہر وقت
تیار موجود رکھا جاتا ہے۔۔۔۔۔ ایڈیٹر
کشتہ سہ دھاتا بذریعہ چورہ کو کنار کی ترکیب حسب ذیل ہے۔۔۔۔۔ بنا کر آزمائش کریں

کشتہ سہ دھاتا بذریعہ چورہ کو کنار

قلی سکہ اور حبث یہ تینوں دھاتیں سہ دھاتا کہلاتی ہیں۔ ان کا کشتہ بنانے

کے لئے تین چیزیں ایک ایک تولہ لے کر اکٹھی کر کے لوہے کے کڑھے
 میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ پتھری سی دیر میں جب پگھل جائیں تو گھی میں ڈال کر
 سر در لیں۔ گھی میں ڈالنے سے دہات بعض دفعہ اچھل پڑا کرتی ہے۔ اس لئے حفاظت
 کے خیال سے گھی دسے برتن کے منہ پر ایک سرپوش رکھ لیں جس میں سوراخ
 ہو گھیلی ہوئی دہات اس سوراخ میں سے ڈالیں۔ اسی طرح سات مرتبہ گھی
 میں سر در کریں۔ پھر مٹی کے برتن میں ڈال کر تیز آبخہ پر رکھیں جب پگھل جائیں
 تو پوست کو کنارہ پندرہ تولہ کا سفوف چکی چکی کر کے پگھلی ہوئی دہاتوں پر گراتے
 جائیں۔ اور لوہے کی سیخ سے ہلاتے جائیں۔ پوست کو کنارہ پوست کے
 خالی ڈوڈے جن سے خشکاش نکالی جا چکی ہو۔ انیم کے ٹھیکہ والی
 دوکان سے ملیں گے ختم ہونے تک تین چیزیں راگھ ہو جائیگی۔ راگھ
 ہونے کے بعد بھی دو گھنٹہ تک تیز آبخہ جاری رکھیں۔ پھر نکال کر
 ترش دہی سے آدھ گھنٹہ تک کھل کر کے مٹی کے کوزہ میں
 گلکھٹ (سمپٹ) کر کے بیس سیر ادیلوں کی آگ دیں۔ اسی طرح
 سے دہی میں کھل کر کے چار پانچ آچھیں بیس بیس سیر ادیلوں کی
 دے لیں۔ زردی مائل رنگ کا کشتہ سہ دہاتا تیار ہوگا۔ یہ کشتہ
 جبریان۔ اختلام۔ سرعت انزال۔ اور منی کے پتلا پن کو دور کرنے کے
 لئے ایک شرطیہ دوا ہے۔ مختلف دوا خانوں سے چار روپیہ تولہ سے
 لے کر اٹھارہ روپیہ تولہ تک کے حساب سے فروخت ہو رہا ہے۔

نسخہ نمبر ۳

بعض محروم المزاج نوجوان جن کا حدت مشانہ کے سبب

طبعی امساک نہ ہو ان کو مناسب ہے کہ مندرجہ ذیل
ترکیب سے تیار کردہ زلال اسپنخول کچھ دن استعمال
کرنیکے بعد سفوف مبارک سے فائدہ اٹھائیں۔

صفت:۔ ایک تولہ سے دو تولہ تک اسپنخول (حسب ضرورت اور
مزاج) معطل لیکر۔ ایک چھٹانک سے لیکر ڈیڑھ چھٹانک تک محمولی
پانی میں رات بھر جھکور کھیں۔ صبح اچھی طرح بلو کر زلال پارچہ بیز کریں اور حسب
برداشت آدمی چھٹانک سے ایک چھٹانک روغن زرد میں داغ دیکر ملائیں
اور شکر تری سے شیریں کرنے کے بعد بطور قہوہ نوش کیا کریں۔ یقیناً حدت
مٹانہ دور ہو کر طبعی امساک کی قوت آجائے گی۔ اور اگر ناظرین آب حیات
میں سے کوئی صاحب زلال مذکور شوقیہ اکثر استعمال کیا کریں گے۔ تازیت
فائدہ میں رہیں گے۔

نسخہ نمبر ۱

یہ نسخہ بھی حدت مٹانہ کے دور کرنے میں بینظیر ہے اسکے
استعمال سے سرعت انزال کی شکایت دنوں میں دور
ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں مغلظ و مولد منی بھی ہے۔ مزید
لطف یہ ہے کہ غذا کی غذا اور دوا کی دوا۔ یہ نسخہ چند
ایک احباب تک محدود تھا۔ لیکن آج ہزار ناظرین
آب حیات کی نذر ہو رہا ہے۔ جبکا دل چاہے
بغرض تجربہ بنائے اور فائدہ اٹھائے۔

صفت:۔ موصلی سفید ایک حصہ۔ ثعلب مصری دو حصہ۔

شقاقل مصری تین حصہ۔ کثیرا چار حصہ۔ ست اسپخول پانچ حصہ۔
 سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور بوتل میں بھر رکھیں۔ ضرورت پر
 ایک پاد شیریز میں صب پسند مصری ملا کر تین تولہ تک سفوف مذکور قطوڑا
 محوڑا ڈال کر مچپہ کی مدد سے ملائیں۔ فالودہ کی صورت خوش ذائقہ تھریہ
 تیار ہو جائیگا۔ اس کو بوقت صبح نوش جان فرمائیں اور حکما رتقہ دین
 کی داد دیں۔ یعنی ان کو دعا خیر سے یاد کریں۔

نسخہ منہر

اکسیر مسک لے نظیر

وہ نسخہ جس کی طرف عنوان سیر و ہم میں اشارہ کیا گیا ہے
 صفت ہے۔ مرقام درخت مغین (دیکر کی کچی پھلیاں) سایہ میں خشک
 شدہ نیم کوفتہ۔ بھیند ریش برگد کے شیرہ میں تر و خشک کردہ (چار مرتبہ) ایک
 چھٹانک۔ تاملکمانہ پروردہ بہ شیر برگد آدھی چھٹانک۔ موصلی سفید ایک چھٹانک
 مغز تخم کو پچ بریاں آدھی چھٹانک گو کھڑوں کلاں پروردہ بخرق غار خشک
 تازہ آدھی چھٹانک۔ کشتہ قلعی بذریعہ قنب تین ماشہ۔ کشتہ سیمہ بذریعہ
 چورہ کو کنار تین ماشہ۔ کشتہ بھینہ مرغ بذریعہ شیرہ ریش برگد۔ تین ماشہ شکر تری
 سب کے برابر۔ اچھی طرح کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔
 مقدار خوراک :- ایک تولہ تک ہمراہ شیر گاذ تازہ ایک پاد
 بوقت صبح۔

پیر ہیز بر گرم مصالحہ اور ترش اشیا سے

ملاحظہ سرعت انزال کو دور کرنے کے لئے اس نسخہ کو بے حد مفید دوسوثر پایا گیا۔

اس کے استعمال سے کئی کئی گنا اساک کی طاقت مستقبل طور پر پیدا

ہو جاتی ہے۔ مگر صرف مریضوں کو تندرست اور صبح الامساک لوگ اگر
چاہیں۔ کہ پانچ منٹ کی بجائے اس کے استعمال سے آدھ گھنٹہ کا امساک
مستقل طور پر ہو جائے تو یہ نامکن ہے۔۔۔ عجیب تاثیر ہونے کی
وجہ سے یہ نسخہ ہمیشہ تیار رکھا جاتا ہے۔۔۔ ایڈمیٹر
نسخہ مذکور میں جو کشتہ جات استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک
کی ترکیب درج ذیل کی جاتی ہے۔

کشتہ قلعی درقنب

قنب بھنگ کو کہتے ہیں۔

ایک سیر خشک یا ڈیڑھ سیر سبز بھنگ کو لے کر اسے خوب کوٹ کر نغذہ
بنائیں (بھنگ خشک ہو تو پانی کی مدد سے) اس میں نصف وزن نغذہ لے
کر دو بالشت لمبے چوڑے ٹاٹ کے ٹکڑے پر اس کا لیپ کر دیں۔ اور
اس پر تین چار تولہ صاف کی ہوئی قلعی کے چھوٹے چھوٹے ریزے (جو قلعی
سے کتر کر بنائے گئے ہوں) اس طرح لپیٹے سے چن دیں۔ کہ ایک ریزہ دوسرے
ریزہ سے نہ ملنے پائے۔ پھر باقی نصف وزن بھنگ کا نغذہ لے کر اس سے
ان ریزوں کو چھپا دیں۔ اور ٹاٹ کو آہستگی سے پیٹ کر اس پر تانگے کے
دو چار پیٹ دے دیں۔ اور ملتان فی مٹی کو پانی سے گوندھ کر اس کی ایک
ہلکی سی تہ ٹاٹ پر چڑھا دیں۔ خشک ہونے پر سات سیر ادپلوں میں
پھونک دیں۔ صبح بھانگ اور ٹاٹ کی راکھ میں سے قلعی کے سفید شگفتہ
بھول چن لیں۔ یہ کشتہ ہے۔ اسے کپڑے میں سے چھان کر محفوظ
رکھیں اور کام میں لائیں۔ بعض ریزے جو بچھل کر اکٹھے ہو گئے ہیں اور
اور سفید شگفتہ نہیں۔ انہیں کچے سمجھ کر محفوظ رکھئے کبھی دوبارہ
کشتہ بنانے کے کام آئیں گے۔

میں دو دن تک جھگور رکھیں۔ پھر انہیں خوب دھو کر صاف کریں۔ تاکہ رطوبت اور اندرونی پتے چھلکے سے صاف ہو جائیں۔ اب تین پاؤ عرق لیموں میں انہیں دو ہفتہ تک جھگور رکھیں۔ پھر نکال کر اسی عرق لیموں میں کھل کر کے چھوٹی چھوٹی ٹھکیاں بنا کر بانڈی میں گھمکت کریں اور ایک من اوپلوں کی آبخ میں بھونک لیں۔ اگر یہ سب کام ٹھیک طریقہ سے کیا گیا تو اسی ایک آبخ میں یہ پھلکے سفید شگفتہ ہو جائیں گے۔ اب انہیں صاف پانی سے دو چار مرتبہ دھو ڈالیں۔ تاکہ لیموں کی ترشی خارج ہو جائے۔ پھر شیرہ ریش برگد میں تمام دن کھل کر کے چھوٹی چھوٹی ٹھکیاں بنا کر گھمکت کر کے بیس سیر اوپلوں کی آبخ دیں۔ اسی طرح سے شیرہ برگد میں کھل کر کے ایک آبخ اور دے لیں۔ نہایت لطیف و لاجواب کشتہ تیار ہوگا۔ اس سے آسان طریقہ بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر مبتدیوں کے لئے یہی طریقہ ٹھیک رہیگا۔

ایڈیٹر

بعض عیاش بیس لوگ امساک کی غرض سے مقام زیر ناف پر پوست پختہ کا ضا ذکر کرتے ہیں۔ اور اکثر روغن تالورہ دست و پا کے ناخنوں پر لگاتے ہیں جو قدرے فائدہ مند ضرور ہے۔ لیکن اس سے فائدہ سے زیادہ نقصان کا احتمال ہی نہیں۔ بلکہ نقصان یقینی ہے۔

اکثر عیش پسند پارہ کے گٹکے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اس کی تعریف مبالغہ آمیز الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ غیر مستند طبی کتب میں بھی مذکورہ بالا گٹکے کی تعریف ان ہی الفاظ میں میری نظر سے گزری ہے۔ مخفی نہ رہے کہ سیمانی گٹکے مسک ضرور ہے لیکن اس قدر نہیں جس قدر اس کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔ اور ہر ایک ضرورت مند یا اہل شوق اس کو تیار بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسمیں برادہ ذہب (سونا) کا جزو شامل ہے جو قیمتی ہے۔ علاوہ ازیں زیادہ محنت اور لاگت سے تیار ہوتا ہے۔

نسخہ نمبر ۲

صفتہ: برادرہ زر خالص ایک تولہ۔ سیاب مصفی اگر سنہ تین تولہ
 ودلوں کو بذریعہ کھل عقد کریں۔ اور پانچ تولہ کچلہ کا پانچ تولہ جوشاندہ
 (جو ابکیا دیا پانی میں پکانے کے بعد رہ گیا ہو) بذریعہ کھل جذب کریں۔ ازاں
 بعد برگ تا تورہ تازہ کا پانی آدھ پاؤ بذریعہ کھل جذب کریں۔ اور ایک مٹیاں
 روغن تخم جوز مائل قطرہ قطرہ نہایت دھیمی آ پنج پر گٹکہ مذکور پر چسپ رخ
 کریں۔ بس گٹکہ تیار ہے۔ گرم پانی کی مدد سے روغن تخم جوز مائل کی چکنائی
 دور کریں۔ اور بوقت ضرورت منہ میں رکھ کر فایده اٹھائیں۔

ملاحظہ

سیاب مصفی اگر سنہ: اسے آئور ویدک محائف میں بھوکشت پارو
 کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اس کی ترکیب تیاری بے حدودت طلب
 اور طویل ہے۔ اس لئے کوئی ماہر اور شائق فن ہی اسے بنا تا ہے۔ ہر
 کس و نا کس کو اس کے بنانے کا یکھیڑا مول نہ لینا چاہیئے۔ عوام کے
 بس کاروگ نہیں ہے۔

عضو خاص کو درازی و فزہی بخشنے والا اسرار می نسخہ

از قلم جناب ابوالحکمت حکیم غلام محمد صاحب ناظم لاہور
 ناظرین آجیات پر واضح ہو کہ سن منو کے بعد کسی عضو میں بھی خلاف فطرت
 درازی و فزہی آسانی سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ بالفاظ دیگر کوئی بھی عضو قانون فطرت
 کے خلاف بڑا نہیں ہو سکتا۔ البتہ فزہی کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ اور

یہ جملہ خریداران آبجیات کا مشاہدہ بھی ہے کہ ایک نحیف اور لاغر اندام آدمی اچھی غذا کھانے سے دلوں میں قوی الجشتہ اور تنومند ہو جاتا ہے۔

لہذا ایک نسخہ فریبی اور درازی پیدا کرنے والا مجوزہ عالیجناب حکیم عبد المجید خان صاحب دہلوی عرض کرتا ہوں کیا عجب جو خریداران آبجیات کے حق میں حاضر ثابت ہو۔

صفتہ: خراطین مغسولہ، تازہ بادام، جو نکلیں پروردہ بہ شیر نار جیل تازہ سینڈک کٹاں برنگ زرد و تازہ دم آلالش دور کردہ۔ تینوں ہموزن لیکر نیم کوفتہ کرنے کے بعد مغز سرخ کے ہمراہ سنگی کھل میں اس قدر گھوٹیں کہ گولیاں بندہ سکلیں۔ تب بذریعہ آتش شیشی تیل کشید کریں بوقت ضرورت کچھ عرصہ تک عضو مخصوص کے ارد گرد اچھی طرح مالش کریں انشا اللہ خاطر خواہ سگری پیدا ہو جائے گی۔

✓ قضیب کو دراز اور فربانے والا نسخہ

از قلم جناب حافظ محمد جمیل صاحب ————— چرخدول
سمند جھاگ - برادہ چوب شیشم - مازوسبز - چربی غوک
اولہ اولہ اولہ اولہ

ترکیب: سب دواؤں کو باریک پیس کر چربی ملا کر قضیب پر مالش کریں۔ سات روز تک۔ قضیب دراز اور ضربہ ہوگا۔ زخم وغیرہ نہ ہونگے اور ہر روز صبح کو آب نیم سے دھویا کریں۔

حیثیت انگیز طور پر مقوی باہ دوا کی غذا کی غذا

چند ایک اسرارے نسخجات
از قلم جناب ابوالحکمت حکیم غلام محمد صاحب ناظم لاہور

نسخہ نمبر ۱۷۷

ضمیمہ ہر آدھ سیرے کرفک مرچ مصالحہ لہسن پیاز وغیرہ کے ہمراہ روغن زردیں بریاں کریں اور نصف دن کو اور نصف رات کو نان گندم کے ہمراہ کچھ عرصہ کھائیں۔ قوت باہ میں بے حد اضافہ ہوگا۔ بلکہ توقع سے بھی زیادہ مادر اگر اس کو اکثر استعمال کیا جائے گا تو بڑھاپے میں بھی قوت مرومی زردوں پر رہے گی۔

نسخہ نمبر ۱۷۸

چھوٹی چھوٹی مچھلیاں جو نہایت سستی اور بکثرت دستیاب ہو جاتی ہیں آلالش سے پاک دھواں کردہ ایک پاؤ یا آدھ سیر لہقدیر برداشت لے کر بطریق معروف بخنی تیار کریں۔ اور بخنی مذکور میں پلاؤ پچائیں۔ اور لہقدیر مضہم کچھ عرصہ تک کھائیں۔ اور فائدہ اٹھا کر حکما، متقدمین کو دعائے خیر سے یاد کریں۔

نسخہ نمبر ۱۷۹

ایک لذیذ حلوہ

جس کو ہفتہ عشرہ کھانے والا کوئی بھی اپنی طبیعت پر قابو رکھ سکتا ہے نہین رمد یا حکما رک کا مجرب اور میرا محمول ہے یہ حلوہ موسم سرما میں استعمال ہو سکتا ہے

صفت یہ آرد چنے دانہ (نبولہ کا آٹا) چار تولہ۔ آرد خود بریاں یا بسین چار تولہ

زردی بھینہ مرغ خام چار عدد۔ آرد خستہ خرما چھ ماشہ۔ شہد خالص تین چھٹانک
روغن زرد خالص آدھ پاؤ۔ عرق پیاز چار تولہ۔ عرق اورک چار تولہ عرق انگور شیریں
چار تولہ (اگر کبھی انگور دستیاب نہ ہوں تو منقہ آدھ پاؤ کا جو شانہ پاچھ تولہ)

ترکیب تیکڑی :- پہلے عرقیات میں شہد ملا کر بذریعہ حرارت شربت
تیار کریں اور علیحدہ سنبھال رکھیں۔ زان بعد روغن زرد میں آرد پنبہ دانہ اور آرد خود
ہلکی آچھ پر بھونیں۔ اور زردی بھینہ ملا کر مزید بریاں کریں۔ تب شربت ڈال کر
حلہ تیار کریں اور برتن چوٹے سے علیحدہ کر کے آرد خستہ خرما چھ ماشہ چھپ
کی مدد سے اچھی طرح ملائیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔

ترکیب استعمال :- قبل از شام چار پاچھ بجے حلواند کور کے سوا کچھ نہ کھائیں
اور پانی کی بجائے شیر گاؤ جوش دادہ شہد خالص سے حب پسند شیریں
کرنے کے بعد نوش کرتے رہیں۔ یعنی رات کو نو دس بجے تک یا جب تک
جاگتے رہیں پیاس لگنے پر دودھ پیا کریں۔ بلکہ آدھ سیر متی پاؤ دودھ سربانے
رکھ کر سوجائیں جبوقت آنکھ کھلے اور تلخی محسوس ہو دودھ پی جائیں۔ صبح
خصیہ بڑ ایک پاؤ بطریق بالا پکا کر نان گندم کے ہمراہ کھائیں میرا وعوٹے ہو
کہ گیا گدرا ضعیف الباہ ایک ہفتہ تک ہر روز کھانے سے بغیر جماع کئے
نہیں رہ سکتا۔ جس کا حوصلہ ہے آزمائے اور مجھے جھٹلائے۔

منبذ

جسکے استعمال سے تاحیات مستحار قوت باہ قائم رہتی ہے

خواہ آدمی نویشالہ کیوں نہ ہو جائے۔ غذا کی غذا دوا کی دوا

صفتہ :- شیرہ انگور شیریں دس سیر۔ سعد کونی۔ سنبل الطیب۔ عود ہندی

دانہ الائچی۔ خورد ہر ایک پاچھ تولہ۔ زعفران اصلی ایک تولہ۔ کستوری۔ نیپالی

چھ ماشہ تک۔

ترکیب تیاری :- کوٹنے والی چیزوں کو جو کوب کر کے پوٹی میں
 باندھ کر قلعی دار برتن میں جس میں شیرہ انگور ڈال دیا گیا ہو ٹکائیں۔ اور متدل
 آبیچ پر پکائیں۔ جب عرق انگور قریباً تین چوتھائی جل جائے۔ اور قوام تیار
 ہو جائے۔ تو برتن کو چولہے سے علیحدہ کر لیں۔ اور اوویہ کی پوٹی
 کو نکال کر پھینک دیں۔ اور زعفران اور کستوری کو جنہیں پہلے باریک
 کر رکھا ہے چھپ کی مدد سے اس میں آمیز کر دیں۔ اور سرد ہونے پر کھلے منہ کی
 بوتلوں میں بھر رکھیں۔ صبح و شام جب کھانا کھانے لگیں بنیذ مذکور چھماشہ
 سے لے کر دو تولہ تک بقدر برداشت ہر روز کھائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ توقع
 سے زیادہ فائدہ ہوگا۔

شہد مرکب

جسکا استعمال قوت باہ کو بحال رکھتا ہے۔ صدا حکماء کا مجرب المجرب
 صفت :- شہد خالص ایک سیر عرق انگور شیریں آدھ سیر عرق
 اورک ایک پاؤ۔ عرق پیاز و سیر۔
 ترکیب تیل کی :- سب کو قلعی دار برتن میں ایک ساتھ ڈال کر نرم
 آبیچ پر پکائیں۔ حتیٰ کہ قوام تیار ہو جائے۔
 مقدار حق راک :- آدھی چھٹانک تک ہمراہ شیر گاؤ۔
 اگر اس کی مداومت کی جائے تو عمر طبعی تک قوت باہ بحال رہے گی
 غذا کی غذا۔ اور دوا کی دوا ثابت ہوگی۔

مقوی و مصلب قضیب

ایک سرری دوا جسکے کھانے سے عضویں حیرت انگیز درازی پیدا ہوتی ہے
 صفت :- قضیب گاؤ جوان سوہان کردہ اور نمک جراثین بقدر برداشت

مقدمین کی تصدیقات اور اپنا ذاتی تجربہ عرض کرتا ہوں۔ شعی

ہے باشندہ کہ کو د کس ناداں

بلخظربہد زند تیسیر

مضمون:۔ سبب کشمیری پختہ جس قدر چاہیں لیکر پھلکا اتارنے کے بعد

کہوش کریں۔ اور عرق پھوڑ کر پانچ ہیز کریں اور قلعی دار برتن میں ڈال کر معتدل

آپخ پر رُت بنا کر بوتلوں میں بھر رکھیں۔ بوقت ضرورت دوسے چار تولہ تک

رُت سبب میں۔ چھ ماشہ سے لیکر ایک تولہ تک سفوف شفاقل مہری

ملا کر صبح کے وقت کچھ عرصہ تک متواتر کھائیں اور رازاں بعد ہفتہ عشرہ

میں اکثر کھایا کریں۔ الشاء اللہ برسوں بلکہ تازیت قوت باہ بجال رہیگی۔

بلکہ دن بدن اضافہ ہوتا رہے گا۔

دیکر

خرمائے ہندی تین چار عدد۔ شیر گھاؤ آدھ سیر۔ معمولی پانی آدھ سیر۔

قلعی دار برتن میں ڈال کر معتدل آپخ پراتے عرصہ تک پکا میں کہ پانی سوختہ

ہو کر دودھ بھی ایک چھٹانک سے لیکر دو چھٹانک تک خشک ہو جائے

تب بقدر ذائقہ شہد سے شیریں کریں۔ پہلے خرما ہندی کھا کر عقب میں

دودھ پی لیا کریں۔ اس کی مداومت اکثر باہی اغذیہ اور ادویہ سے بے نیاز کر دیگی

یہ عمل میرا ذاتی تجربہ ہے۔

دیکر

پچھلے سے زیادہ تومی ترصد ہا بار کا مجرب اور دجیوں

احباب کا تصدیق شدہ معمول

صفہ:۔ چار (خرما ہندی) کی گوند چھ ماشہ سے ایک تولہ تک اسپنول

ایک تولہ تک حسب موقع اور برداشت صاحب ضرورت لے کر ملیں کی
 دہی میں جدا جدا طبعی پوٹلیاں باندھ لیں اور آدھ سیر پاتین پاؤ شیر گاؤ میں سمجھ
 معمولی یا فی ملا کر قلی دار برتن میں ڈالیں۔ اور دونوں پوٹلیاں متعلق لٹکا کر نیچے
 معتدل آگ اتنے عرصہ تک جلا میں کہ پانی بالکل سوختہ ہو کر آدھ پاؤ تک دودھ
 بھی خشک ہو جائے تب برتن کو آگ سے علیحدہ کریں۔ اور پوٹلیاں نرم ہاتھ
 سے ملیں تاکہ اثران کا دودھ میں شامل ہو جائے۔ زراں بعد مہری سے شیریں
 کرنے کی بجائے شہر خالص سے شیریں کریں۔ اور نیم گرم نوش کریں۔ انشا اللہ
 اس طریقہ سے تیار کردہ دودھ استعمال کرنے سے ضعیف الباہہ تھوڑے ہی
 عرصہ میں حریص جماع ہو جائینگے۔

دیگر

شہر و زنت برگد پختہ سرخ رنگ لیکر سایہ میں خشک کرنے کے بعد کسی
 جھتی وغیرہ میں کوٹ چھان کر صفوف بنائیں اور نصف وزن میں شکر تری
 ملا کر ہر روز ایک کف دست یا ایک تولہ وزن میں ہمراہ شیر گاؤ دو تین
 ہفتہ بلا ناغہ کھائیں۔ یقیناً بے حد فائدہ ہوگا۔ اس کی سچی تعریف بھی
 سبالوہ آمیز سبھی جانیگی

ملاحظہ

یہ نسخہ ساہا سال سے میرے تجربے میں ہے اور امر امنی کیلئے میں نے
 اسے ایک اعلا درجہ کا مفید و مؤثر غریب یا نسخہ پایا جو غیر مستطیع اصحاب کے اس
 سے ضرور استفادہ کرنا چاہیئے۔ سرعت انزال کے لئے اس کے فوائد بہت حد
 تک قابل اعتماد اور یقینی ہیں۔ متواتر دو ماہ استعمال کرنے سے نمایاں فائدہ ہوتا
 ہے۔ جریان و احتلام و سرعت کا قلع و قمع ہو کر قوت باہ بڑھ جاتی ہے اور
 چہرہ کا رنگ تھرا تھرا ہو جاتا ہے (زیادہ تفصیل کے لئے کچھ کتاب نئی جوانی صفحہ ۸۹) سب ایڈیٹر

دریان

سجد لذیذ اور بکج مقوی باہ پھل

آج میں ناظرین آجیات کو ایک سجد لذیذ اور بے حد مقوی باہ پھل سے متعارف کراتا ہوں جو اصلع برما میں کثرت ملتا ہے۔ اور وہاں کے واقف کار دوستوں سے منگوا کر استعمال کیا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔ میں نے اس نادرہ روزگار چیز کا سرنگا فوٹو منگوانے کی کوشش بھی کی تھی مگر افسوس کہ کافی خط و کتابت کے باوجود بھی کلکتہ یارنگو سے ہمیں اس کا بلاک نہ مل سکا اور اس کی شکل و صورت اس کا بلاک کا فوٹو دیکھتے ہی ناظرین کے ذہن نشین ہو جاتی۔۔۔۔۔ ناظرین کی بے حسی سدرہ نہ ہوتی۔ تو میں خود تمام کاروبار چھوڑ کر کلکتہ یارنگو نانا در کسی آرٹسٹ کو لیکر جنگل میں جا کر اس پھل کا اور اس کے درخت کا نقشہ تیار کروا کے کلکتہ ہی سے اس کا سلا رنگا بلاک بنوا لانا مگر یہاں تو یہ حال ہے کہ آجیات کے اخراجات پہلے ہی اس کی آمدنی سے بدرجہا زیادہ ہیں اور ناظرین کی بے حسی اور ناقدروانی اور خود غرضی کا یہ عالم ہے کہ سناں بھر میں جس رسالہ کے دو شاندار اور ضخیم خاص نمبر مفت حاصل کرتے ہیں اس کے لئے ذرا ہاتھ پاؤں ہلانے کو بھی تیار نہیں۔۔۔۔۔ حالانکہ ان کی یہ سعی جمیل ان کے لئے بھی توفیق الہیہ مسد ہو سکتی ہو۔۔۔۔۔ کیا بلحاظ ظاہری آراکش اور کیا بلحاظ باطنی محاسن آجیات کے پایہ کار سالہ سو اور پیم سالانہ چندہ میں یوں بھی مفت برابر ہے مگر جب اس کے ساتھ ایک ایک روپیہ قیمت کے دو خاص نمبروں کو بھی شامل کر لیا جائے جو مستقل خریداروں کو بالکل مفت دئے جاتے ہیں۔ تو رسالہ

ہوتا ہے مگر اس سے بہت زیادہ سخت ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اس پھل کے اندر کھل کے سے دانے بھی ہوتے ہیں۔ اور ہر دانے پر ایک نیز کاٹا لگا ہوا ہوتا ہے۔ اور یہ کانٹے اس قدر تیز اور ظالم ہوتے ہیں کہ جب دریاں کے درخت میں کثرت پھل آتے ہیں۔ اس وقت باغی و گھینڈا اور شیر جیسے جانور بھی ڈر کے مارے اس درخت کے نزدیک نہیں آتے۔۔۔۔۔ پھل کے پھلکے کے اندر تین سے پانچ تک صفیں ہوتی ہیں۔ اور ان صفوں میں خانے ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک خانے میں ایک سی لیکر پانچ تک دانے پائے جاتے ہیں۔ جن کی شکل بلوط کے پھل کی سی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ لمبے اور ٹکونے (تین پہلور کھنے والے)۔۔۔۔۔ ہر دانے میں ایک بیج کھل کے بیج کی طرح ہوتا ہے۔۔۔۔۔ صفوں کے درمیان ایک سفید اور سخت پردہ حامل ہوتا ہے۔

ذائقہ اور بو۔ اس پھل کی بولسی گھناؤنی اور ناگوار ہوتی ہے کہ بلاشبہ اس سے متلی ہونے لگتی ہے جس کسی نے اسے پہلے کبھی نہ دیکھا ہو۔ وہ تو اس کی بو سونگھ کر ہی اس سے کوسوں دور بھاگ جانا چاہتا ہے کہ شر نازک مزاجوں کو تو متلی ہونے کے علاوہ اسکی بو سے سر درد بھی ہونے لگتا ہے۔ مگر ستم ظریف قدرت نے اس ناگوار ظاہر کے اندر بے حد خوشگوار باطن چھپا رکھا ہے۔۔۔۔۔ باہر سے چپیز جوں قدر تنفر انگیز جو اندر سے اسی قدر شیریں اور خوشگوار۔۔۔۔۔ اس کا گودا بے حد خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ ایک دفعہ چکھ لینے کے بعد چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔

مقدار خوردگاہ۔ ذائقہ کی خوشگوار سی کے لالچ میں آکر اس پھل کو زیادہ مقدار میں استعمال نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ نفع خ ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہو کہ تین چار تولہ گودے سے شرف کر کے صحت منعم اس مقدار میں

اضافہ کرتے جائیں۔

فوائد و منافع :- بہت کم خوردنی دوائیں ہونگی جو عضو میں براہ راست تیزی اور تندی لانے میں دریاں کا مقابلہ کر سکیں۔ اس کے ہستحال سے عضو کے عضلات میں قوت انقباضی بڑھ جاتی ہے، جس سے لمبا اوقات تو اس شدت سے نفوذ و انتشار ہوتا ہے کہ الامان۔ اس کے پورے فوائد اس کے ہستال کے بعد ہی ظاہر ہو سکتے ہیں۔ فیاض قدرت کی فیاضی کا ایک نادر نمونہ ہے۔ جو ہر ما کے جنگلوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

ملاحظہ

کام دیوبند کے پہلے ایڈیشن میں اس پھل کا ذکر پڑھ کر ہر ما سے ایک صاحب نے مجھے لکھا کہ یہ پھل ہر ما میں بکثرت پیدا ہوتا ہے، مولین، مرغونی، ٹوائی کے اضلاع میں اور ملایا، سنگاپور، پنیانگ، سیام میں بھی عام ملتا ہے۔ برسات کے موسم میں یہ پھل عام ہوتا ہے۔ رنگوں میں اس کا حلوا بھی مل سکتا ہے۔ اس لئے ضرورت مند اصحاب کو چاہیے کہ رنگوں کے کسی دوست کی معرفت یہ پھل یا اس کا حلوا برسات کے موسم میں منگوا لیا کریں۔ سب ایڈیٹر

دولانٹالی نسخہ حب

از قلم جناب منشی دیوید ریال صاحب حکیم

جناب پیڈٹ صاحب۔ جمہوری۔

آپ کا افتخار بخش نامہ شرف صدور لا کر باعث مسرت ہوا۔ حسب الارشاد دو عدد نسخہ جات جو کہ مجھے ایک مہتا جی سے بڑی جاہد جہد

اور خدمت بجالانے کے بعد نصیب ہوئے تھے اور جو کہ واقعی
اشرفیوں کے مول کے ہیں۔ بھت پاس خاطر جناب فیض مآب
پیڈٹ کمرشن کنور دت صاحب متنا رسالہ کام دیوندر کے
اندراج کے واسطے بھیٹ کئے جاتے ہیں۔ جو کہ رسالہ کام دیوندر کے
خاص بھوشن (زیور) تصور ہو گئے۔ ان نسخہ جات کی تحریف میں
خامہ فرسائی کرنا بے سود ہے۔

مشک آنست کہ خود سید۔ نہ آنکہ عطا رجبید
البتہ ان ہر دو نسخہ جات کے متعلق اتنا بتا دینا ضروری ہے کہ
اگر کوئی دانا حکیم ان ہر دو نسخہ جات کو بطریق احسن تیار کر کے اپنے
پاس رکھے۔ تو وہ منہ مانگی مرادیں پائے۔ بلکہ ان ہر دو قسمی
نسخہ جات کی بدولت علیم العقل حکیم اپنا اور اپنے پرلوار کا گزارہ
بڑے اعلیٰ پایہ پر کر سکتا ہے۔ اب لیجئے اور ان ہر دو نسخہ جات
کو آزمائیے اور اپنے دامن مراد کو گوہر نایاب سے پر موصور
کر لیجئے۔ اگر ایسے مفید نسخہ جات کچھ عرصہ تک رسالہ آہجیات
میں شائع ہوتے رہیں گے تو محفوظ ہے ہی عرصہ میں رسالہ موصوف
اپنے معصروں میں چوٹی کا رسالہ شمار ہو گا۔ آمین

کشتہ تانبہ

اصلی تانبہ پانچ تولہ لیکر باریک پترے کر لیں۔ پھر سات بار گنو موٹر
اور سات بار دہی میں بھجائیں۔ پھر اہلی کے پھول یا نرم پتے لیکر کسی ہانڈی میں
پہلے تھوڑے سے پتے بچا کر اوپر تانبہ کا پترا رکھ دیں۔ اسکے اوپر اہلی کے پتے
رکھیں پھر تانبہ کا پترا۔ غرضیکہ تانبے کے جتنے پترے بنائے ہوئے
ہوں اسی طرح سے تکرار کر کے ہانڈی میں رکھیں۔ پھر ہانڈی کو پانی سے بھر دیں

اور چوٹے پر چڑھا کر بارہ پہر کی آگ دیں۔ ہانڈی اتنی بڑی ہو کہ بارہ پہر آگ دینے سے اسکا پانی سوکھ نہ جائے۔ پھر نکال کر ان پتروں کو ریتی سے ریت لیں۔ یعنی بالکل باریک کر لیں۔ پھر تانبے کے پتروں کے اس باریک برادہ کو کسی لوہے کی کڑا ہی میں ڈال کر لیوں کے رس میں سمیٹ کر سے ایک پہر کھل کریں۔ پھر پانچ تولہ پارہ لیکر کاغذی لیوں کے رس میں پہر کھل میں ال کھل کریں۔ پھر اس کڑا ہی والے تانبے میں ملا دیں۔ پھر کچھ دیر ان دونوں کو کھل کر کے گولی سی بنالیں۔ پھر گندھک آملہ سارسات تولہ لیکر لیوں کے رس میں دو پہر کھل کریں۔ پھر اس کی چوڑی ٹکیہ بنا کر اس تانبے کی گولی کو اس ٹکیہ میں رکھ کر اوپر گولی کے ٹکیہ لپیٹ دیں۔ تاکہ تانبے والی گولی ٹکیہ میں چسپ جائے۔ پھر اس گولی کو سات کپڑوٹی لیوں کے رس اور مٹی میں تر کر کے سمیٹ کر لیں۔ یعنی ایک چھوٹا سا کپڑا جو کہ گولی کے اوپر لپیٹا جاسکے لیوں کا رس مٹی میں ملا کر اس کپڑے کو تر کر کے گولی کے اوپر لپیٹ دیں۔ اسی طرح سات کپڑوٹی میں سمیٹ کر لیں (پانی بالکل نہ لگائیں) کسی ہانڈی میں بالوریت بھر کر درمیان میں گولی سمیٹ کی ہوئی رکھ کر ہانڈی کے منہ پر چنی (درویش) رکھ کر بالکل مضبوط بند کر دیں۔ پھر اس ہانڈی کو دو تین کپڑوٹی رس لیوں اور مٹی میں تر کر کے سمیٹ کر لیں۔ بعدہ جب سوکھ جائے تو بھٹی پر ہانڈی رکھ کر نیچے چوبیس پہر پہلے آہستہ پھر اس سے تیز پھر اس سے تیز آگ دیں۔ اس کے بعد آگ موقوف کر دیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر ددائی نکال لیں۔ پس کرشماتی میں نگاہ رکھیں۔

خوداک :- ایک چادر سے ایک رتی تک۔

کمزوری نامردی ہو تو پانی میں۔ کھانسی اور وہ ہو تو موزین مقام میں۔ تندق والے کو دودھ کی ملائی میں۔ اس سے پانچ سیر تک بھوک بڑھ جائے گی چالیس روز استعمال کرنے سے بورٹھا جوان ہو جائے گا۔ لائق حکما سے

اور بہت سی بیماریاں پر بھی استعمال کر سکتے ہیں جیسے نہایت کا ر آند ہے۔

طیلولہ

گئے گزرے مخلوقین کے واسطے
روغن سنکھیا - تیل ماں کنگنی - تیل لونگ - تیل دارچینی - تیل سائڈہ
۴ ماشہ ۴ ماشہ ۴ ماشہ ۴ ماشہ

جند بیدستر - بیر بوٹی - مغز کچلے -

۴ ماشہ ۴ ماشہ ۴ ماشہ ۴ ماشہ

ترکیہ تیار ہے :- ان جملہ ادویات کو کھول میں ڈال کر خوب سحق کریں
یہاں تک کہ تمام ادویہ بشکل تیل ہو جائیں۔ پھر ان کو شیشی میں نگاہ رکھیں
بوقت ضرورت رات کو سوتے وقت سیون اور حشفہ چھوڑ کر مالش
کریں اور اوپر پاؤں کا پتہ باندھ دیں۔ اثنائے عمل میں غسل کرنا منع ہے۔

روغن سنکھیا :- سنکھیا ایک تولہ باریک پیس کر دو سیر دودھ
میں جوش دیکر حسب دستور معروف عنامن لگا کر مکھن نکالیں
یہ احتیاط رہے کہ مکھن میں سنکھیا کی حسیت نہ آنے
پائے مکھن کو گرم کر کے روغن تیار کر لیں اس روغن کو کچھ دیر
ساکت رکھ کر نختار لیں۔ بس یہی روغن سنکھیا ہے چھپا چھپ کر کہیں
دفن کر دینا چاہیے۔ مبادا کوئی جانور پی کر مر جائے۔ سب ایڈیٹر

ملاحظہ

طلا کا یہ نسخہ قابل قدر اور قابل اعتماد ہے۔ اس کی دو تین نقیضیں بھی
آپ بھی ہیں۔

ایڈیٹر

سرعت اثرات و جریان و اختلاط کو واسطے

اکسیری نسخہ

از تجربات جناب حکیم منشی دیویدیاں صاحب

ص۔ تا مکھانہ مذکورہ بہ شیر برگد۔ الہچی سفید۔ صندل سفید باریک کیا ہوا

ایک چٹانک ۳ تولہ ۳ تولہ

مغز بنولہ۔ چارغز۔ موصلی سفید۔ ثعلب مصری۔ سنبل کی جڑ۔ اندر جو شیریں

۳ تولہ ۳ تولہ ۳ تولہ ۳ تولہ ۳ تولہ ۳ تولہ

ہو پھلی۔ کرکس۔ تخم اونٹن۔ مغز تخم فرمندی۔ کشتہ قلعی در برگ ہندی

۳ تولہ ۳ تولہ ۳ تولہ ۳ تولہ ۳ تولہ

ورق فقرہ نصف دفتری (کشتہ چاندی زیادہ مفید ہوگا)

ترکیب تیاری :- ان جملہ ادویہ کو کوٹ پیس کر مصری کے قوام یا

نصف آنا رشتہ خالص میں ملا کر کسی مہنی کے برتن میں بچھا رکھیں۔

خوراک :- چھ ماشہ ہمراہ دودھ گاؤ تازہ۔ رات کو جو شیدہ دودھ

جو ٹھنڈا کیا گیا ہو اس کے ساتھ اکیس روز میں کسی قسم کی شکایت نہیں رہے

گی۔ بلکہ اتنی طاقت پیدا ہو جائے گی جس کا برداشت کرنا مشکل ہو

جائے گا۔

ملاحظہ

جملہ مراض منی کے لئے یہ نسخہ ایک قابل اعتماد اور اس لئے ایک قابل قدر

نسخہ ہے۔ بنا کر آزمائش کریں۔ ایڈیٹر

اس کی آسان سی ترکیب یہ ہے کہ پانچ تولہ قلعی لے کر اسے سات بار
گھسیلا کر اٹلی کے پانی میں ڈال کر ٹھنڈا کریں۔ پھر اسے گجلا کر اس کا باریک پتہ بنا لیں۔ اور قلعی سے کتر کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیں۔ سب ناخن جتنے
بڑے۔ اب ایک سیر ہندی لے کر اسے خوب باریک پیس کر پانی ملا کر گوندھ لیں
اور اس میں سے نصف وزن نغزہ لے کر ٹاٹ کے دو بانٹ لہجے اور
اتنے ہی چوڑے ٹکڑے پر اس کا لیپ کر دیں۔ اور اس پر قلعی کے ریزے اس
طرف سے بچھا دیں۔ کہ ایک ریزہ دوسرے سے نہ ملے پائے اور نہ کوئی ریزہ
دوسرے ریزہ کے اوپر جو مسب سب ریزے جدا جدا ہوں۔ اب ان ریزوں
پر باقی نصف وزن ہندی کا لیپ بچھا دیں اور ٹاٹ کو اکٹھا کر لیں۔ اور اس پر
تاگے کے چند پیٹ دے کر ملتان فی مٹی کی ایک بہت ہی پتی سی تہ اس پر
چڑھا دیں۔ خشک ہونے پر شام کے وقت سات سیر ادیلوں میں پھونک لیں
صبح دیکھیں ٹاٹ اور ہندی کی راکھ ملتان فی مٹی کی وجہ سے ادیلوں کی راکھ
میں نہ ملنے پائی ہوگی۔ بلکہ ادیلوں کی راکھ سے الگ نیکی۔ اس میں سے
قلعی کے سفید شکفتہ پھول سے چن لیں۔ قلعی کے بعض ریزے گھسل کر ایک
دوسرے سے مل گئے ہونگے انہیں الگ رکھیں۔ اور کبھی دوبارہ کشتہ بنالیں۔
صرف سفید قلعی کو کشتہ سمجھیں اور اسے کپڑے میں سے چھان کر محفوظ رکھیں
اور کام میں لائیں

جو اعضاءے ربیبہ کو تقویت دینے اور مخلوق کے تمام عوارض کو دور کرنے

میں نہایت بے مثل ہے۔

اجزاء کے ترکیب :- (۱) چاندی کے ورق مقرض مصفی (۲) ڈنڈا تہہ ہر کا پانی مقطر تازہ

۲۰ تولہ فی آپٹ

اتولہ

(۳) اولہ صحرانی (۴) سکورہ گلی مضبوط دھاروئی ملی ہوئی کہی مٹی (۵) انچوں کی قداد

۳

صب حضرت

۱۰ عدد

۱۵ سیر

چاندی کے ورق مقرض مصفی :- چاندی کو ہدایت کشتہ سازی میں لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق صاف کر کے اس کے بہت ہی باریک پتہ بنائیں پھر انہیں تھپی سے کاٹ کر ریزہ ریزہ کر لیں پس یہی چاندی کے ورق مقرض مصفی ہیں۔

چاندی کو گچھا کر باغیچہ کاغذی پتہ کر میں بچھا دیں صاف ہو جائیگی۔ (ہدایات کشتہ سازی)

ترکیب تیاری :- نہایت پختہ اور ناگھسنے والے کھل میں چاندی کے ورق مقرض ڈالیں۔ اور ڈنڈا تہہ ہر کا مقطر پانی صب دستور تھوڑی تھوڑی مقدار میں اضافہ کر کے کھل کرتے جائیں۔ حتیٰ کہ ایک پاؤ پختہ پانی ختم ہو جائے اب کشتوں کے دستور کے مطابق چاندی کے محق کی چھوٹی چھوٹی ٹھکیاں بنا کر سایہ میں خشک کر لیں اور سکورہ گلی میں گھلکت کر کے پندرہ سیر اولہ صحرانی کی محفوظ الہوا جگہ میں آگ دیں۔ اس طریقہ سے تین آپٹیں پوری کریں۔ پس چاندی کا وہ لا جواب کشتہ تیار ہو جائیگا جو محق اور کثرت مباشرت سے مضل مردہ تنوں کو اپنے میحائی اثر سے حیات تازہ بخشنے گا۔

چار چاول سے لے کر ایک رتی تک یہ علاج خاص مقدار خوراک ترکیب

کشتہ مناسب بدقات سے استعمال

کرایا جاتا ہے۔ عام طور پر یکھن یا ملائی کافی ہے۔ زیادہ تقویت کی ضرورت ہو تو بوب کبیر، ماشہ میں کھلائیں۔ حسبِ بیان دور کرنے کی دواؤں میں اس کشتہ کا امتزاج تسلی بخش نتائج پیدا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

سنیائی اوطاق مختصر الاحزاب الکثیر المنفرد

از قلم جناب منشی دیوید یال صاحب حکیم

ص: بر کبیر الاشجار (بوٹوں) کی سرخ سرخ پتیاں جو قریباً ایک چھٹانک ہوں
دخت سے تازہ ہتازہ اتار کر ان کو پتھر کے کونڈے میں خوب کوٹ لیں۔ ساتھ
ہی میں عدد مغز بادام مقشر اور چھ ماشہ دانہ ابائی سفید میں لیں۔ پھر اس کو
نصف آثار دودھ گاڑیں پکالیں۔ خیال رہے کہ بالائی نہ آنے پائے پھر
اس کو کسی باریک پارچہ یا چھنی باریک میں چھان کر شہد نصف چھٹانک ڈال کر
نوش جان کریں۔

پہنچنے والے لال مرچ، تیل والی اشجار، ترش اشجار، گڑا، اور گرم اشجار
کامل پر سبز رکھیں۔

فصل ہلد، جریان، احتلام، سرعت، انزال، دور ہو کر زبردست
طاقت عود کر آئے گی۔ کثرت مباشرت یا دیگر غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں سے
پیدا ہونیوالی جملہ شکایات چند ہی روز میں دور ہو کر جسم کندن بن جائیگا۔
ملاحظہ

یہ نسخہ ایک قابل قدر نسخہ ہے جس کے پورے فوائد استعمال کرنے پر ہی معلوم
ہو سکیں گے۔ لیکن بہت کم درجہ والوں کو پہلے نصف دن شروع کرنا چاہیے
کیونکہ اشجار اراضی منی کے لئے کس قدر مفید و مؤثر چیز ہے یہ دیکھنے کے
لئے نئی جوانی کا مطالعہ کیجئے۔

ایک ہی ہفتہ میں مایوس الباہ نامہ و کم و کمال بنائی و الاطلا

جون ۱۹۳۷ء کے آجیات میں صفحہ ۱۰ پر تباہ کن خیالات کے عنوان کے ماتحت اس طلا کے حیرت انگیز خواص و افعال سے متعلق میرے قلم سے چند سطور درج ہو چکی ہیں اور اسکو ساتھ ہی اسکی تعریف میں عالمی بابر حکیم تورانی صاحب مالک تورانی دواخانہ رحیم پور احمد آباد کے دو خطوط بھی اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔ میں یہ طلا نہ صرف حکیم تورانی صاحب ہی کو بلکہ بیسیوں بڑے بڑے لائق حکیموں، ڈاکٹروں اور ویدوں کو بطور تحفہ محبت پیش کر چکا ہوں اور سب کے سب اسکی تعریف میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر طب اللسانی کو کام لیا ہے اور واقعی ہے یہی یہ طلا اسی لائق اسکے استعمال سے برسوں کے مایوس الباہ نامر دہی عروس کامرانی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ عضوں کی وہ تمام خرابیاں جو بڑی بڑے طلاؤں کے استعمال سے بھی دور نہ ہونے کا نام نہیں لیتی۔ اس کے استعمال سے یقیناً دور ہو جاتی ہیں۔

اس طلا کے حیرت انگیز خواص و افعال سے متعلق میرے پاس اسقدر تعریفی خطوط اور رائے جمع ہو گئی ہیں کہ انکو دیکھ کر میں بجا طور پر یہ خیال کر سکتا ہوں کہ نامردی کو بخیر و بنیاد سے اکھاڑ دینے کیلئے یہی طلا ایک کامل و اکمل علاج جو مگر علم و فن کے اصول اور اپنا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ مجھے ایسا خیال کرنے سے باز رکھتا ہے۔ یہ طلا ایک بے نظیر شہی سہی (ملاحظہ ہو آجیات جون ۱۹۳۷ء کا صفحہ ۱۰) لیکن اگر جسم میں قوت کا ذخیرہ نہ ہو تو یہ طلا بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ اصلے ضرورت ہو کہ اس طلا کے استعمال کو بھی اسی طرح ثانوی حیثیت دی جائے جس طرح کہ دوسرے تمام طلاؤں کے استعمال کو دی جانی چاہیے۔ طلا عضو کی طرف خون وغیرہ کھینچنے کی وجہ سے مقامی طور پر ہی فیض بخشی ثابت ہو سکتے ہیں۔ دل، دماغ، معدہ، دھڑک، گردہ، مثانہ اور طحال و انشیمین کی خرابیاں (جن سے ضعف باہ عارض ہوتا ہے) تو خوردنی دواؤں اور غذاؤں ہی سے دور ہو سکتی ہیں۔ طلا بیچارے کچھ نہیں کر سکتے۔

اپنے مسلسل تجربات و مشاہدات اور دوسروں کے تعریفی خطوط وغیرہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر اندرونی طور پر کوئی شانی دوا استعمال کرائی جا رہی ہو اور اس دوا کا اثر بوجہ احسن ہو رہا ہو تو خارجی نقائص کیلئے یہ طلا ایک اکیسری علاج ہو جو کبھی خطا نہیں کرتا بالکل مایوس سے مایوس مریض بھی اس سے ایک نئی زندگی حاصل کر لیتے ہیں۔ جو کچھ کسی مریض پر

طلا سے ہونا ممکن ہو وہ سب اس طلا سے ہو جاتا ہے۔

اب نسخہ ملے

اجزاء نسخہ :- دارچینی - عطر قرقرہ - غریطین خشک - مصطفیٰ جو بیڑج کوبی - چھو کرمول - روغن کنیر
 اٹولہ اٹولہ اٹولہ اٹولہ اٹولہ اٹولہ

موم سفید - چربی شیریز - زفت رومی اصلی -

اٹولہ اٹولہ اٹولہ

تشریح اجزاء :- پوست بیج کنیر اصلی لیکر بھینس کے دودھ میں خوب کوٹ کر ڈالیں اور اس دودھ کو لٹکی ملکی آئینہ پر پکائیں جب نصف رہ جائے تو حسب دستور صاف نکال کر جابیں دہی کو بلو کر مکھن نکالیں۔ اور مکھن سے گھی نکالیں۔ بس یہی روغن کنیر ہے۔

چربی شیریز - چربی شیریز بالکل خالص کسی مختبر جگہ سے لیں۔ خالص بہت مشکل سو ملتی ہوئے بڑے دو خالص نفی ہی فروخت کر رہے ہیں۔

ترکیب تیار :- روغن کنیر چربی شیریز اور موم کے علاوہ باقی تمام چیزوں کو اس قدر باریک پیس کر کہ اگر آنکھیں لگائی جائیں تب بھی نہ چھیں بالکل غل کی طرح ملائم۔ کم از کم چار پانچ روز ضرور کھول کریں۔ پھر روغن چربی اور موم وغیرہ کو گرم کر کے اس میں شامل کر کے ایجان کریں پس تیار ہو۔ ترکیب استعمال :- عموماً کھیر کے ٹیگرم دودھ سو کامل ایک گھنٹہ تک ملتیں پھر اسے بدھ بھلا جے سیپ یا صاف کہنا زیادہ موزوں ہو گا، یکساں نہ ہو دوا شہ تھکے وزن میں لیکر عموماً لپشت اور پیلوؤں پر سیپ کریں اور پھر پان کا پتہ باندھیں چار گھنٹہ بدھ کھو لکر عموماً کھیر کے ٹیگرم دودھ سو کامل ایک گھنٹہ تک ملیں اور دوبارہ بدھ کھو لکر سیپ لگا کر پان کا پتہ باندھیں۔ چار گھنٹہ بدھ پھر اسی طرح بھیر کے دودھ عموماً ملکر سیپ لگائیں۔ رات بدھ باندھو رکھیں صبح پانچ بجے کھو لکر نیا دودھ شروع کر دیں۔ پھر دن کی طرح۔ اسی طرح یہ علاج ایک یا دو مہینہ تک جاری رہیگا اور بس۔ اتنا ہی کافی ہو۔

ازالہ عذر :- یہ علاج کچھ وقت طلب ہے لیکن سینکڑوں علاج کرا کے بھی ناکام رہنے سے یہ کہیں بہتر ہے کہ پہلے ہی سے ایسا علاج شروع کیا جائے جس کے بیخیل ہونے کا بہت کچھ یقین ہے۔

نہیں۔ اس کے بعد اس نے اپنے دوستوں کو یہاں بھی بلانا شروع کر دیا۔ پہلے تو یہ سب
 کچھ ہماری غیر حاضری میں (جب ہم ہنسی کا تھک چلے میں کام پر ہوتے تھے) ہوتا رہا مگر آج تو ہماری موجودگی
 میں یہ ٹوپی والا آدھکا اور مصیبت یہ کہ ہمیں معلوم بھی اس وقت ہوا جب کئی دور ہو چکے اور پھر
 اس حرازدی نے اتنا شور مچایا کہ تم لوگ آدھکے درنہم اس..... (کالی) پروفیسر
 کی ہڈیاں چبا جاتے۔۔۔۔۔ شرمینی جی کی عمر کے متعلق معلوم ہوا کہ اس کا چھوٹا لڑکا
 جو اسکے ساتھ رہتا ہے اسکی عمر چودہ سال ہی اور بڑا لڑکا جو کبھی کبھی ریوہ (سٹیٹ) سے ملنے
 آیا کرتا ہے اس کی عمر اٹھارہ انیس سال کی ہو قیاس کن زکاتن منا بیمار مرا۔ بعد میں
 میں نے ڈاکٹر صاحب سے دریافت کیا کہ شرمینی جی جس کالج میں پڑھتی ہیں۔ وہاں تو
 بیس سال سے زیادہ عمر کی لڑکی داخل ہی نہیں کی جاتی۔ یہ کیونکہ داخل ہو گئیں جبکہ
 ان کی عمر بہت زیادہ بتائی جاتی ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر صاحب مسکرا کر کہنے لگے داخل کیونکر
 ہو گئیں؟ کالج کے ذمہ دار آدمیوں کو رشوت دے کر۔۔۔۔۔ میں نے کہا مذاق کو جانے
 دیجئے۔ ٹھیک بات بتائیے کہنے لگے نہیں اس کی عمر کتنی معلوم ہوتی ہے؟ میں نے کہا یہی
 کوئی چوبیس پچیس سال کہنے لگے بس تو پھر کلج والوں کو دھوکا دے لینا کیا شکل تھا اور
 پھر ایسی حرافہ کیلئے میں نے کہا مگر بتایا جا رہا ہے کہ دو سال پیشتر تو یہ بے حد شریف اور
 بھونی بھانی تھی۔ کہنے لگے جی نہیں بھولی بھالی تو یہ تھی نہیں البتہ دو سال تک
 شریف ضرور نظر آتی رہی ہے۔ میں نے کہہ دیا اس فقہ کو تو چھوڑیے اب یہ بتائیے کہ
 اس کی صحیح عمر کتنی ہے۔ کہنے لگے اس کا بڑا بیٹا انیس سال کی عمر کا ہے اسکی سولہ سال
 کی عمر تھی جب وہ پیدا ہوا۔۔۔۔۔ میں نے کہا آپ کو یہ تحقیق سے معلوم ہے؟ کہنے لگے جی
 ہاں۔ اس نے خود مجھے یہ بتایا تھا۔ پہلے یہ قول باغ ہی میں نوربتی تھی۔ اور آپ جانتے
 ہیں کہ میرا طب بھی پہلے وہیں تھام میں نے اس سے دوچار عورتوں کے معائنہ میں بھی
 مدد لی تھی۔ اور اسی تعلق کی وجہ سے مجھے اس کے متعلق تھوڑی بہت واقفیت حاصل
 ہوئی۔ میں نے کہا اور جو کچھ آپ جانتے ہیں وہ بھی بتائیے۔ کہنے لگے اور کچھ؟ صرف

استاذ جانتا ہوں کہ خاوند سے اسکے تعلقات خوشگوار نہیں ہیں تعلیم حاصل کرنے کے بعد کہیں
مطب کر لگی۔ خاوند کے پاس نہیں جا لگی۔ میں نے پوچھا اسکے تعلیمی اخراجات کا کفیل کون
ہے؟ کہنے لگے کوئی رشتہ دار پندرہ روپیہ ماہوار بھیجتے ہیں اور بس!

جاٹوں کے چودھری سے دوبارہ گفتگو کرنے پر معلوم ہوا کہ بیسیوں مخموز و مستاز لوگوں کے
ہاں جاتی ہو مگر لیتی کسی سے ایک پیسہ بھی نہیں حالانکہ بڑی مشکل سے گذر اوقات کرتی ہے۔
اسکا چھوٹا لڑکا جو اسکے ساتھ رہتا ہو جارے ہاں کھانا کھاتا ہو۔ بعض دفعہ آدھی آدھی رات کو
قرول بارغ سے آتی ہے۔ اور روٹی پکانے کے لئے آٹا ہم سے مانگتی ہے۔ وغیرہ۔

حاصل کلام اصل بات یہ ہے کہ عورت کی شہوانی جوانی چودہ پندرہ یا اٹھارہ میں سال کی عمر
سے نہیں بلکہ تیس سال کی عمر کے بعد سے شروع ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جو عورتیں
پندرہ سے میں بائیس سال تک کی عمر میں گمراہ ہوتی ہیں وہ کنواری ہوں تو شادی ہو جانے پر اور
اگر بیاہی ہوئی ہوں تو خاوند کی حکمت عملی سے راہ راست پر آسکتی ہیں اور اکثر آجاتی ہیں۔ مگر
تیس سال کی عمر کے بعد (جیکہ عورت کی شہوانی جوانی شروع ہوتی ہے) جو عورتیں شہوت
پرستی کا راستہ اختیار کرتی ہیں۔ وہ عموماً کسی بھی حکمت عملی سے راہ راست پر نہیں آتی بلکہ وہ
اس کھیل کو ایک آرٹ کی حیثیت سے کھیلنا شروع کر دیتی ہیں جیسا کہ ابھی ابھی آپ نے دہلی کے ایک
کالج کی لڑکی دڑکی نہیں بلکہ دو چوپوں کی ماں کا حال دیکھا ہے۔ اس آرٹ کا مقصد عموماً
کسبِ زہ نہیں ہوتا بلکہ محض شہوت رانی۔ محض ہوس پرستی! اگر اس قسم کی آوارگی سے کبھی
کچھ حاصل کر بھی لیا جائے۔ تو وہ محض اک ضمنی اور ثانوی مقصد ہوتا ہو۔ ورنہ اصل مقصد
تو ہوس رانی کے سوا کچھ نہیں ہوتا!

کام دیوبندر کے دوسرے حصہ میں دنیا کی مشہور ترین عورتوں مثلاً قلیطیرہ ملکہ مصر سلین اوف ٹرائے
وغیرہ کی مثالوں سے میں یہ ثابت کر کے دکھاؤنگا کہ عوام کا یہ نقطہ نگاہ غلط ہے کہ عورت کی جوانی
(شہوانی) چودہ پندرہ برس کی عمر سے شروع ہوتی ہو۔ اور بیسیوں مثالوں سے یہ واضح کر دینگا
کہ عورت کی شہوانی جوانی درحقیقت شروع ہی اس عمر سے ہوتی ہے جس عمر میں اسے عموماً

۵
۱۰
۱۵
۲۰
۲۵
۳۰
۳۵
۴۰
۴۵
۵۰
۵۵
۶۰
۶۵
۷۰
۷۵
۸۰
۸۵
۹۰
۹۵
۱۰۰
۱۰۵
۱۱۰
۱۱۵
۱۲۰
۱۲۵
۱۳۰
۱۳۵
۱۴۰
۱۴۵
۱۵۰
۱۵۵
۱۶۰
۱۶۵
۱۷۰
۱۷۵
۱۸۰
۱۸۵
۱۹۰
۱۹۵
۲۰۰
۲۰۵
۲۱۰
۲۱۵
۲۲۰
۲۲۵
۲۳۰
۲۳۵
۲۴۰
۲۴۵
۲۵۰
۲۵۵
۲۶۰
۲۶۵
۲۷۰
۲۷۵
۲۸۰
۲۸۵
۲۹۰
۲۹۵
۳۰۰
۳۰۵
۳۱۰
۳۱۵
۳۲۰
۳۲۵
۳۳۰
۳۳۵
۳۴۰
۳۴۵
۳۵۰
۳۵۵
۳۶۰
۳۶۵
۳۷۰
۳۷۵
۳۸۰
۳۸۵
۳۹۰
۳۹۵
۴۰۰
۴۰۵
۴۱۰
۴۱۵
۴۲۰
۴۲۵
۴۳۰
۴۳۵
۴۴۰
۴۴۵
۴۵۰
۴۵۵
۴۶۰
۴۶۵
۴۷۰
۴۷۵
۴۸۰
۴۸۵
۴۹۰
۴۹۵
۵۰۰
۵۰۵
۵۱۰
۵۱۵
۵۲۰
۵۲۵
۵۳۰
۵۳۵
۵۴۰
۵۴۵
۵۵۰
۵۵۵
۵۶۰
۵۶۵
۵۷۰
۵۷۵
۵۸۰
۵۸۵
۵۹۰
۵۹۵
۶۰۰
۶۰۵
۶۱۰
۶۱۵
۶۲۰
۶۲۵
۶۳۰
۶۳۵
۶۴۰
۶۴۵
۶۵۰
۶۵۵
۶۶۰
۶۶۵
۶۷۰
۶۷۵
۶۸۰
۶۸۵
۶۹۰
۶۹۵
۷۰۰
۷۰۵
۷۱۰
۷۱۵
۷۲۰
۷۲۵
۷۳۰
۷۳۵
۷۴۰
۷۴۵
۷۵۰
۷۵۵
۷۶۰
۷۶۵
۷۷۰
۷۷۵
۷۸۰
۷۸۵
۷۹۰
۷۹۵
۸۰۰
۸۰۵
۸۱۰
۸۱۵
۸۲۰
۸۲۵
۸۳۰
۸۳۵
۸۴۰
۸۴۵
۸۵۰
۸۵۵
۸۶۰
۸۶۵
۸۷۰
۸۷۵
۸۸۰
۸۸۵
۸۹۰
۸۹۵
۹۰۰
۹۰۵
۹۱۰
۹۱۵
۹۲۰
۹۲۵
۹۳۰
۹۳۵
۹۴۰
۹۴۵
۹۵۰
۹۵۵
۹۶۰
۹۶۵
۹۷۰
۹۷۵
۹۸۰
۹۸۵
۹۹۰
۹۹۵
۱۰۰۰

وہ عیاش کئی زبیاں جان مار دیں

اسکی عیاشی کا خفیہ راز سب دگنی درازی اور فریبی بختے والا نسخہ مند جہ ذیل واقعہ سے جو نسخہ معلوم ہوتا ہے وہ ایک عجیب انکشاف ہے۔ کوئی شبہ نہیں کہ اس دوا کا اندرونی استعمال کثرت طبی حقوق میں تقویٰ و حرکات تسلیم کیا جا چکا ہو اور اس کے خلاف میں بھی حرکت کرنے کے علاوہ قصبہ کو فریبہ اور دراز کرنے کی صفت تسلیم کی جا چکی ہے مگر یہ بات کہ اس کے اندرونی استعمال سے عضو کی فریبی اور درازی میں اس قدر حیرت انگیز اضافہ ہو سکتا ہے یہ واقعی ایک نیا انکشاف ہے اور اس قابل کہ لائق طبیب (صرف لائق طبیب) مناسب لائق میں اس کا وسیع پیمانہ پر تجربہ کر کے اس کی صداقت یا عدم صداقت کو اچھی طرح سے ظاہر کریں۔

انسانہ چھاؤنی سے کالا کو جاتے ہوئے سڑک سے کچھ فاصلے پر بائیں ہاتھ کو ایک قصبہ سے منی مزید کوئی چھ سات سال پیشتر کی بات ہے کہ وہاں کے ایک واقعہ کار نے مجھے ایک چپار کی خوفناک قوت مرومی کی کئی ایک حیرت انگیز کہانیاں سنائیں۔ ان کہانیوں کی تین یہ واقعات تھے۔ (۱) اس چپار کے عضو کی فریبی اور درازی عام آدمیوں سے تقریباً دو گنی ہے۔ یہاں تک کہ بازاری عورتیں بھی اسکی تاب نہیں لاسکتیں، چنانچہ اس نے کئی زبیاں جان سے مار دی ہیں۔

(۲) دراز عضویں سختی عموماً کم ہوا کرتی ہے مگر جائے حیرت ہے کہ اس چپار کے عضو میں سختی اس قدر ہے کہ خدا کی پناہ!

یہ واقعات بیان کرنے والے صاحب نے مجھے اس چپار کے ایک دو عیاش لنگوٹے یاروں سے بھی ملایا جنہوں نے ان واقعات کو اور بھی نمک مرچ لگا کر بیان کیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس خوفناک قوت مرومی کا راز صرف یہ ہو پڑا ہے جس کے استعمال کا طریقہ اس چپار کو ایک بنیاس کی ہرمانی سے حاصل ہوا ہے۔ اور اسی طریقے کو وہ اس قدر عزیز رکھتا ہے کہ اس کی جان بھی چلی جائے تو بھی تباہ ناگوار نہیں کرے گا۔ کیونکہ یار لوگوں میں اسی نسخہ کے بل بوتے پر وہ موچکوں پر تاؤ دینے کے لائق ہو گیا ہے۔ درنہ جو کچھ پہلے تھا وہ میں خوب معلوم ہے!

دوسرے دن ایک دوست کے اصرار پر میں سولن چلا گیا اور نسخہ معلوم کرنے کی حشر دل ہی میں لگی باقی
 ڈیڑھ سال بعد یعنی مزدعہ سے میرے واقف کار نے مجھے لکھا کہ وہ چار آتشک میں مبتلا ہو گیا جو اور
 باوجود کئی علاج معالجوں کے اب تک تندرست نہیں ہوا۔ اگر آپ نسخہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو
 اب موقع ہے۔ غوراً تشریف لے آئیے میں اسے پیغام پہنچا دوں گا کہ میرے ہاں ایک بڑے
 لائق طبیب آئے ہوئے ہیں جس سے آگے کام آپ کا ہے۔ آپ خود سمجھ لیجئے گا نسخہ واقعی
 لاکھ روپے کا ہے اسے ضرور معلوم کرنا چاہیے۔ وغیرہ۔۔۔۔۔ اس وقت میں لدھیانہ تھا
 پہلی ٹرین سے سوار ہو کر براستہ سرسبز کورالی، کھڑا فیرہ منی مرزہ جا پہنچا۔ دوسرے دن چار
 میرے پاس لایا گیا۔ میں نے بغیر پر ہاتھ رکھا مرض کے حالات مجھے پہلے ہی پہنچ چکے تھے اور
 یہ بھی پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا۔ کہ حضرت کی خوفناک قوت باہ کارازیر ہو چکی ہے۔ اس لئے
 میرا رنگ خوب جم گیا۔ خیر نسخہ ہاتھ آگیا رحمانیہ پر یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اس کی خوفناک قوت مردی
 کی جو داستانیں رنگین حلقوں میں مشہور تھیں وہ غلط نہیں ہو سکتیں علاوہ ازیں مریض نے خود بھی
 ان باتوں کی تائید کی اور تندرست ہونے پر تو اس نے میری خواہش پر چند ایک واقعات
 تفصیل کے ساتھ بھی سنائے۔

بیر ہوئی کے استعمال کا طریقہ اسے یہ بتایا کہ موسم سرما میں پہلے ہفتہ روزانہ ایک عدد بیر ہوئی
 رکھی جائیگی وغیرہ دور کر لی گئی ہوں اگر میں سپٹاکریم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کیجائے دوسرے
 ہفتہ دو عدد روزانہ تیسرے ہفتہ تین عدد روزانہ چوتھے ہفتہ چار عدد روزانہ۔۔۔۔۔ اسی طرح
 تمام موسم سرما اس کا تریہ ہو گا کہ پہلے سال کے موسم گرما میں استعمال کرنے والے کارنگ سیاہ ہو جائیگا
 پہلے سال نہ ہوا تو دوسرے سال ضرور ہو جائیگا۔ مگر اس سے گھبرانہ چاہیے۔ قوت باہ تو پہلے ہی موسم گرما
 میں ناقابل برداشت حد تک بڑھ جائیگی۔ دوسرے سال سے عینوں بھی فربہ اور درازی آنے لگیگی
 اور چند سال موسم سرما کے استعمال سے وہ حالت ہو جائیگی جو میری ہے۔ یہ ہے وہ واقعہ جو میں نے سنا
 اور جسکی صداقت کا میں پورے طور پر فہم ہوا ہوں۔ اب لائق طبیب اس سے جو نفعہ اخذ کرنا چاہیں
 کر لیں اور اس سلسلہ میں کچھ کثرت یافت کرنا چاہیں۔ تو اس کا جواب بھی دیتے کو تیار ہوں۔
 نوٹ: یہ طبی نقطہ نگاہ سے مندرجہ بالا طریقہ سے بیر ہوئی استعمال کر سکی کم از کم میں تو رائے نہیں دے سکتا۔

اس وقت میں لدھیانہ تھا پہلی ٹرین سے سوار ہو کر براستہ سرسبز کورالی، کھڑا فیرہ منی مرزہ جا پہنچا۔ دوسرے دن چار
 میرے پاس لایا گیا۔ میں نے بغیر پر ہاتھ رکھا مرض کے حالات مجھے پہلے ہی پہنچ چکے تھے اور
 یہ بھی پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا۔ کہ حضرت کی خوفناک قوت باہ کارازیر ہو چکی ہے۔ اس لئے
 میرا رنگ خوب جم گیا۔ خیر نسخہ ہاتھ آگیا رحمانیہ پر یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اس کی خوفناک قوت مردی
 کی جو داستانیں رنگین حلقوں میں مشہور تھیں وہ غلط نہیں ہو سکتیں علاوہ ازیں مریض نے خود بھی
 ان باتوں کی تائید کی اور تندرست ہونے پر تو اس نے میری خواہش پر چند ایک واقعات
 تفصیل کے ساتھ بھی سنائے۔

اسلام اور اسلامی رسول کی قتل کا اقرار و اعتراف

عاجلہ علامہ حکیم نبی کریم کنوردت صفا شریعہ ایدیتہ آجیات کے حقیقت نگار قلم سے

عرب کا چہرہ

رسول عربی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنگامہ خیز زندگی کے ہنگامہ خیز حالات و واقعات

پس

ایک مصیبت پر افرور و ایمان پر روتہ

یہ وہ کتاب جو جو مسلم اور غیر مسلم سب کی آنکھیں کھول دیگی۔ اس کا مطالعہ کیجئے اور دیکھئے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے ایک یم عرب نے کس طرح چشم زدن میں عرب کی کایا بلیٹ کر رکھ دی تھی۔ اس کا مطالعہ کیجئے اور دیکھئے کہ کس طرح ادنیٰ کے چہرے والے حدی خواں بدروی روم و شام کی سلطنتوں کے والی و وارث بن گئے تھے۔ اسے پڑھئے اور دیکھئے کہ کس طرح ایک بت پرست اور جاہل قوم ایک خدایتہ تہذیب کا بیتا جاگتا نمونہ بن گئی تھی۔ اسے پڑھئے اور دیکھئے کہ وہ قوم جس کے شہسوار و گھوڑوں کی ٹاپوں سے دنیا کی ریح نوز جاتی تھی۔ آج اسی قوم کے افراد کس طرح دنیا کی گھوڑوں میں روندے جا رہے ہیں۔ اسے پڑھئے اور دیکھئے کہ وہ قوم جو مشرق و مغرب میں تہذیب و تمدن کے چراغ جلانے آئی تھی۔ مشرق و مغرب کو نور کرینے کے بعد اب خود کس قیادت کی نیل سو گئی ہے۔ یہ ایک بگڑا ہوا نیواں تہذیب کی دکھ بھری کہانی جو ایہ ایک بگڑا ہوا نیواں قوم کی حسرتناک داستان ہے! بڑے بڑے عالموں اور مولویوں نے اس مقدس کتاب کی ایک سہولے سے بڑھ چڑھ کر تعریف کی ہے! مسلم اور غیر مسلم سب پر اس مقدس کتاب کا مطالعہ فرض ہے

اصل یہ صرف دو سہولے علاوہ حصہ لڑاک

سارے چار سو صفحات کی ضخیم و مجلد کتاب

آج ہی ایک جلد منگوئیے

مینجی کرشنا بک ڈپو۔ ٹوہا کنہ۔ ایس پی ریلوے

رائے

عالیجناب حکیم حاجی مولوی مولینا محمد عبداللہ صاحب نے "سیرتِ پاکِ جاوید" کا اپنے ہاں سو جوشہنہار دیا تھا اس میں آپ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اس کی تعریف لکھی تھی:-

چونکہ عرب کا چاند کا مصنف ہندوستان کا مایہ ناز ادیب ہی نہیں بلکہ شمع رسالت کا پروانہ اور سنے وحدت کا مستند بھی ہے۔ بنا بریں عبارت میں وہ رنگ بھرتا ہے۔ کہ اس کی ایک ایک سطر شہداء بیان جاں مصطفوی دوسختہ دلاں جلوہ احمدی کوڑیا پڑپا دیتی ہے۔ ایک ایک فقرہ اپنی ندرت اور نرالی عین سے تمام پڑھنے اور سننے والوں کے دلوں پر دھڑانی کیفیت طاری کر دیتا ہے یہ مصنف کے قلم میں اس قدر زور اور تختیں اتنا زبردست ہے کہ سیرتِ رسول پاک کو لکھتے وقت **رُئِیَا وَمَا نَیْهَا** سے غافل ہو کر دالہانہ انداز میں لکھنا چلا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے تاریخین و سامعین کی آنکھوں کے سامنے چودہ صدیاں گزر جانے کے باوجود اس مبارک زمانے کا نقشہ آجاتا ہے۔ جب شمع محمدی عالم آب و گل میں بھی اپنی ضوافتانیوں و ضیاءباریوں سے اطراف و اکناف عالم کو لقمہ نورینا رہی تھی۔ اور لاکھوں کی تعداد میں وہ خوش بخت لوگ جن کو **صَحَّحَ کَیْمُ کَرَامَہِ رَضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ پروانہ دارف را ہونے اور افصح عرب عجم کے کلام بلاغت نظام سے بہرہ ور ہونے کیلئے ہر دم سیاب پارہتے تھے رسول پاکؐ کے شہداء نبویا اگر اپنے رسولِ مہم (فداہ البی وادی وروی) کی تعریف ایک غیر مسلم مگر انصاف پسند ادیب کے فکر و زہد و غیر فتنہ قلم سے لکھی ہوئی مطالعہ فرمانے اور اسکی روح و آواز نگہت سے اپنے دل و دماغ کو معطر و متعبر کرنے کی تمنا ہو تو اس کتاب کا ایک بار ضرور مطالعہ کر دو۔

"عرب کا چاند" پر لکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ واقعی آپنے خلوص اور محبت سے سیرتِ رسول اللہ پر ادبی رنگ میں ڈوبی ہوئی تصنیف نہ کر اپنی بے تعصبی اور صداقت پسندی کا ثبوت دیا ہے۔

فیضانِ محمد شائق کھل ریٹارڈ اسٹنٹ فارن ایڈ پرائسٹ سیکرٹری۔ نواب بہاول پور

عالیٰ عاب عالم حکیم نڈت کرشن کنوروت صاحب شریا ایڈیٹر رسالہ آبجیات کے حقیقت نگار قلم سے

ایک نہایت پاکیزہ و مخلصانہ مقالہ

رہبانیت اور اسلام

ترک دنیا کے مسئلہ پر اسلام کیا کہتا ہے اور دیگر مذاہب کیا کہتے ہیں ؟ اس سلسلہ میں کس مذہب کی تعلیمات

قابل قبولیت ہیں ؟ جواب کیلئے رہبانیت اور اسلام کا مطالعہ کیجئے ۔ چھ دیہ مروت ، علاوہ معمولی لڑاک

منیجر بہ کرشنا بک ڈپو ۔ ٹوہانہ ۔ ایس پی ، ریلوے

راے

مخلص نڈت جی ہاراج ! تسلیم و نیاز

آپ کی یادگار صداقت و اخلاص کتاب رہبانیت اور اسلام کی شکل میں متشکل موصول ہوئی آپ نے

عجیب رعب دہا بن کر کے یہ کتاب لکھی ہے جو ساری ہی اگر میر خیال غلطی نہیں کرتا تب تو مجھے خوب دے کہ آپ کا ایک بہترین اور قابل قدر مضمون

دو طوں میں انبار زہن دینا شروع ہوئی تھی سو دین میں عالی شیر اسلامی سادات یا کسی دیگر عنوان پر اشاعت پذیر ہوا تھا میں اپنے

ہ زمیندار کے فائل میں ضرور وہ مضمون تلاش کرنے کی کوشش کروں گا ۔

مضمون رہبانیت اور اسلام جسے مطالعہ کرنا کیا شرف مجھے محض آپ کے کریمانہ اخلاص اور شفقانہ کرم فرمائی کیوجہ سے حاصل

ہوا اپنی مثالی آپ جو نڈت تو کیا بہترین و بہترین مسلم ادیب جلیل اور دانشا پروردار بھی آپ ایسی نظر متشکل سے

پیش کر سکیگا مضمون شروع سے آخر تک نہایت پاکیزہ و محققانہ ہے جو آپ کی دماغی کلوش اور وسعت مطالعہ کا آئینہ دار

ہو آپ کے قلم صداقت رقم نے حقیقتا صداقت رقمی کا اعجاز دکھایا ہے

ایں سعادت بزور بار و نیست بخیر تانہ بخت خداے بخشندہ

رہبانیت اور اسلام کا مطالعہ کرنا کتنا مطلب میں اہل حق خواجہ قربان حسین صاحب قربان نظامی صاحب حکیم محمد افضل صاحب انصاری

اور جن صاحبزادان صاحبزادوں نے اسے ان حقانے سے خوب سچا مطالعہ اور کھجیر کریم راہنہ دہا کرنا ہے تو یہاں تک کہ دیا

کہ یہ نڈت کرشن جی کی تصنیف نہیں البتہ کسی مولانا غیر الدین صاحب کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے خواجہ قربان نظامی کی رائے کو اس میں مرہض

کیٹھا ارسال کر رہا ہوں اور اپنے عالم حکیم فضل حق صاحب نے آپ کی علمی قابلیت کی تعریف میں بلکہ دماغ میں اسی لہجہ انہوں نے آجیا کی خریداری

قبل فرمائی ہے کہ آپ کے ادبی و فنی شاہکاروں سے محض خواہوا کروں ۔ حکیم محمد فضل الہی اکل صدیقی سیالکوٹ

عالمی جناب علامہ ہدایت کشن کنورتی صاحب ایڈیٹر رسالہ انجلیات کے کلیر فم و ایڈیٹر انداز میں لکھا ہوا ایک
قابل قدر مضمون

کفر شکن پیکر جمال

وہ کونسا محبوب ہے دلوں میں چاہیے۔ کافر محبوب تو سب نے دیکھے ہیں مگر کفر شکن محبوب کون
تھا ہمدردی بیباک کے اچھوتے اوصاف اچھوتے انداز میں دیکھنے کے لئے کفر شکن پیکر جمال کا مطالعہ
کیجئے۔ اس سے آپ کی روح کا ذرہ ذرہ لذت گیر ہوگا۔ اس سے آپ کے دل کا ایک ایک ہمار
مستغرق ہو جائے گا۔

علامہ محمود اک

پہلی صفحہ چار آنہ (۴۰)

جینے پر کشنا کیڈ پوٹو مانہ ایس پی ریوے

ملاحظہ

یہ ہی مضمون ہے جسے پچھلے سے پشیر حکیم حاجی مولوی محمد عبداللہ صاحب نے پڑھا تو اس قدر متاثر

ہوئے کہ مصنف کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بذریعہ خط داد دی

اس خط کو تاحال سپرد ہر کارہ نہیں کیا تھا کہ آپ کا لفظ ملاحظہ میں "کفر شکن پیکر جمال"
کی زیارت کی گئی۔ واللہ باللہ تاللہ دل پر بے حرقت طاری ہوئی۔ بلکہ تا دیر آنسو جاری
ہوئے دل ہی چاہتا ہے کہ حرکت کن ہاتھ اور لکھنے والے قلم دونوں کو چوم لوں۔ میں معافی باطن سے یہ
کہنے پر مجبور ہوا ہوں کہ آپ انشاء اللہ نئے حضرت کی محبت کے صدقہ عاشقان رسول کے ستراج اور لوہائے زمانہ
کے خدشاہ کبلائی گئے۔ دنیا آپ کے قدموں پر لوٹے گی۔ مگر آپ اپنے محبوب کا نیک نمونہ پیش نظر رکھتے ہوئے اس
کو استغناء کی نظر کروں سے پھینکیں گے۔ یہ دن لفظ ضرور آئے گا۔ محمد عبداللہ عفی عنہ

ہندستان کی غربت کو دور کرنے والی کتاب گنج پینہ روزگار

اس کتاب میں ایسی آسان و دشکایاں اور املا مال کردنیوالے ہنر درج ہیں جنکو سیکھ کر کم از کم ایک سو روپے ماہوار بخوبی کمائے جاسکتے ہیں۔ لطف یہ کہ نہ بڑے سامان کی ضرورت ہے اور نہ سرمایہ کی فکر۔ ان کا سمجھنا اور عمل کرنا اس قدر آسان ہے کہ معمولی بیانت کا شخص بھی بغیر استاد کی مدد کے کئی قسم کے ہنر خود بخود سیکھ سکتا ہے جو کہ تمام ہنر مصنف نے پہلے خود تجربہ کر کے درج کئے ہیں۔ اسلئے سب اس خوبی سے بیان کئے ہیں کہ جس دستکاری کو پڑھو گے اسکے متعلق مزید تحقیقات کی ضرورت نہ رہے گی۔ مختصر نہایت مفید یہ ہے۔ باب اول۔ صابون سازی کے متعلق ہے جس میں ہر قسم کا صابن بنانے کی ترکیب درج ہے۔ باب دوم میں اور ام ترے کا اصلی صابن اور دہلی کا سیاہ صابن بنانے کی ترکیب بھی درج کر دی گئی ہے۔ دھلائی کا کام جس میں ہر قسم کے ادنیٰ سوئی۔ ریشمی کپڑے دھونے کی ترکیبیں۔ سر دھونے کا مصالحہ۔ آئینہ سازی ہر قسم کی روشنائیاں بنانا۔ بلیو بلیک۔ ادھی۔ روہری۔ سہری۔ سسرخ وغیرہ وغیرہ گولیاں سفوف اور تر حالت میں بنانا۔ موسم گرما کے تختے۔ بغیر مشین سوڈا واٹر۔ ملائی کی گلی بنانا۔ رنگین و خوشبودار شربت تیار کرنا۔ ہر قسم کا خوشبودار تیل تیار کرنا۔ تیل کو صاف کرنا۔ رنگین کرنا۔ خوشبودار کرنا۔ آنولہ کا تیل بنانا۔ روغن گلہ سستہ۔ روغن عینہ۔ فیتہ بنانا۔ خوبصورت شبنم کی دوائی۔ حسن یوسف بنانا۔ چہرہ کے داغ دور کرنا۔ بال بڑھانکا نسخہ۔ خضاب بنانا۔ دیشی کاعرق خضاب دیشی کا پودہ خضاب ایک دیشی کاعرق خضاب۔ ویسی پودہ خضاب باہ سیاہ کرنے کا اعلیٰ صابن۔ ہر قسم کی آجاریاں مرتبہ بنانا۔ چائے کی سفری تلخیاں۔ پان میں کھانے کا مصالحہ۔ متبول بہار۔ خوشبودار میٹھیاں بنانا۔ سفری روزگار۔ لال گولیاں۔ طلسمی لہسوار۔ سرمہ اکبر چشم۔ ٹھنڈا سرمہ۔ نورانی سلاسیاں۔ مصنوعات نقلی۔ سونا۔ کستوری۔ عینہ۔ شہد۔ بناسیتی گلی بنانے کی ترکیبیں۔ وارنس بنانا۔ چڑہ رنگنا۔ بوٹ بالش ہر قسم۔ بغیر بیڑی کے گھٹ کرنا۔ پارہ کی گولی۔ گندھک۔ کافور۔ نمک کے گلاس بنانا۔ نقلی شہد کے گھٹ بنانا۔ پتھر مار۔ چوبے مار۔ سکھی مار کا غذا بنانا وغیرہ وغیرہ ایسے ایسے نادر نسخے و ہنر درج کئے ہیں جن کو سیکھ کر دو چار روپے روز کمالینا معمولی بات ہے آج ہی آٹھ روپے کر کتاب ملے گا۔ ایسے نادر ہونو دام واپس دینگے۔ کاغذ۔ تھپائی۔ چھپائی نہایت نفیس خوبصورت جلد۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱۶) محض لڈاک (۱۶)

تیل

میسرز گیتا اینڈ کمپنی ۳۹ مقام ٹوہانہ ضلع حصا پنجاب

چھپ گئی! چھپ گئی! چھپ گئی!

کنز المصروفات

مصرف و ادویات کے مجرب المجرِب نسخہ جات
صدری راز و صد ہا کتب کا خلاصہ

اس کتاب کو اب دیکھا نہ گئی کہ جو اثر مفرد ادویات میں ہو وہ بڑے بڑے مرکبات میں بھی نہیں۔ جانچ اس کتاب کے اندر ہر ایک مرض کا علاج ایک ایک دوا سے بتلایا گیا ہے نسخہ ہی نسخہ ہی درج کئے گئے ہیں جو کہ نہایت زود اثر ہیں اور پھر لطیف یہ کہ نسخے سے نہایت نسخہ بھی خریدیوں میں تیار ہو جاتا ہے سستے نسخوں کا تو کیا ہی کیا ہے بعض نسخے تو ایک مسہ کا ہر حصہ دیکھ کافی دوا دیکھ کر ہی غور یہ ہو کہ ہر ایک نسخہ دو نسخہ میں تیار ہو جاتا ہے ہر ایک مرض کے لئے لکھی گئی نسخے لکھے گئے ہیں۔ اس کو طلب فرما کر مفرد نسخہ لکھا ہے کتاب طبع ہوئی ہے۔ نہایت جلد آؤں درمیدریں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

کتاب کی قیمت و قسم کتاب میں اضافہ

جیسے سو پہلے کتاب کی قیمت ایک روپیہ مقرر کی گئی تھی۔ اس وقت خیال تھا کہ کتاب کا حجم ایک سو صفحہ کے قریب ہوگا۔ لیکن اب چونکہ نئے تجربات شامل ہونے لگے وہ جسے کتاب کا حجم دو سو صفحات سے بھی بڑھ گیا ہے اس لئے کتاب کی قیمت بجائے ایک روپیہ کے دو روپیہ کر دی گئی ہے۔

قدیمی فریادوں سے رعایت ہوگی۔ گو ہم اسی کتابوں کو عام بازاری کتابوں کی طرح بیچنے کے خواہش نہیں۔ لیکن پھر بھی ہم ایسے فریادوں کو رعایت سے محروم رکھنا نہیں چاہتے۔ لہذا ہم قدیمی فریادوں کو مصلوٹا تک دیکھ کر جو ہر رنگ سے معاف کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ اور کتاب جلد روانہ کرینگے۔

وہ بے نظیر و لاشائی کتاب جس کے دیکھنے کو ہزار ہا نگاہیں بیتا ہیں

کنز المجرِبات جلد دوم

چھپ کر آگئی ہے۔ آرڈر روزانہ دہرا دہر موصول ہو رہے ہیں!

یہ بتانا کہ اس میں کیا ہوگا۔ قبل از وقت ہی۔ اس کا اندازہ ہر وہ شخص دے سکتا ہے کنز المجرِبات جلد اول کا مطالعہ کیا ہو گا۔ کتاب و بان اتیان میں کہ مینا مناسب نہ ہوگا کہ جلد دوم جلد اول سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر تیار ہو جاتی ہے بقول مجھے نقاش نقاش ثانی بہتر کشد اول۔ اس میں ایسے ایسے راز ہائے سرستہ کو لکھ لایا ہے۔ جن کا داہر نام نامی نہیں تو محال ضرور تھا۔ لکھا کی چھپائی نہایت اعلیٰ اور ٹائپل ہاٹ ڈن ہلاک کا نہایت دل خوش کن۔ قیمت صرف دو روپیہ آٹھ آنہ (دو روپیہ)

خاص رعایت

جو صاحب ضرورت فرماتے کہ ان کو بے مصلوٹا دیا جائے اس روائہ کی جائے گی۔ جلد آرڈر روانہ کریں۔

ملی کا پھر منجیر گہر پتا اینڈ کمپنی۔ ٹوبانہ، ضلع حصار پنجاب

اُنیں کہہ میں آج قدر دان کمال کے کاغذ پر رکھ دیا ہوں کلیجہ کمال کے

مبلغ چھ سو گھنٹہ روپے کے چار نسخے

یہ وہ مشہور عالم چوٹی کے نسخے ہیں جن سے غیر ممالک کے لوگ ہمارے ہندوستان سے کروڑوں روپے سالانہ کمایا کرتے ہیں۔ لیکن اب بعض حضرات نے ان نسخوں کو فیس سے سکھانا شروع کر دیا ہے۔ لیکن چونکہ وہ فیس غریب لوگوں کیلئے بہت زیادہ ہے۔ اسلئے ہم نے ان نسخہ جات کو نہایت دریا دلی سے

کنز الحیرات

میں درج کر دیا ہے۔ ان چاروں نسخہ جات کی فہرست مضامین یہ ہے۔

(۱) فیصل عمدہ بنائیکا نسخہ جو پانی میں ملائے ہی دودھ کی مانند ہو جاتا ہے۔ اور جو کہ ایک اعلیٰ درجہ کی جرم کش دوا ہے۔ ہندوستان میں لاکھوں روپیہ سالانہ کی فروخت ہوتی ہے۔ بنانے میں نہایت سہل اور سستی ہے ایک صاحب ولایت میں ۵۰۰ روپیہ فیس لے کر مٹاتے ہیں (۲) جرمی خضاب ایک یوڈروالا فیس مبلغ ایک سو روپیہ ہر ایک رنگت دینے والا ہے (۳) جاپانی خضاب فیس پچاس روپیہ جو نہایت خوشنارنگ دیتا ہے (۴) ایک شیشی عرق والا خالص دلی خضاب جو ان سب سے اعلیٰ ہے اور پچاس روپے فیس دے کر حاصل کیا گیا ہے۔ علاوہ اسکے بال شربت سپاری ماک۔ ناچاں شای طلا بھی مندرجہ دیگرہ وغیرہ سینکڑوں محرب اور آزمودہ نسخے جن کے ذریعہ سے اشتہاری حکیم لاکھوں روپیہ کماتے ہیں۔ بغیر مسکین کے درج کر دئے ہیں۔ اس کتاب کا یہ حصہ ایسے رازوں کو بتاتا ہے جو کہ ہزار ہا روپیہ خرچ کرنے پر بھی ملنے مشکل ہیں۔ شروع باب میں سرانکہ کلان۔ ناک۔ حلق۔ سینہ۔ پیچھے۔ منہ۔ منہ۔ گردہ۔ مثانہ۔ وغیرہ وغیرہ کی بیماریوں کی تشریح اور محرب علاج درج کیا ہے نسخے ایسے لکھے ہیں جو بنانے میں بالکل آسان اور فوائد میں اجماع ثابت ہوئے ہیں۔ تمام نوذی بیماریاں مثلاً آتشک۔ سوزاک۔ جربان۔ احتلام۔ سرعت۔ انزال۔ سستی۔ نامردی وغیرہ کے شریعی اور محرب نسخے لکھے ہیں۔ جو فوراً اثر دکھاتے ہیں۔ عورتوں۔ بچوں کی بیماریاں کا آسان علاج درج کیا ہے۔ اس کتاب کو خرید کرنے کے بعد پھر کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ پڑے گی۔ ادنیٰ کسی استہدای دوا فروش کے پھندے میں پھنسو گئے ہنگو کو دیکھئے ناپسند ہونے پر دام واپس دینگے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف دو روپیہ آٹھ آنہ (عکرا) محمولہ ڈاک ۱۰۰ فوراً درخواست کرو دو تو سبھی جلد بندہ کو کر دیں گے۔

ملنے کا پتہ

منہجہ خرید گریٹ اوٹڈ بالیہ۔ ٹوبانہ ضلع حصار پنجاب

ایک نئی اور قابل قدر نہایت مفید اور کارآمد کتاب

لطف زندگی یا رستق ہمد

یہ کتاب مصنف کیسیوں برس کی محنت اور دیرین سوچی کے بعد لکھی ہے اور اپنے تمام عمر کے تجربات اور معلومات سے اس کو آراستہ کیا جو اس میں دنیا کے مشکل کاموں کو آسان کر دکھایا ہے جسے اس کتاب کو پڑھ لیا گیا تو تمام دنیا کے کتب خانہ کی سیر کوئی اور تمام دنیا کے لڑوں سے واقف ہو گیا اگر آپ کو سچے رفیق کی تلاش ہے جو ہر وقت دیکھ سکے یہ ساتھ ہے یا اگر لطف زندگی اٹھانا چاہیں تو ضرور اس کتاب کو خرید کر اپنے پاس رکھیں۔

مختصر فہرست مضامین: بشرع کتاب میں ہر ایک انسان کے مفید مطلب تقاضے سے سو سو روپیہ کی بات عقلمند دیکھنے والوں اور تجربات درج ہیں۔ لکھ باب میں بچپنی تمام بیماریاں کے نہایت تیر بہتر علاج مثلاً دانتوں کا کھٹنا، آنکھوں کا کھٹنا، کھانسی، سحر، سرے پیلے دانتوں کا آنا، منہ میں چھاپے پڑ جانا، مرنے والے مسلمان، اٹھنا، سب کی حقیقت اور نہایت سہل و مجرب علاج درج کیا ہے۔ مرنے والی تمام سودھی بیماریاں کے لیے حرب اور مفید چھپے لکھے ہیں جو آپ کسی کتاب میں دیکھیں یا سنے ہو گئے۔ مثلاً مرنے والے آتشک، خواہ کیسی بھی ہو، ہر وقت بارہ گھنٹے میں دور کرنا، بوسیر کو اول ہی روز ناپید ہو، خواہ غولی ہو یا بادی، اس کا کہ فیض پر نسخہ جات اور ایک ایسی بوٹی لکھی جو جس کے پاس رکھنے سے اس کا ہوتا ہو اگر حالہ کمر سے باندھے تو عمل ساقط ہو جو جبریاں والا باندھے جبریاں دور ہو۔ نامردی بستی کا علاج خواہ کیسی ہی صحت کیوں نہ ہو ایک ہفتہ کے استعمال سے شہر مرد بخائے مرنے والے اور مرد کی تیر بہتر دوا سرسیر بلا سنا، تمام زہریلے جانوروں کے کاٹے کا علاج، تمام دہانوں کے کٹھن کر کے کریمیں، بزرگ پانی علاج کا طریقہ وغیرہ وغیرہ۔ ایک باب صنعت و حرفت کے متعلق ہے۔ مثلاً طبع ساز کا مکمل طریقہ بذریعہ سڑی و بلا سڑی تصویر و پیکر سمجھایا ہے۔ گھر لیساز کا کام ہر ایک پر ہے اور اوزار کی تصویر جس کو دیکھ کر ایک ناچہ پیکر آدمی بھی اور گھر لیساز بن سکتا ہے۔ مثلاً بال کافی بے سند و رجوں دانت لگانا، ٹیٹے پوزے دینے کا فوران، معافی کرنا، گھڑی کو کھولنے کا طریقہ ہر ایک بات نہایت سہل طریقے سے سمجھائی ہے۔ بچی کا پورا کام جب کو پڑھ کر ہر ایک آدمی بچی کا لمبے بنانا، پیکھا چلانا وغیرہ۔ نوٹ کا کام نہایت ممکن مع تصویر لکھا ہے۔ علم سرود، علم سمرنم، سکینے کے آسان طریقے، سبز اد کو قابو میں لانی تین آسان ترکیبیں جسکی چید روزہ مشق سے ہی انسان روشہ نصیر بن سکتا ہے۔ تمام ملکوں کی سیر گھر بیٹھے کر سکتا ہے اور ہر مرض کا علاج کر سکتا ہے۔ غرضیکہ کہانتک لکھیں، تمام فرمایاں پڑھنے سے ظاہر ہوں گی۔

لکھائی چھاپی نہایت تختہ، کاغذ نہایت نفیس، حجم ۲۷۸ صفحے

اصل قیمت (۲)

مگر پہلے ایک سو فریاد سے معہ تصویر ہر ایک مرض ایک روپیہ بارہ آنہ لیا جاوے گا۔ اور کتاب خوبصورت جلد والی دیگے

ملنے کا پھر۔ بیچر چند رگیت او شد بالیہ مقام لوہانہ اس پی ریکو



نایم کو مرد اور مرد کو جانمرد بنانے والی برقی طاقت کی یا قوتی گولیاں

یا قوتی گولیاں خاص طور پر جلتی زدہ مریضوں
کیواسطے بنوائی گئی ہیں جو نہایت مقوی باہر
مقوی دماغ اور مقوی اعصاب و رسیبہ ہیں۔

یا قوتی گولیاں استعمال کرنے سے دیرینہ

کی تمام شکایات مثلاً جربان و احتلام - رقت منی - سرعت انزال وغیرہ جلد
روز میں دور ہو جاتی ہیں۔

یا قوتی گولیاں ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں اپنی جوانی برباد کر چکے ہیں اور
ہر وقت درد سر - درد کمر - دل کا دھڑکننا - دھات کا گرنا - اعصاب میں سستی کا ہلکی
وغیرہ امراض کی شکایت رہتی ہے - اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔

یا قوتی گولیاں استعمال کرنے سے منی بجید پیدا ہوتی ہے - اور تھوڑے ہی دنوں
میں جسم لوہے کی لاکھڑی بن جاتا ہے۔

یا قوتی گولیاں بدن میں خون صالح پیدا کر کے تھوڑے دنوں میں تپسورہ
کندن کی مانند چمکا دیتی ہیں۔

یا قوتی گولیاں ایک شیشی میں پوری بھرتی ہوتی ہیں - جسکی قیمت ایک روپیہ ہے
محصولہ اک ۸۰ علاوہ ہوگا۔

یا قوتی گولیاں تین شیشی ایک ساتھ منگوانے پر محصول اک ۲۰ معاف ہوگا۔
اور چھ شیشی مع محصول پانچ روپیہ آٹھ آنہ میں ملیں گی۔

ماننے کا یہ

منیہ جربان گیت او شربالہ (گیتا بھون) ٹوبانہ ضلع حصہ

گیت فیض طلا اکسیر اعظم حسرت

طلا اکسیر اعظم۔ ان لوگوں کے لئے جو چین کی غلط کاریوں میں پھنس کر اپنے ہاتھوں اپنا
ستیا ناس کر چکے ہوں اور تمام پیٹھے سست اور کمزور ہو کر اعضا میں کجی و
لاغری آگئی ہو اب حیات کا کام دیتا ہے۔

طلا اکسیر اعظم کی چند روزہ مالش سے ہی تباہ شدہ رگوں و پٹھوں کی کمزوری دور
ہو کر پہلے سے بھی زیادہ طاقت آجاتی ہے۔

طلا اکسیر اعظم۔ اگر تندرست آدمی بھی ایک بار استعمال کر لیں تو پھر تمام عمر کمزور نہ ہونگے
بڑھاپے میں بھی قوت مروجی قائم رہے گی۔

طلا اکسیر اعظم میں بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے استعمال سے کسی قسم کی جن نہیں
ہوتی نہ آبلہ پڑتا ہے۔

طلا اکسیر اعظم کی پوری شیشی کی قیمت درو پے آٹھ آنے (۸ روپے) جو محصول اک
سات آنے (۱ روپے) الگ ہوگا۔

سونے پر سہاگہ۔ یا قوتی گولیوں کے ساتھ گیت فیض طلا اکسیر اعظم کا استعمال
سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔

خاص رعایت۔ ہر دوا دیات طلا اکسیر اعظم اور یا قوتی گولیاں اکٹھی ایک
ایک شیشی ایک ساتھ منگوانے پر معہ محصول اک صرف تین روپے
چھ آنے (۳ روپے) لئے جائیں گے۔

طلا اکسیر اعظم اور یا قوتی گولیاں

منجبر حیدر گیت اوشد بالیہ، لوہانہ ضلع حصار

تمام بیماریوں کی صرف ایک دوا

اگر آپ کے سر میں درد ہے، پیٹ میں درد ہے، جوڑوں میں درد ہے،
اگر آپ کو بد ہضمی، تھکے، دست، کھٹی دکھائی، آنا وغیرہ امراض کی شکایت ہے، اگر آپ
نزلہ، زکام، کھانسی، دمہ وغیرہ امراض میں مبتلا ہیں۔ یا اگر آپ ہسینہ، بخار، منونہ وغیرہ
امراض سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ تو دوائی

چشمہ بحیات

کی ایک شیشی ہر وقت اپنے گھر میں موجود رکھیں۔ یہ دوا ان تمام امراض کو
جوانا، فانا گھروں میں ہو جایا کرتے ہیں فوراً دور کرتی ہے۔ پھر کسی حکیم یا دیکر کے
پاس جانے کی ضرورت نہ رہیگی۔ دوائی کیا ہے تندرستی کی رخصتری ہے تمام جگہوں
ڈاکٹروں اور ویدوں کی رائے ہے کہ چشمہ بحیات کی شیشی ہر گھر بلکہ ہر ایک
جیب میں موجود رہنی چاہیے۔

چشمہ بحیات ایک پٹینٹ دوائی ہے چشمہ بحیات کی بڑی شیشی کی قیمت
صرف سواریہ (علی) اور چھوٹی کی ۸ ہے۔ محصول ڈاک ۷۰ علاوہ ہوگا۔
چار شیشی کٹاں یکمشت منگوانے پر محصول ڈاک محاف۔ دوکانداروں کو ایک
درجن شیشی خوردہ محصول ڈاک چار سواریہ آٹھ آنہ (لکھنؤ) میں ملیں گی۔

ضمانت کا یہ نسخہ

کارخانہ چندر گپت اوشدھالیہ ٹوبانہ ضلع حصا

ہر موسم میں استعمال ہونیوالی طاقت کی بہترین دوا

تلوار مارکہ شربت فولادیت

خریدنے سے پہلے
مجھ پڑھیے

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

اس شخص کو دیا جائیگا جو یہ ثابت کر دے کہ تلوار مارکہ شربت فولادیت
میں فولاد اور اس کے علاوہ اور کئی طاقت بخش دوائیں شامل نہیں ہیں۔

تلوار مارکہ شربت فولادیت

ہر شہر کے دوا فروشوں سے مل سکتا ہے

مارکہ دیکھ کر خریدیں اور دہو کہ مجھے
تسلیم کرنا

فیجر حیدر گیت اوشد ہالیہ، ٹوانہ، ایس، پی، ریلوے

کیا آپ کو اپنی عورت کے لئے محبت ہے؟

اگرچہ تو آپ کا فرض ہے کہ اس کی تندرستی و خوبصورتی کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ عورت کی خوبصورتی اور تندرستی کو خراب کرنے والی اکثر حیض کی خرابیاں ہیں۔ اس لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اہلیہ کو ماہواری ایام کی کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی استری کو ان امراض کی تکالیف کا سامنا نہ کرنا پڑے جو کسے دن عورتوں کو ستاتے رہتے ہیں مثلاً قبل آمد حیض۔ اعصار شکلی۔ اور درد مکر کا ہونا حیض کا درد اور بےقاعدگی کے ساتھ آنا یا دیر کی ناگفتہ بہ تکلیف۔ نفع معرہ اور درد سر کا ہونا وغیرہ وغیرہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی دھرتی کو خدشہ نہ ہو جس اور بربادش حیض کی تکلیف نہ ہو وہاں اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی پیاری محبوبہ کا چہرہ امراض زنانہ کی تکلیف سے بے رونق و زرد نہ ہو اگر آپ چاہتے ہیں کہ کافی عرصہ تک خوبصورت تندرست اولاد پیدا کریں اور آپ کی بیوی کی جوانی برقرار رہے اور وہ ہمیشہ تندرست اور خوبصورت ہی رہے تو:-

ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں

کہ آپ ایک بار اپنی عورت کو ناری رکھشک کا استعمال کرائیں۔ ناری رکھشک کے استعمال سے حیض و حمل کی تمام بیماریاں دور ہو جائیں گی۔ ناری رکھشک کو بڑے بڑے حکیموں و ڈاکٹروں اور دیوانوں جملہ امراض زنانہ کیلئے نہایت لاثانی دوا ہے۔ ناری رکھشک رحم کے جملہ امراض کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ ناری رکھشک مرض باجھیں کا دشمن ہے۔ ناری رکھشک کی پہلی خوراک ہی اپنا فائدہ اور اثر دکھلاتی ہے۔ ناری رکھشک کی قیمت بلحاظ فوائد بہت کم رکھی ہے تاکہ غریب و امیر فائدہ اٹھا سکیں یعنی فی شیشی جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ صرف دھانی روپے (۱۰) محض و لاک علاوہ ہو گا۔ جلد دنگو ایسے

کارخانہ چندر گپت اوشد مالپہ۔ ٹوانہ، ایس پی، ریلوے

آتشک کی شہر طبع گولیاں نمبر ۱

نمبر ۱۱ گنگنی ضرورت نہ ہونے کی حاجت نہ پرہیز کا خوف نہ جلاب لینے کا جھجھٹ۔ نہ منہ آتا ہو۔ نہ نفع نہ دست جھڑ و دگونی روزانہ کھا لو۔ پرلے سے پرانا آتشک صرف ۴۱ دن میں شہر طبع دور ہو جاتا ہو۔ قیمت ۲۸ گولی دور و پیہ (عام) محصول ڈاک ۸ ر علاوہ ہوگا۔

آتشک کے زخموں کا مرم اگر زخم زیادہ دیر کا ہو گیا ہو اور نہ جاتا ہو۔ تو یہ مرم استعمال کریں۔ قیمت فی ڈبہ صرف آٹھ آنے (۸)

دیکھئے لوگ کیا کہتے ہیں

جناب ملک جیونداس صاحب لکھتے ہیں۔ کہ آپ وہ گولیاں آتشک روانہ فرمائیں جیکے استعمال میں کسی قسم کا پرہیز نہیں اور نہ منہ وغیرہ آتا ہو کیونکہ ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ آپ کے کارخانہ میں دینا تدراری موجود ہے اور دوسرے اشتہار باز جیکوں کی طرح مکر و فریب کا جال نہیں بچھا رکھا۔ میں آپ کو دلیری سے کہتا ہوں اگر آپ کے کارخانہ میں ایسی ایمان داری رہی تو آپ کا کارخانہ دن و دینی رات چوگنی ترقی کرے گا جناب بالوبکھداس صاحب ٹھیکیدار چکے ضلع شاہ پور لکھتے ہیں۔ وہ دوائی آتشک گولی ۲۸ عدد و قبل ازین عرصہ ہوا منگوائی گئی تھیں بذریعہ دی۔ پی یا رسل بھیج دیں دوائی دانی تیر بہدف ہے جناب بالوبکھداس صاحب چھاؤنی میرٹھ سے لکھتے ہیں۔ آتشک کی شہر طبع گولیاں استعمال کی گئیں نہایت اکیس ثابت ہوئیں انکے استعمال سے مجھے بالکل صحت ملی حاصل ہوئی آپ کی دوائی کی دھاک تمام علاقوں میں دوستوں کے ذریعہ شہر کجاہی ہر باقی ٹر کے تین روپے کی گولیاں آتشک اور ایک شیشی برقی طاقت کی گولیاں اور بھیجیں جناب آئی۔ ڈی راس صاحب لدھیانہ سے لکھتے ہیں چند دن ہوئے میں نے آپ کے کارخانہ سے آتشک کی گولیاں منگوائی تھیں ان کو استعمال کیا ازخدا آلام ہوا پر مشور آپ کو تباہ درکھے زیادہ کیا عرض نکوں آٹھ روپے کی گولیاں اور بوالہیسی ڈاک بھیج دیں۔ ضرورت ہے۔ جناب لالہ شب چرنداس صاحب چھاؤنی فیروز پور سے لکھتے ہیں۔ آپ کا پورا بہنہ معلوم ہونے کی وجہ سے دوائی نہ منگا سکا یہاں پر کئی آدمیوں نے آپ سے آتشک کی دوائی منگائی ہے جو مجرب ثابت ہوئی ہے اگر یہ خط آپ کو مل جائے تو دور و پیہ کی گولیاں بذریعہ دی۔ پی بھیج دیں۔

نوٹ بہ اور بھی بہت سی شہادتیں موجود ہیں۔ جو وجہ عدم گنجائش درج نہ ہو سکیں۔

تتہ

علانیہ کا پتہ

کارخانہ چندر گیت اوشدر مالپہ ٹوبانہ، ضلع حصار

جریان بہت بری بیماری جو انسانی
جسم کو گھسن کی طرح کھوکھلا کرتی ہے۔ سستی نہ ہر دمی۔
اور صحت اترنا اور بغیرہ امراض۔ کمزوری جسم، تھیرہ کا زرد ہونا۔
نھوڑی دور چلنے سے دم چڑھ جانا۔ پیشاب کی پیمے یا پیچھے دھات کا گرنا
دروم۔ درو کمزوری۔ کام کی کار میں۔ یہ تمام علامات جریان سے ہی پیدا
ہوتی ہیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے جاری دوا:-

اکسیر جریان

مجبب ثابت ہو چکی ہے۔ مردہ جسم میں جان ڈال دیتی ہے جو جذام کے استعمال
سے ہی تمام فتکات رنج ہو جاتی ہیں۔ اگر ۳ دن تک استعمال کریں
جاوے تو پھر تمام عمر دھات کی کوئی بیماری نہ ہوگی جسم نوبے
کی لالچ بن جائے گا۔ قیمت ۳۰۰ روپے خوراک (دیکھو)
بیس خوراک ڈیڑھ روپیہ منگو کر
امتحان کیجئے

اکسیر جریان
دھات کی لالچ بن جائے گا

اکسیر جریان
دھات کی لالچ بن جائے گا

دنیا میں مختلف مزاج کی
مسک ملز و گولیاں غرض ہیں۔ کوئی اچھے
کپڑے اور زیور سے خوش رہتی ہے اور کوئی صرف
اپنے شوقین اور عیاش شہر سے خوش رہتی ہے۔ چنانچہ یہ گولیاں
وقت اساک میں کر سیں اس لالچانی رکھتے ہوئے ثانی ہلیں رکھتی
لے استعمال سے بعد مساک ہوتا ہے۔ اور حد سے زیادہ لذت آتی
ہی زیادہ تعریف خلاف تہذیب ہے۔ منگو کر دیکھیں۔ قیمت
فی درجن صرف ایک روپیہ (دیکھو)



فتقن کشا گولیاں

فتقن تمام امراض کی جڑ ہے اسلئے احتیاط رکھنا ضروری
ہی جب کبھی فتقن کی شکایت ہو فوراً علاج کو ورنہ فتقن
والی ہو کر سینکڑوں امراض کا باعث ہوگی بیماری تیار
کردہ صرف ایک گولی رات کو کھا کر صبح کو صحت کو کھل کر
دست آئے گا۔ طبیعت صاف ہو جائے گی
قیمت پچاس گولی صرف ۱۲ روپے

سوزاک کی مجرب دوا

یہ بہت برا مرض ہے اسکا زندگی و بال جان ہو جاتی ہے جن کا
رہنمائی کا اندیشہ کی حاجت ہونا۔ مادہ تولید
کا ضائع ہونا طبیعت کا پرانہ رہنمائی کہتے وقت صحیح
کا نکلا مجموعی بات ہے بیماری دوا کو استعمال سے یہ تمام
شکایات چند روز میں رنج ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف
(دیکھو) محصول خوراک ۱۸

ملے کا پتہ:- کارخانہ چندر گپت اوشد مالیشہ، ٹوانہ، ایس پی ریلو

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ حیرت انگیز بالکل نئی ایجاد قبض کشا کھانڈ

قبض تمام امراض کی جڑی ہر درد پر پٹ درد ہڈیوں کا درد ہمیشہ بخار۔ بواسیر وغیرہ امراض قبض سے
جی پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے جب کبھی قبض کی شکایت ہو فوراً علاج کرو۔ قبض کشا کھانڈ اس
مطلب کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ یہ کھانڈ ہاں و ستانی جڑی بوٹیوں سے سائنٹفک طریق پر تیار کرائی
جاتی ہے۔ صرف چھ ماہ یہ کھانڈ رات کو سوتے وقت گرم دودھ میں ملا کر پی لینے سے صبح کو قبض کر ایک
دو یا چار بار ہو جائیگی۔ اور طبیعت صاف ہو جائیگی کسی قسم کی مثلی یا گرمی محسوس نہ ہوگی۔ علاوہ ازیں
چھ ماہ کھانڈ میں ڈیڑھ پاؤ دودھ بھی میٹھا ہو جائیگا۔ عجیب و غریب حیرت انگیز دوا ہے۔ یہ کھانڈ
ہر گھر میں موجود رہنی چاہیے۔ قیمت پاؤ بھر یعنی ۱۰۰ روپے خوراک کھانڈ کی صرف ایک روپیہ (۱۰۰ روپے) محمولہ ایک ماہ
حیرت انگیز تہ بند و ستانی ایجاد

سوریشی کونین

یہ ایک دسی ایجاد ہے۔ جو رنگت اور شکل میں انگریزی کونین جیسی ہے مگر فوائد میں اس سے
بہزاد ہر وجہ بہتر ہے۔ مقدار بھی بہت کم ہے چٹھے ہوئے خاڑی دینی سے بخار کو اتار دیتی اور تپ بخار میں
دینے سے بخار کو روکتی ہے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مطلق خشکی نہیں کرتی۔ اور نہ ٹھوکی ہی پانی کے ساتھ
کھائی جاتی ہے۔ اور فوراً اپنا اثر دکھاتی ہے ہر قسم کے بخاروں خصوصاً ملیریا بخار کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔
ایک یا دو گلو اگر ضرورت آزمائش کریں۔ قیمت انگریزی کونین سے بہت کم یعنی ایک ادس کی شیشی صرف دس آنہ (۱۰ روپے)
سوریشی کونین کی ٹکلیہ پانچ پانچ گریں کی سو ٹکلیہ دس آنہ (۱۰ روپے)

تین تین گریں کی سو ٹکلیہ کی شیشی کی قیمت صرف آٹھ آنہ (۸ روپے)
محمولہ ایک ایک شیشی سے چھ شیشی تک ۱۰۰ روپے ہر شہر میں اعلیٰوں کی ضرورت ہے۔

حکیموں، ڈاکٹروں، ویدوں، ہنساروں کو ایک پونڈ کونین صرف چھ روپے اور ایک پونڈ کونین
کی ٹکلیاں صرف سات روپے میں ملیں گی۔ محمولہ ایک ۱۲ روپے علاوہ ہو گا۔

تھ

المش

منجہر خیر گیت اور شدہ بالیہ ٹوبانہ ضلع حصا

ہسٹریا کی مجرب دوا

یہ بہت بعض جو عموماً عورتوں کو ہوتا ہے۔ اس میں مریض کبھی ہنستا کبھی روتا کبھی سو ہو کی آواز نکالتا ہے کبھی ہوش ہوتا ہے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ پیٹ میں گولہ سا اٹھ کر گئے تنگ جاتا ہوا محسوس ہوتا ہے غرضیکہ اسکے مریض سے مختلف قسم کی حرکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ چالاک لوگ انکو بھوت اور جڑیل اور آسیب کا اثر بتلا کر مریض کے دل پر غور تو نہیں لیکن دراصل یہ ایک بیماری ہے جو فیض کی خرابی سے ہو جاتا ہے۔ اگر خدا خواستہ آپ کی کوئی عزیز یا رشتہ دار اس مریض میں مبتلا ہو تو اسکو ہماری دوا منگو کر استعمال کروائیں جس سے سینکڑوں مریض فائدہ اٹھا چکے ہیں قیمت ۲۰ خوراک کی شیشی صرف ڈھائی پے (دھڑ) محصول ڈاک دس آنے (۱۰)۔

سفوف مصفی خون نمبر ۱

خون کی صفائی کیلئے نہایت آزمودہ دوائی ہے۔ ولایتی سارسیریل اور لسی عرق عشہ سے بدتر جہا بہتر ہے۔ ہر قسم کے نسا و خون بکڑے ہوئے آنکھ بھگندہ ناسور بظرف گئے زخم بکھوٹے پھنسی غرضیکہ جسم کے گندے مواد کو خارج کر کے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ اور بدن کو کندن بنا دیتا ہے۔ خرابی خون طے مریضوں کو اسے استعمال کر کے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت ایک روپیہ (دھڑ) محصول ڈاک سات آنے (۷)۔

جوہر سلاجیت

اگر آپ جوانی کی غلط کاریوں میں پھنسا کر لوجہ ناجائز و خراب محبت کے مادہ تولید کو زیادہ کر چکے ہیں اور اعضا میں کمزوری دہستی آگئی ہے۔ کمر میں درد سر میں بکڑ محنت سے گھبرا چہرہ زرد اور بے رونق رہنا عورت سے نفرت وقت پر شرمندہ ہونا وغیرہ شکایت کیوجہ سے زندگی کو وبال جان سمجھتے ہیں تو اس جوہر کو استعمال کیجئے جسکا استعمال سے جریان اختلام، سرعت انزال وغیرہ امراض دور ہو کر بدن میں جیتی اور ہوشیاری پیدا ہوتی ہے۔ اس جوہر کی تعریف میں دیدک کی کتاب میں بھری پڑی ہیں۔ قیمت فی تولہ (دھڑ) چار تولہ تین روپیہ محصول ڈاک ۷۔

سانڈے کا تیل!

مشہور ہو کر اس سانڈے کی کمر بھٹی توڑ دی جائے پھر دیے ہی اکر اڑتا ہے۔ بالکل یہی خاصیت اسکے تیل میں ہے چاہے کسی بھی ناکارہ اور کمزور نامرد کی ہستی کا مریض کا کیوں نہ ہو اس کو روشن کی مالش کر کے بغیر تھوڑی تھوڑی اور قوت ہو جائیگی اور انسان پوری طرح ڈلوٹی ہی جیتے قابل ہو جائیگا جو لوگ بھین کی غلط کاریوں کی وجہ سے اپنے میں کمزوری پاتے ہوں۔ وہ اس تیل کو استعمال کریں۔ جو رگ و پتھوں کو مضبوط اور قوی بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی سوا تولہ (دھڑ) ایک روپیہ چار آنے۔ محصول ڈاک چھ آنے (۶)۔

ملنے کا پتہ: چندر گپت اوشد بالیہ ٹوبانہ ضلع حصار

کمزور بیمار اور بے پتے بچوں کو ندرست طاقتور
اور موٹا تازہ بنانے والا

بال رکھشک شربت

بال رکھشک شربت بچوں کے لئے بہترین میٹھی غذا ہے جو ہڈی کو مضبوط کرتی ہے۔
کھایا پیاجو بدن بناتی ہے۔ نیا خون پیدا کرتی ہے۔ بدن کی رنگت نکھارتی ہے۔ اعلیٰ
درجہ کی صحت بخش ہے۔ بچے کے جسم اور دماغ کو بھی طاقت پہنچاتی ہے۔
بال رکھشک شربت بچوں کے لئے بہترین دوا ہے۔ جو کھانسی، بخار، پسینہ،
دودھ گرانا، روز بروز سوکتے جانا، وغیرہ تمام امراض کو شرطیہ طور پر دور کر کے بچے کو چند ہی
روز میں ہر الجھرا اور موٹا تازہ کر دیتا ہے۔

بال رکھشک شربت کا مقابلہ کوئی بال امرت و گرائپ و اٹریا کوئی گھٹی نہیں کر سکتی یہ
بازاریں بکنے والی بچہ کی دیگر تمام دواؤں سے بازی لے گیا ہے۔ اس میں وہ تمام اجزا
پورے طور پر ڈالے جاتے ہیں، اس قسم کی دیگر دواؤں میں فرداً فرداً شامل ہیں ہزاروں
بچوں کو اس سے نئی صحت، نیا حسن اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی
جس میں چھ ہفتے کی دوا ہے صرف چھ آنہ (۱۲) بڑی شیشی بارہ آنہ (۱۲)

بال رکھشک شربت منشی ادویہ اور مضر صحت اجزاء سے بالکل پاک ہے۔ اور ہندوستانی
ادویات سے ہندوستان بھر ان طب کی زیر نگرانی تیار کرایا جاتا ہے۔

بال رکھشک شربت کی شیشی ہر ایک گرسہنی کے گھر میں موجود رہنی چاہئے۔

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے خریدیے یا ہم سے منگوائیے

ملنے کا پتہ: منیجر جنرل رکیٹ او شدر ہالیوے ٹو مانہ، ضلع حصا

کارخانہ چندرگیت اوشد بالیہ کی مچر اویں آزمودہ دوائیں

حاصل میں کسی قسم کے شک و شبہ کی ضرورت نہیں ایک دفعہ منگو اگر ضرور آزمائش کریں۔

متاب ناشک

پہر قسم کے بخار کی مشروطہ دوا

کف کھار

کھانسی کی شریطہ بخارا

یہ دو اہم قسم کے بخار کا تشہید علاج جو خواہ مادی کا ہو یا روحانی شہابی ہو یا ترقی ہو یا بڑی شہابی ہو یا کمزور یہ دو
روزہ یا مہرسی سب کو تین روز میں تشہید دور کرتی ہے جہاں مہرجات میں نایہ قدرتی جو دور دور کو کھتی جو طبع کو کھانسی کے مہرجات
ایک شبی گئی وہاں سے سینکڑوں فرما کشتیں آتی ہیں قیمت کرنی جو غریبہ اسکا استعمال جو شہابی کی کھانسی چند روز میں دور ہو
جاتی جو کھانسی استعمال کیجئے قیمت فی شبی ایک روپیہ (عمر)

تاپ تلی کی دوا

یہ بہت برا مرض ہے جسکو لگ جاتا ہے چھاپس بیوقوفانہ زندگی وبال جان ہو جاتی ہے تہی کا بڑ بھانا مرض رنگت سی یا سفید ہو کر جسم لافور اٹھ کر سرکھ کا ستا بریٹ پھر گھر گھر پہنچو کی رودنی کا فوہ ہر وقت درمہم بخار جھوک نہ لگند مہمن کار سنا دیغہ وغیرہ شکایت رہتی ہی ایسی حالت میں ہماری دوائی لگ کر استعمال کرنی چاہیے جو کہ تہی کو اڑاتی ہے بخار کو مٹاتی ہے جھوک کو لگاتی ہے خون اور طاقت کو بڑھاتی ہے چہرہ کی رنگت کو سرخ بناتی ہے باوجود ان خوبیوں کے قیمت سنو تو حیران رہو یعنی فی شیشی جس میں چوبیس خوراک ہوتی ہے خون غریہ قیمت رفاه عالم کی خاطر رکھی ہے جو بھولڈاک اٹھ آنہ (۱۸) ویدک طریق پر جڑی بوٹیوں سے تیار کیا ہوا

سودی ششکی کو

یہ مونی استقلال کیلئے فی پور
چارلونس (۸)

یہ ٹیکہ شکل و صورت میں بالکل انگریزی ٹیکہ پر آؤدین کے موافق ہے مگر اس میں آؤدین بالکل نہیں پڑتی فوائد میں اس سے
 چارہ چڑھ کر دوسروں کو تحلیل کر نیکی علاوہ ہر قسم کے درروں کو بھی دور کرتا ہے۔ قیمت بیرونی استعمال کیلئے
 فی پونڈ ایک روپہ آٹھ آنہ (عظم) ہے۔ عجیب حشر ہے۔

اس دور کے استعمال سے وہ غراہ یا سپر
 اکسیر و مہ پرانا شرطیہ رک جاتا ہے اسکی ایک ہی خوراک
 سے فائدہ معلوم ہو نہ لگتی ہو وہ باطن کو نکالتی ہے کہ کھانسی
 اور دم کشی کو دور کرتی ہے۔ آزماتش شرط ہے۔
 قیمت بہت کم فی شیشی صرف دو روپہ (دھار)

کارخانه چنر گیت اوشد بالی، لوبانه، ضلع حصار

ہزاروں روپے ماہوار کمانا سکھانے والی کتاب

گنجینہ سیرائل

میرٹس (خوشبودار تیل) کا کام کتنافائدہ کا کام ہے۔ پیسہ لگاؤ اور روپیہ بناؤ والی مثال اسی کام پر صادق آتی ہے۔ یہی کام جس کی بدولت امرتسر، لاہور، دہلی، کلکتہ، بمبئی وغیرہ شہروں کے خوشبودار تیل کے تاجر لاکھوں روپیہ سالانہ کماتے ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں ہر قسم کے تیلوں کا بیان لکھا ہے۔ ان کو صاف کرنے خوشبودار اور رنگین بنانے کا طریقہ درج کیا ہے۔ نئے اور پرانے دونوں طرح خوشبودار تیل بنانے کے نسخہ جات درج کئے ہیں مثلاً دونوں طریقوں پر خوشبودار آئینہ میرائل بنانا۔ اسی ایک تیل سے ایک کارخانہ ہزاروں روپیہ سال کماتا ہے۔ مولسری، گلاب، سنتر، چینی، مشک کا خوشبودار بنانا، خوشبودار ستانہ میرائل کا نسخہ جس کو تیار کر کے آپ ہزاروں روپیہ سالانہ کماسکتے ہیں علاوہ انہیں دواؤں کے تیل جن سے کئی قسم کی بیماریاں اور درد دور ہوتے ہیں۔ تیل برائے چوٹ ہر قسم، تیل، مٹھا کو تیل، داغ درد مسر، تیل برائے غارش ہر قسم وغیرہ وغیرہ نسخہ جات درج کئے ہیں۔ ہنگو کرو دیکھیں اس کتاب میں ایسے ایسے نسخے لکھے ہیں جو کورٹیوں میں تیار ہو کر روپیوں میں فروخت ہوتے ہیں کتاب کی قیمت ایک سو روپیہ بھی رکھی جاتی تو بھی کم تھی، مگر ہم نے صرف ڈیڑھ روپیہ (علم) قیمت رکھی ہے۔ محصور لڈاک ۱۲ علاوہ ہنگو

علم طب کی نادر کتاب جس کا پہلا ایڈیشن صرف ۱۲ ماہ میں ختم ہو گیا

طب متن

علم طب کی نادر کتاب جو پہلی بار ایک ہزار چھپ کر پانچ سو روپے ہو چکی ہے۔ اب دوسرا ایڈیشن بعد اضافہ ترمیم کے چھپ کر فروخت ہو رہا ہے۔ آپ بھی خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ اس کتاب میں ۱۲ باب ہیں پہلے باب میں شناخت نبض و قارورہ ذالک، منہ، مرضی، سحر، مرضی کی شناخت لکھی ہے دوسرے باب سے لیکر نویں باب تک ہر قسم کی بیماری کے عجوب اور آزمودہ نسخے لکھے ہیں۔ دسویں باب میں تیاری تریاق رس وغیرہ لکھا دسویں باب میں خضاب کے آسان و عجیب نسخے، بارہویں باب میں ہر قسم دافع امراض دتیل، ناسور، رسولی، داؤد، غارش وغیرہ تیرہویں باب میں ہر قسم کے کشتہ جات بنانا ان کے فوائد و طریق استعمال، سوٹھویں باب میں ہر قسم کے شربت عرق تیار کرنا، علاج اسباب داسول، حفظان صحت وغیرہ درج ہیں۔ اصول حفظان صحت وغیرہ درج ہیں غرضیکہ کتاب کیا جو علم طب کا مکمل خزانہ ہے قیمت رعایتی سنو تو جیراں رہ جاؤ یعنی صرف ۱۲ محصور لڈاک ۱۲

مالنے کا پیر

گیتا اینڈ کمپنی (گیتا بھون) مقام ٹوہانہ ضلع حصکا

عالیجناب حکیم نذرت کرشن کنوردت صاحب شری
ایڈیٹر سالہ آبجیات کی لاجواب تصنیف

نئی جوانی

(دفعات درجہ دلچسپ اور علمی طور پر مفید و مستند کتاب جسکی ہر شادی شدہ مرد و جوان اور لڑکے
کو یکساں ضرورت ہے) جوان کیا ہے؟ کس طرح بنتی ہے؟ اور کس طرح بگڑتی ہے؟ کیا جوانی دوبارہ واپس
آسکتی ہے؟ اپنی بیوی کیساتھ مرد کو مباشرت کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟ کیا ویرج کو
جسم کے اندر روک رکھنا بیماری پیدا کر سکتا ہے؟ جنہوں نے غلط کاریوں سے اپنی آپ کو تباہ
و برباد کر لیا ہے وہ گھر پر بھی اپنا علاج نہایت آسانی سے کر سکتے ہیں۔ برسرِ نگو نامہ و کو چند ہی
دنوں میں مرد کا بن جائیے دلے نسخے بنانے میں نہایت آسان اجزاء عام فہم قیمت میں
نہایت سستے ایک ہی ماہ کے استعمال سے جسم کا وزن شرطیہ طور پر پونڈ سے لیکر پندرہ پونڈ
تک بڑھا دینے والا نسخہ اور لہساک کا ایک نہایت ہی لاثانی نسخہ جو کھڑکیوں کی خیر لانا و حسن
میں انیون یا کسی اور نقصان دہ چیز کا جزو نہیں ہے۔ مفت میں بن جائیو اسے بیسیول مقوی
باہ نسخے صاف صالح اور بیدار خون پیدا کر کے چہرے کو لال سرخ بنا دینے والا بلا مبالغہ
سیروں دودھ اور چھٹانگوں مکھن مفہم کر دینے والا عجیب و غریب نسخہ وہ غذا میں جو قوت
مردی کو طاقت دیتی ہے۔ اس قسم کے سینکڑوں مفید اور کار آمد راز کی باتیں کتاب نئی
جوانی میں لکھی گئی ہیں۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ سرورق رنگین بالقصیر باوجود ان خوبیوں
کے قیمت مع محصول صرف ایک روپیہ چھ آنے (چلر) ناپسند ہو تو دام واپس۔

گیتا اینڈ کمپنی، ٹوبانہ، ضلع حصار، پنجاب

ایک زمانہ ایسا آئے گا
 بے ہنر جھیک تک نہ پائے گا
 بیکاروں کے لئے عمدہ روزگار سیکھو اور روپیہ کماؤ

عملی صابن سازی

مختصر

ماسٹر گیانی رام صاحب - بی۔ اے۔ سوپ اکسپرٹ

صابن سازی کے متعلق ایسی مستند اور ایسی کارآمد اور ایسی سچی کتاب دوسری کوئی نہیں تھی اس کتاب میں صابن سازی کے تمام بھید افشاحی تک بغیر کسی مسکین کے لکھ دیے گئے ہیں کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی۔ یہ بات دیکھ کر بڑے بڑے صابن بنانے والوں میں ہلچل مچ گئی کیونکہ اسے تمام بھید ظاہر کر دئے گئے ہیں جنکو یہ لوگ ہزاروں روپیہ لیکر بھی نہیں بتلاتے تھے جس نے یہ کتاب خریدی مالامال ہو گیا اور سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچ گیا۔ اگر آپ کو صابن بنانا سیکھنے کا شوق ہو یا اگر آپ صابن کا کارخانہ کھولنے چاہتے ہیں۔ تو پہلے اس کتاب کو خریدیں اور ہم سے مشورہ کریں۔ اس کتاب میں ہر قسم کا دھبی داگریزی صابن بنانے کے نہایت آسان اور نئے نئے طریقے درج کر دیے گئے ہیں جن سے آپ گھنٹوں میں ہر قسم کا نہایت صاف چمکا سستا اور چمکا اور صابن تیار کر سکتے ہیں مثلاً امرتسری پھول صابن، بیکروپ کا آٹھ سیر والا صابن، دہلی کا کالا صابن، لاہور کا سفید اور سستا صابن، گٹھریوں والا سفید صابن، ڈنڈا صابن مانڈس لائٹ، پرنس باٹھ سوپ، نیم سوپ، بکار باک سوپ، گندھک سوپ، کافور سوپ، بولف کا صابن وغیرہ وغیرہ آج ہی کارڈ لکھ کر کتاب منگوائیں، ورنہ تم ہونے پر دوسرا ایڈیشن دیر سے ملیگا اگر کتاب کی قیمت ایک سو روپیہ بھی رکھی جاتی تو بھی کم تھی، مگر تم نے وقت کا لحاظ کر کے بہت کم یعنی صرف ڈھائی روپیہ قیمت رکھی جو جو ایک نسخہ کی بھی قیمت نہیں محض لڑاک (۱۴) علاوہ ہوگا۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو وہ بات دریافت کرنے پر تعلق جاتی ہے۔ کوئی نسخہ غلط نکلے تو دام واپس۔

تجربات و سن

یہ کتاب محض نے خاص اپنے تجربات سے لکھی جو ایک نسخہ بھی سنا سنا یا درج نہیں کیا مختصر نہایت یہ ہے۔ ۵۵ منٹ میں بال سیاہ کرینیکا خضاب، بال اڑانیکا صابن، رعنق تیل بنانا، دو روپیہ روزگار نیکاسنر، لوٹ پالش جو ہزاروں روپیہ سالانہ کا بکتاب جو خوشبودار میراٹلی، چار کی سفری ٹکلیاں، واسٹوٹکا سجن بنانا، روٹریس بنانا جس سے اشتہارات وغیرہ جو مرضی جو چھاپ لو اس قسم کے بہت سے ہنر درج ہیں قیمت اصلی (۱۴) مگر پہلے ایک سو روپیہ واروں سے صرف ۱۴ روپیہ محض لڑاک لکھ جائیگا جس کا حق ہے۔ ہر دو کتب عملی صابن سازی اور تجربات و سن، اکٹھی منگوائے پرنس محض لڑاک صرف تین روپیہ (۱۴) لئے جاویں گے۔

گیتا سوپ فیکٹری، ٹوبانہ ضلع حصار